نبی مکرم و معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت و تعظیم کے اصل دشمن "آدم نما ابلیس" فرقہائے وہابیہ
دیوبندیہ اور قادیانیہ کے کفر و ارتداد پر تقریباً ۹۲ سال پہلے کے ہند سندھ، پنجاب، بنگال،
مدراس و دکن کاٹھیاواڑ اور گجرات وغیرہ کے ۲۶۸ علمائے کرام، مفتیان اعلام و مشائخ عظام کے
وقیع و جامع فتاویٰ کا حسین مجموعہ بنام تاریخی

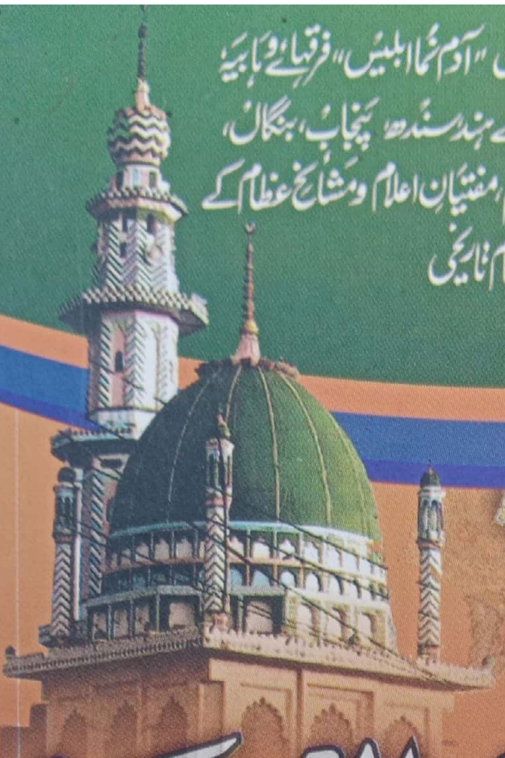

الصوارم الهندیہ

علیٰ

مکر شیاطین الدیوبندیہ

(مع جدید تصدیقات)

مؤلف

شیر بیشۂ اہلِ سنت حضرت علامہ ابو الفتح

محمد حشمت علی خان قادری رضوی

ناشر

جماعتِ رضائے مصطفیٰ

شاخ اورنگ آباد (مہاراشٹر)

Scanned with CamScanner

classmate
Date
Page

مختصر تعارف "الصوارم الہندیہ" از عبدالصمد قادری اورنگ آبادی

بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ حضور بدر ملت اور دیگر چند علمائے حق کی کتابیں نیٹ پر ڈلوانے کے بعد اب مذکورہ کتاب جسے راقم نے ۱۴۳۱ھ میں جماعت رضائے مصطفیٰ اورنگ آباد بہار شریف سے شائع کروایا تھا اسی نسخے کو واٹساپ وغیرہ پر لایا جا رہا ہے۔ جس کے ابتدا میں حضور بدر العلماء کے قلم سے امام المناظرین سرکار شیر بیشۂ اہلسنت کا مختصر تعارف پھر حضرت علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمۃ والرضوان کا "پیش لفظ" کے عنوان سے بہت ہی معلوماتی جامع اور وقیع مقدمہ ۸۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ جس میں حضرت علامہ نے بانی نیچریت سر سید احمد اور حالی وغیرہ کی دین فروشی کی پردہ دری فرماتے ہوئے مرتد غلام احمد قادیانی اور وہابیوں، دیوبندیوں کے گرو گھنٹالوں کی مکاریوں، عیاریوں، کذب بیانیوں اور بہتان طرازیوں کو خوب خوب آشکارہ فرمایا ہے۔ جسے ملاحظہ کرنے کے بعد قارئین پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ بالاتفاق یقیناً ایسے کافر و مرتد ہیں کہ جو ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر و مرتد اور مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد خارج اسلام ہے۔ اور سرکار اعلیحضرت کے اس شعر کا مصداق ہے۔

؎ ذیاب فی ثیاب، لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

اس کتاب کے اخیر میں فقیر نے ہند و پاک کے ۵۳ علمائے کرام اور مشائخ عظام کی تصدیقات کا اضافہ کیا ہے نیز مخالفین مسلک اعلیحضرت سے بچنے کے لیے کچھ قیمتی تحریریں شامل کتاب کیا ہے۔

اس کتاب کو بھی محب گرامی جناب عرفان رضا بھائی قادری رضوی زید مجدہ نے نیٹ پر ڈال کر عالم اسلام میں پھیلانے کا بابرکت عمل کی سعادت حاصل کی ہے۔ پروردگار عالم ان کی اور اس خالص دینی اشاعتی کاموں میں جانے، درمے، سخنے حصہ لینے والوں کی سعی جمیل کو بطفیل سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء قبول و مقبول فرمائے اور آخرت میں بخشش و نجات کا ذریعہ بنائے اور تازیست حق بولنے، حق سننے، حق قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ وہابیوں دیوبندیوں پر ضرب لگاتے ہوئے سرکار اعلیحضرت ارشاد فرماتے ہیں:—

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی — یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں — ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض — ہم ہیں عبد مصطفےٰ پھر تجھ کو کیا
تیرا دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں — خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

؎ امام اہلسنت کے اوپر والا شعر جو حدیث پاک کی روشنی میں ہے اس کی وضاحت:— انسانی لباس میں بھیڑیے ہوں گے جو زبان سے اسلام کا کلمہ پڑھیں گے اور دل میں اللہ و رسول کی شان میں گستاخانہ عقیدہ رکھیں گے۔ ایسے ملحد اسلام کو دور سے سلام اس لیے کہ ان کا دعویٰ اسلام صرف زبانی ہے جو قابل قبول نہیں —— (فقیر قادری)

المعلن:— فقیر قادری رضوی - قادری منزل - رفیع گنج - ضلع اورنگ آباد (بہار) انڈیا
۳ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ بمطابق ۵ فروری ۲۰۲۲ء شنبہ
Mob:- 9764135477 — 6204351217

بفیض حضور مفتی ہند حضرت علامہ الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی کریم و معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کی محبت و تعظیم کے اصلی دشمن ''آدم نما ابلیس ''فرقہائے وہابیہ، دیوبندیہ اور قادیانیہ کے کفر و ارتداد پر تقریباً ۹۳ رسال پہلے کے ہند، سندھ، پنجاب بنگال، مدراس دکن، کوکن، کاٹھیاواڑ اور گجرات وغیرہ کے ۲۶۸ رعلمائے کرام، مفتیان کرام و مشائخ عظام کے وقیع و جامع فتاویٰ کا حسین مجموعہ مسمیٰ بنام تاریخی

اَلصَّوَارِمُ الْھِنْدِیَہ عَلیٰ مَکْرِشَیَا طِیْنِ الدِّیُوبَنْدِیَہ

۱۳۴۵ھ

(مع جدید تصدیقات)

مرتب

شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت علامہ مفتی الشاہ ابوالفتح محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

مولانا عبد الصمد قادری رضوی، دار العلوم رضائے مصطفیٰ، اورنگ آباد

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ اورنگ آباد (مہاراشٹر) Pin.431004

ہدیہ ـــــــــــــــ ۱۰۰ روپے

Scanned with CamScanner

سلسلہ اشاعت نمبر:۔۳۲

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

بفیض حضور مفتی ہند حضرت علامہ الشاہ محمد مصطفٰے رضا خان قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام کتاب: الصوام الہندیہ علیٰ مکر شیاطین الدیوبندیہ

نام مرتب: شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام حضرت علامہ مفتی الشاہ ابوالفتح محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

بسعی جمیل:......مولانا عبدالصمد قادری رضوی، دارالعلوم رضائے مصطفٰے اورنگ آباد Mob:.9764135477

کمپوزنگ: حضرت مولانا عمران صاحب قادری، مولانا محمد جعفر صادق صاحب رضوی، مولانا انوار رضا رضوی قادری، اور مولانا شعیب رضا صاحب قادری رضوی۔

تعداد: ۱۱۰۰

سن طباعت: شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ بمطابق مئی ۲۰۱۷ء

ناشر: جماعت رضائے مصطفٰے، اورنگ آباد مہاراشٹر

ملنے کے پتے:۔

تقسیم کار تاج الشریعہ کتاب گھر چمپا چوک اورنگ آباد مہاراشٹر

9665947865

Scanned with CamScanner

مشمولات

عظیم کارنامہ	7
مختصر تعارف	9
پیش لفظ	13
خلاصۂ استفتاء	103
فوائد فتاویٰ کا خلاصہ	106
علمائے حرمین نے	108
اسمائے مفتیان حرمین	111
استفتاء	113
فتوائے سرکار مارہرہ مطہرہ	114
بریلی شریف کا فتویٰ	115
فتوائے آستانہ کچھوچھہ مقدسہ	119
فتوائے حضرات جبل پور	121
فتوائے دربار علی پور شریف	122
فتوائے سرکار اعظم اجمیر مقدس	123
فتوائے دارالافتاء مرادآباد	125
فتوائے لاہور	125
فتوائے آراہ	126
فتوائے بانکی پور پٹنہ	128
فتوائے سیتاپور	129
فتوائے جلال آباد	129
فتوائے پوکھریرا ضلع	130
فتوائے بہاولپور	131
فتوائے گڑھی	132
فتوائے سیالکوٹ	133
فتوائے کھڑوٹہ	133

Scanned with CamScanner

فتوائے چتوڑ	134
فتوائے لدھیانہ	134
فتوائے دہلی	135
فتوائے مزنگ لاہور	135
فتوائے سہاور ضلع ایٹہ	136
فتوائے مدراس	136
فتوائے بھیں ضلع جہلم	136
فتوائے سنبھل	137
فتوائے دادوں	138
فتوائے شاہجہانپور	138
فتوائے نکودر جالندھر	139
فتوائے مئو	140
ملخص از فتوائے معسکر	140
فتوائے امروہہ	141
ملخص از فتوائے کھنوڑا	142
فتوائے دیگر از لاہور	142
فتوائے وزیرآباد	144
فتوائے رامپور	144
فتوائے کانپور	144
فتوائے آنولہ ضلع بریلی	145
فتوائے ہلدونی ضلع نینی تال	147
فتوائے مان بھوم	147
فتوائے حیدرآباد دکن	148
فتوائے سورت	149
فتوائے بھروچ	150
ممبئی، بدایوں، دہلی، بریلی، برہان پور	151

Scanned with CamScanner

فتوائے بھیمڑی ضلع تھانہ	154
فتوائے جام جودھپور، کاٹھیاواڑ	155
فتوائے دھوراجی کاٹھیاواڑ	156
تصدیقات فتوائے مارہرہ مطہرہ	157
فتوائے پیلی بھیت	159
فتوائے آگرہ	160
فتوائے پچھی ضلع پیشاور	160
فتوائے مدرسہ شمس العلوم بدایوں فتوائے مفتی فرنگی محل لکھنو	161
فتوائے سراج گنج بنگال	162
فتوائے پارہ ضلع اعظم گڑھ	163
فتوائے کرہمبر ضلع بلیا	163
فتوائے فتح پور ہسوا	164
فتوائے ریاست رامپور	165
مدرسہ ارشاد العلوم وامپور	166
فتوائے کانپور	170
فتوائے جاورہ	171
فتوائے علمائے حاضرین عرس شریف اجمیر مقدس	171
تصدیقات برہمیں فتویٰ حاصل از علمائے کرام واردین بمبئی	172
پہلا مفاوضہ عالیہ	172
دوسرا مفاوضہ عالیہ	173
فتوائے ننگل ضلع حصار	173
فتوائے گونڈل کاٹھیاواڑ	174
فتوائے جوناگڑھ کاٹھیاواڑ	174
فتوائے جلال پور جٹان پنجاب	174
فتوائے عالی جناب مولانا مولوی صدیق صاحب بڑودی	176
فتوائے دیگر از بریلی شریف	181

Scanned with CamScanner

فتوائے علمائے سندھ	184
فتوائے ڈیرہ غازی خاں پنجاب	203
فتوائے ماتر ضلع کھیڑا	205
تصدیق مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ	207
تصدیقات جدید	212
تصدیقات تاج الشریعہ مع علمائے بریلی	212
فتوائے ادارۂ شرعیہ بمبئی	213
فتوائے مفتی وقاضی شہر بمبئی	214
فتوائے جامعہ امجدیہ گھوسی	214
فتوائے دارالافتاء علیمیہ جمداشاہی ضلع بستی	216
فتوائے دارالافتاء باسنی ضلع ناگور شریف	217
فتوائے ضلع کانپور	218
فتوائے دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور	218
تصدیقات علمائے القلم فاؤنڈیشن پٹنہ	219
فتوائے ادارۂ شرعیہ پٹنہ بہار	219
فتوائے خانقاہ رائچور کرناٹک	221
فتوائے ناگپور مہاراشٹر	222
فتوائے خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف	222
فتوائے دارالافتاء فیض الرسول براؤں شریف	223
فقیر قادری کو پیش آنے والے ایک امر کی وضاحت	227
اکابر علمائے ہندو پاک کے اسمائے گرامی	228
مسلک اعلیٰحضرت کی تائید میں علمائے قدیم حیدرآباد دکن کا فتویٰ	232
مسلک اعلیٰ حضرت سے منحرف ہونے والوں کے لیے ایک لمحۂ فکر	245
وصایا اعلیٰ حضرت کی ایک ایمان افروز توضیح	248
شیر سنت کا ایک مکتوب گرامی	255

Scanned with CamScanner

حضور شیر بیشۂ اہلسنت کا ایک عظیم کارنامہ
"الصوارم الہندیہ"

سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے ۱۳۲۰ھ میں وہابیوں، دیوبندیوں کے تکفیر کا شرعی فریضہ انجام دے کر فتویٰ (المعتمد المستند) میں شائع کیا پھر جب ۱۳۲۳ھ میں مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ حاضر ہوئے علمائے حرمین طیبین کے سامنے وہ فتویٰ پیش کیا تو ان دونوں مبارک شہروں کے بڑے بڑے فقہائے اسلام ومفتیان عظام نے اعلیٰحضرت کے فتویٰ کی تصدیق کی اور اعلیٰحضرت کی خوب تعریف کی وہاں سے واپس آکر سرکار اعلیٰحضرت نے ۱۳۲۴ھ میں حرمین طیبین کے علمائے کرام کی تصدیقات کے ساتھ اپنے فتویٰ کو کتابی شکل میں حسام الحرمین کے نام شائع کیا۔ پھر تو دیوبندیوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ مسلمانوں کے سامنے ان کی حقیقت آشکارہ ہوگئی اور ان کی جعلی تقویٰ، طہارت، فرضی اور بناوٹی دینی خدمت کا پردہ کھل گیا۔ دیوبندی مولوی بہت اچھلے کودے اس فتویٰ کو بے اثر کرنے میں اپنا سارا زور صرف کردیا مگر حقیقت خود کو منوالیتی ہے مانی نہیں جاتی۔ اور دکھتی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج۔ بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی۔

۱۳۴۰ھ سرکار اعلیٰحضرت کے وصال کے بعد دیوبندیوں نے یہ شور مچانا شروع کیا کہ اعلیٰحضرت کے فتویٰ کی تصدیق کسی ہندوستانی عالم نے نہیں کی ہے۔ انہوں نے عربی عبارتوں میں قطع برید کرکے انہیں دھوکا دے کر علمائے حرمین سے تصدیق لکھوالی ہے تو جھوٹے دیوبندیوں کی کذب بیانی کے رد میں آپ نے ہندوسندھ۔ پنجاب، کاٹھیاوار، یوپی، بہار، بنگال، حیدر آباد دکن وغیرہ کے دوسواڑسٹھ معتبر علمائے کرام مفتیان عظام کے فتوے حاصل کئے سبھی

Scanned with CamScanner

علمائے کرام نے اعلیٰحضرت کے فتویٰ کی تصدیق فرمائی۔ ان فتوؤں کو مرتب کر کے ۱۳۴۵ھ میں آپ نے ''الصوارم الہندیہ علیٰ مکر الشیطان الدیوبندیہ'' کے نام سے شائع فرمایا فالحمد للہ رب العلمین ط

میرے ایمانی دینی بھائیو! مندرجہ بالا تحریر سے آپ حضرات کو یہ معلوم ہوگیا کہ فتاویٰ حسام الحرمین کو بے اثر کرنے کے سلسلے میں مرتدین وہابیہ، دیو بندیہ، نے کوئی کسر نہیں چھوڑا۔ مگر

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ وار وار سے پار ہے

پھر آج کئی سالوں سے اس حقانی فتویٰ کو سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں سے محو کرنے کا بیڑا پرستاران صلح کلیت نے اٹھایا ہے اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ ''یہ پانچواں مسلک کہاں سے آ گیا۔ مسلک اعلیٰحضرت کا نعرہ نہ لگایا جائے، قبر میں مسلک کے بارے میں نہیں پوچھا جائیگا، بریلوی نہ کہو۔ ایسے گاڑھے وقت میں فتنۂ صلح کُلّیت سے مسلمانوں کو بچانے کے لیے فقیر قادری نے کتاب ہذا کو منظر عام پر لانے کا تہیہ کیا اور ایک فعال تحریک جماعت رضائے مصطفےٰ شاخ اورنگ آباد مہاراشٹر کی جانب سے شائع کروایا۔ رب کریم اس دینی خدمت کو قبول فرمایا۔

ہاں اس کتاب کی اہمیت کو اور دوبالا کرنے کی نیت سے حضور بدر العلماء علیہ الرحمہ کے مضمون ''حضور شیر بیشۂ اہلسنت کے مختصر تعارف، حضرت علامہ اختر شاہ جہاں پوری قدس سرہٗ کے وقیع مقدمہ ''پیش لفظ کے عنوان سے کتاب کے شروع میں ضم کیا گیا ہے اور کتاب کے اخیر میں علمائے

کرام مفتیان عظام کے جدید تصدیقات نیز ''مسلک اعلیٰحضرت سے منحرف ہونے والوں کے لیے ایک لمحۂ فکر'' کے عنوان سے انتہائی کار آمد تحریر شامل کتاب کی گئی ہے۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہم تمامی خوش عقیدہ مسلمانوں کو دور حاضر کے تمام فتنوں سے بچائے اور فتاویٰ حُسام الحرمین کو حرز جاں بنانے کی توفیق بخشے اور ہماری آنے والی نسلوں کو بھی تا قیام قیامت اسی مسلک مہذب کے شیدائی وفدائی بنا کر زندگی عطا فرمائے اور اسی پر قائم رکھ کر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ جملہ معاونین کو اجر جزیل وجزائے جمیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین

۔عبدالصمد قادری رضوی نوری۔

۳؍جمادی الآخرہ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۳ مارچ ۲۰۱۷ شب جمعہ مبارکہ

سرکار شیر بیشۂ اہلسنت کا مختصر تعارف

از محقق دوراں حضرت علامہ مولانا مفتی بدرالدین احمد صاحب قبلہ گورکھپوری ثم بستوی قدس سرہٗ العزیز

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر سرکار اعلیٰحضرت مولانا شاہ محمد حشمت علی خاں صاحب لکھنوی علیہ الرحمہ والرضوان کی ذات مقدس اپنی نورانی ایمانی حقانی علمی خدمات کے باعث دنیائے سنیت میں اس طرح تاباں ہے جس طرح وسط آسمان میں آفتاب درخشاں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ نے اپنے محبوب سرکار مصطفٰے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کی تبلیغ کے صلہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت کو جتنے اوصاف جلیلہ ارزاں فرمائے تھے ان میں احقاق حق وازہاق باطل کا وصف جمیل آپ کی خدمات دینیہ میں بیش قیمت نگینہ

کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی امتیازی وصف کے پیش نظر قوم آپ کو شیر سنت اور مظہر سرکار اعلیٰ حضرت کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ احقاق حق کی خاطر سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ و ربیع الاول ۱۳۲۴ھ میں قادیانیوں اور دیوبندیوں وہابیوں کے ارتداد پر حرمین طیبین کے علمائے اسلام و مشائخ اعلام سے تصدیقی فتاویٰ حاصل کر کے رسالۂ مقدسہ حسام الحرمین مرتب فرمایا اور اسے شائع کر کے اعدائے دین کی گردنیں کاٹ کر رکھ دیں تو مظہر سرکار اعلیٰ حضرت نے ازہاق باطل کے لیے ۱۳۴۵ھ میں مذکورہ بالا مرتدین کے کفر پر ہند، سندھ، پنجاب، بنگال، مدراس، دکن، کوکن، کاٹھیاواڑ اور گجرات وغیرہ کے دوسو ارسٹھ مفتیان کرام و علمائے اسلام سے تحریری شہادت حاصل کر کے رسالۂ مبارکہ الصوارم الهندیه علیٰ مکر الشیاطین الدیوبندیه مرتب فرمایا اور اسے شائع کر کے پرستاران وہابیت و دیوبندیت کی مٹی پلید کر دی۔ فرضی اللّٰہ تعالیٰ عنه۔ سرکار اعلیحضرت مجدد دین وملت شیخ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمانی پیغامات و نورانی تعلیمات کو جس نے ہندوستان کے شہر، نگر، قصبات، دیہات اور کوردہ مقامات تک پہنچایا وہ آپ ہی کی مبارک ذات ہے۔ آپ قرآن کریم کے حافظ، تجوید قرآن کے ماہر، تفسیر قرآن کے عارف، حدیث وفقہ کے عالم، علم کلام کے فاضل، مسایل شرعیہ کے مفتی، درس نظامیہ کے مدرس سلاسل طریقت کے شیخ تھے لیکن جس وصف میں آپ کو ہندوستان گیر شہرت حاصل ہوئی وہ آپ کا بے مثال مناظر ہونا ہے آپ بجا طور پر میدان مناظرہ کے شہسوار اور امام المناظرین تھے۔ آپ نے تائید مذہب اہلسنت و تردید عقائد باطلہ کی خاطر بے دین، مرتدین ملاؤں سے بے

شمار مناظرے فرمائے یہاں تک کہ شہر فیض آباد یو پی کے کورٹ میں بھی بر سر اجلاس فاضل وہابیت و پیشوائے دیو بندیت مولوی ابولوفاء شاہجہاں پوری سے سنیت کی حقانیت اور دیو بندیت کے بطلان پر کامیاب مناظرہ کر کے وہابیت کے اس گھاگ ملا کی بولتی بند کردی۔مہاویر پرشاد اگروال مجسٹریٹ درجۂ اول فیض آباد نے اپنے فیصلہ میں واقعہ کا اس طرح ذکر کیا ہے کہ اس مقدمہ میں ایک اکسپرٹ مولوی ابولوفاء (شاہجہاں پوری) پیش کیا گیا۔ملزم (مولانا حشمت علی پیلی بھیتی) نے مذہبی امور میں خور بڑی لمبی جرح اس پر کی۔ مولوی ابوالوفاء کی گواہی کو مقدمہ کی گواہی کے بجائے مذہبی مناظرہ کہنا مناسب ہے۔تقریر وخطابت کی طرح تحریر و نگارش میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ ثم رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ امتیازی شان کے حامل تھے۔آپ کی تصانیف فولادی دلائل سے مسلح ہوا کرتی تھیں۔وہابی علماء نے سر جوڑ کر حسام الحرمین کے دمکتے آفتاب پر دھواں اڑانے کے لیے ایک کتاب بنام ''اَلْمُهَنَّدُ'' تیار کی جس میں دجل وفریب کے سنگین سے سنگین حربوں کو کام میں لائے آپ نے اَلْمُهَنَّدُ کی تردید میں رَادُّ الْمُهَنَّدُ تصنیف فرما کر شائع کیا جس نے دیو بندی اکاذیب واباطیل کے دھوئیں اڑا دیئے شیخ الوہابیہ پیشوائے دیو بندیہ مولوی اشرف علی تھانوی نے تصنیف حفظ الایمان کی بگڑی بنانے کے لیے ایک کتاب بسط البنان لکھی جس کے جواب میں سرکار مفتی اعظم ہند حضرت مولانا شاہ مصطفےٰ رضا شاہ شاہزادۂ اعلیٰحضرت نے رسالہ مبارکہ وَقَعَاتُ السِّنَانِ لکھ کر بَسْطُ الْبُنَانِ کی کھوپڑی چکنا چور کردی۔

فاضل تھانوی نے جواب سے عاجز ہو کر حفظ الایمان کی متنازع فیہ عبارت بدل کر ایک تیسری کتاب تَغْيِيرُ الْعُنْوَان تحریر کی جس میں انہوں نے

عوام مسلمین کو فریب دیتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ دیکھو ہم نے حفظ الایمان کی قابل اعتراض عبارت بدل دی ہے اب ہمیں کافر و مرتد نہ کہا جائے۔ فاضل تھانوی کے اس آخری فریب کے جواب میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے رسالہ ''قهر واجد ديان بر هـمشير بسط البنان'' شائع کر کے تغیر العنوان کی پرفریب سون کا ایک ایک دھاگا ادھڑ کر رکھ دیا اور ثابت فرما دیا کہ جب تھانوی صاحب نے حفظ الایمان کی کفری عبارت سے توبہ نہیں کی تو ان کا کفر وارتداد برقرار رہا۔ پھر تھانوی صاحب کو آپ کے شمشیر خارا شگاف قلم کا ایسا دھڑکا سمایا کہ سالہا سال زندہ رہنے کے باوجود کوئی نئی کروٹ نہ بدل سکے اور آنجہانی ہو گئے الحاصل آپ نے تقریر تحریر مناظرہ کے ذریعے اسلام وسنّیت کی بڑی ہی شاندار خدمت انجام دی۔ فَرَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَفْضَلِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعوانَااَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بدرالدین احمد قادری رضوی

مدرسہ غوثیہ۔ بڑھیا۔ کھنڈسری ضلع بستی

۲۱ / جمادی الآخرہ ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۹ / مئی ۱۹۷۸ء دوشنبہ مبارکہ

(منقول از معارف بدرالعلماء ص ۲۵ تا ۲۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ (مقدّمہ)

ادیب اہلسنت حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری، مظہری، لاہور

منظور ہے گزارش احوال واقعی اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

انگریزوں نے سونے کی چڑیا دیکھ کر اپنے بھوکے ملک سے افلاس دور کرنے کی خاطر متحدہ ہندوستان کے خوشحال ترین صوبہ بنگال میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی۔ جب تجارت کے پردے میں یہاں خوب پاؤں جم گئے تو ملک پر للچائی ہوئی نگاہیں ڈالنے لگے۔ حصول مقصد کی خاطر جوڑ توڑ کا جال بچھانا شروع کیا اور اپنی عیاری سے بنگال پر قابض ہو گئے۔ دیسی غداروں اور زر خرید کارندوں کے باعث یکے بعد دیگرے مختلف ریاستوں پر قبضہ جماتے ہوئے ایک روز سرزمین پاک و ہند کے واحد مالک بن بیٹھے۔

چونکہ متحدہ ہندوستان کی مرکزی حکومت یعنی دہلی کا تخت و تاج آخری مغل بادشاہ، بہادر شاہ ظفر سے چھینا تھا اور مسلمان ہی فعال نظر آتے تھے لہٰذا ملک کے فرمانروا بنتے ہی ملت اسلامیہ کو صلیب کا شیدائی بنانے کی سرتوڑ کوشش کی اور انگلینڈ سے اس مقصد کی خاطر پادری صاحبان بلانے شروع کردئے، جو آتے ہی اسلامی عقائد و نظریات اور بانی اسلام پر اعتراضات کی بوچھار شروع کردیتے اور علمائے اسلام کو جگہ جگہ دعوت مناظرہ دیتے پھرتے۔ برساتی حشرات الارض کی طرح پادریوں کا جال پورے ملک میں بچھ چکا تھا۔

۱۸۵۴ء میں لندن سے اپنے مایۂ ناز مناظر پادری فنڈر کو بھیجا گیا۔ جو عربی اور فارسی میں بھی خاصی مہارت رکھتا تھا۔ اس نے آتے ہی مختلف شہروں میں تقریریں کرتے ہوئے بلند بانگ دعاوی کیے۔ اور اسلام کی حقانیت کو چیلنج کرتے ہوئے

Scanned with CamScanner

مقابلے کے لیے علمائے کرام کو للکارا۔ چنانچہ مدرسہ صولتیہ واقع مکہ مکرمہ کے بانی پایۂ حرمین ، مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۰ء) نے ڈاکٹر وزیر خاں مرحوم کی معیت میں پادری فنڈر سے مناظرہ کیا اور آگرے کی سرزمین میں اس کا سارا علمی غرور ایسا خاک میں ملایا کہ روسیاہی کو چھپانے کی خاطر پادری صاحب کو متحدہ ہندوستان سے بھاگتے ہی بنی اور اس درجہ بدحواس ہوکر بھاگا ، کہ لندن پہونچ کرہی دم لیا۔ اسی طرح مختلف پادریوں نے جگہ جگہ منہ کی کھائی۔ علمائے کرام ان کا علمی محاذ پر ناطقہ بند کرتے اور یہ اعلان سناتے رہتے تھے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

تقریر وتحریر اور مباحثہ ومناظرہ کے میدانوں میں جب پادری صاحبان منہ کی کھارہے تھے ''ایسٹ انڈیا کمپنی'' کو اپنا منصوبہ زندہ در گور ہوتا ہوا نظر آنے لگا۔ ان حالات میں پرانے شکاری ایک نیا جال لے کر نمودار ہوئے۔ چنانچہ ۱۸۵۵ء میں پادری ''ایڈمنڈ'' نے کلکتہ سے ہر تعلیم یافتہ مسلمان اور خصوصا سرکاری ملازمین کے پاس ایک گشتی مراسلہ بھیجا ، جس کا مضمون یہ تھا:۔

''اب ہندوستان میں ایک عملداری ہوگئی تار برقی سے ہر جگہ کی خبر ایک ہوگئی۔ ریلوے اور سڑک سے ہر جگہ کی آمدورفت ایک ہوگئی ، مذہب بھی ایک چاہیے اس لیے مناسب ہے کہ تم لوگ بھی عیسائی ، ایک مذہب ہوجاؤ''

۔(۱۸۵۷ء مصنفہ غلام رسول مہر ص ۲۹)

Scanned with CamScanner

انگریزوں کی ایسی عیاریوں کے خلاف لاوا پکتا رہا اور دل ودماغ کھولتے رہے، جس کا نتیجہ ۱۸۵۸ء میں ظالم ومظلوم اور حاکم ومحکوم کے درمیان فیصلہ کن تصادم کی صورت میں منظر عام پر آیا۔ اس معرکہ آرائی میں انگریزوں کے قدم بری طرح اکھڑ گئے تھے۔ یہاں تک کہ انکے فرار ہونے کے تمام راستے مسدود تھے۔ تمام انگریزوں کی موت یقینی نظر آ رہی تھی لیکن ماہرین جوڑ توڑ اپنے زرخرید کارندوں اور ایجنٹوں کے سہارے ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک اس وطن عزیز پر مزید نوے سال کے لیے قابض ہو گئے۔

اس تصادم کے بعد انگریزوں نے اپنی پالیسی کو پراسرار بنالیا۔ اب ایسے صاحبان جبہ اور دستار کی جستجو ہوئی جن سے تخریب دین اور افتراق بین المسلمین کا کام لیا جائے تو قدرت نے بھی ایسی لُصوص دین کی سرکوبی اور ملک وملت کے بدخواہوں کے حقیقی خدوخال ظاہر کرنے کے لیے مجدد مائۃ حاضرہ ''امام احمد رضا خان بریلوی'' قدس سرہ کو اس تصادم سے قریبا ایک سال پہلے ''بریلی شریف'' میں پیدا فرمادیا۔ اسلام کے اس بطل جلیل حقانیت کے علمبردار اور مذہب اہل سنت وجماعت کے بے باک ترجمان کے تجدیدی کارنامے کو ہم نے ''معارف رضا'' کے نام سے چار ضخیم جلدوں میں بیان کیا ہے۔ جلد اول میں ان صاحبان جبہ ودستار کے چہروں سے پوری طرح نقاب ہٹائی ہے جو رہبری کے بھیس میں رہزنی کر رہے تھے۔

۱۸۵۷ء کے بعد انگریز اگرچہ پورے ملک پر قابض ہو گئے لیکن اس معرکہ آرائی نے ان کی طاقت کا بھرم کھول کر رکھ دیا تھا۔ لہٰذا وہ حساس ہو گئے۔ جو زہر پہلے جبراً کھلاتے تھے اب ایسی گولیوں کی صورت میں مسلمانوں کے حلق سے اتارنے لگے جو دیکھنے میں خوشنما اور کام ودہن کو شیریں معلوم ہوتی تھیں

۔اپنے ظالمانہ منصوبے کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کی خاطر اور منزل مقصود پر پہنچنے کے لیے انگریزوں نے دو راستے تجویز کیے۔

پہلا راستہ: یہ کہ مسلمانوں کے زیر تعلیم نونہالوں کو جو بڑے ہو کر قوم کا فعال عنصر اور حکومت کی مشینری کے کل پرزے بنتے ہیں انہیں ایسے رنگ میں رنگ دیا جائے کہ اگرچہ انہیں عیسائی تو نہ کیا جا سکے لیکن ان کی اکثریت ایسی تربیت پا کر نکلے کہ اس پر مسلمان کی تعریف بھی صادق نہ آئے۔ اس طرح مسلمانوں کی آنے والی نسلیں کسی اور ہی رنگ و روپ میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوں گی۔ دوسری جانب مذہبی رہنماؤں کو ایسا عضو معطل بنا کر رکھ دیا جائے کہ بظاہر وہ کسی مصرف کے نظر نہ آئیں۔ قوم ان سے وابستہ نہ رہے، ان کی عقیدت کھو بیٹھے تا کہ اسلام کی برکتوں سے بڑی حد تک محروم رہ جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کی خاطر برٹش گورمنٹ نے سب سے پہلا قدم اٹھایا:۔

''ابتداء میں مدرسوں اور کالجوں کے اندر تعلیم کا طریقہ دوسرا تھا۔ وہ تمام السنہ (زبانیں) وعلوم پڑھائے جاتے تھے جن کا پہلے رواج تھا، مثلاً عربی، فارسی، سنسکرت، فقہ، حدیث، ہندو دھرم کی کتابیں وغیرہ۔ ان کے ساتھ انگریزی بھی پڑھائی جاتی تھی۔ بعد ازاں عربی اور فارسی کی تعلیم بہت کم ہوگئی، فقہ وحدیث اور دوسری مذہبی کتابیں بند کر دی گئیں، اردو اور انگریزی کا زور ہوا۔ مذہبی علوم کی تعلیم ختم ہونے پر تشویش تھی ہی، اچانک حکومت نے اشتہار دے دیا کہ جو شخص سرکاری اسکولوں اور کالجوں کا تعلیم یافتہ ہوگا یا فلاں فلاں علوم اور انگریزی میں امتحان دے کر سند حاصل کرے گا اسے دوسروں کے مقابلے میں ترجیح دی جائے گی'' (اسباب بغاوت ہند ص ۱۶، ۱۸۵۷ء مصنفہ غلام رسول مہر ص ۳۰)

انگریز تو مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات سے آشنا دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا، اسی لیے حدیث وفقہ کی تدریس ختم کردی، عربی فارسی برائے نام رکھی اور سارا زور انگریزی تعلیم پر دیا، تاکہ اسکولوں اور کالجوں میں تربیت پانے والے نونہالان وطن کو مسلمان بنانے کے بجائے بابو اور کلرک بنایا جائے۔ لیکن اس ستم ظریفی کی داد دینے والے کہاں سے آئیں کہ دنیا کی سب سے بڑی اور نظریاتی مملکت میں جو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُـحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ﷺ کی خاطر قائم ہوئی جس کے بارے میں یہی بتایا جاتا ہے کہ اس میں انسانون کی نہیں بلکہ کتاب وسنت کی حکمرانی ہوگی، آج اس کو معرض وجود میں آئے اٹھائیسواں سال گزر رہا ہے لیکن معمولی سی ترمیم کے ساتھ اسکولوں اور کالجوں میں انگریزوں جیسا نصاب تعلیم ہی جاری ہے۔ اسلامیات کی تعلیم کا اگر کچھ اہتمام نظر آتا ہے تو اسے سیاست کے مشاعرے میں ردیف اور قافیوں کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے باقی کچھ نہیں۔ آئین ایسے نافذ ہوتے رہے ہیں جو خدا اور رسول کے فرمودہ آئین کی ترجمانی سے یکسر قاصر تھے ان میں سے ہر ایک کے اندر چند باتیں مصلحتاً اسلامی شامل کرکے باقی کسی مغربی ملک کے آئین کی نقل ہوتی ہے انہیں دیکھ کر کچھ مسلمان کفِ افسوس ملتے اور یہی کہتے ہوئے رہ جاتے تھے:۔

ہم بدلنا چاہتے تھے نظم مے خانہ تمام
آپ نے بدلا ہے لیکن صرف مے خانے کا نام

جب انگریز نے اسلامی تعلیمات کو اسکولوں اور کالجوں سے خارج کرکے سارا زور انگریزی پر دینا شروع کردیا تو اس اقدام کی تائید وحمایت حاصل کرنے کی خاطر ''سرسید احمد خاں'' (المتوفی ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء) کی

سرکردگی میں ایک گروہ پہلے ہی تیار کرلیا گیا تھا۔ یہ لوگ قوم کے سامنے رہنماؤں اور خیر خواہوں کے بھیس میں آئے جب کہ مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے، ”برٹش اقتدار کی جڑیں پاتال تک پہونچانے، مسلمانوں کا رخ حرم سے ”لندن“ کی جانب پھیرنے میں انہوں نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا تھا، انگریزوں نے دینی علوم کو نصاب سے خارج کرکے، عربی، فارسی کو برائے نام رکھتے ہوئے اردو اور انگریزی تعلیم پر زور دینا شروع کیا تھا لیکن مسلمانوں کے غم میں گھل گھل کر پھلنے اور پھولنے والے یہ خیر خواہ صاحب حکومت کے سامنے تجویز پیش کر رہے تھے:۔

” سررشتہ تعلیم جو چند سال سے جاری ہے وہ تربیت کے لیے ناکافی ہی نہیں بلکہ خراب کرنے والا تربیت اہل ہند کا ہے.... میری صاف رائے ہے کہ اگر گورنمنٹ اپنی شرکت دیسی زبان میں تعلیم دینے سے بالکل اٹھادے اور صاف انگریزی مدرسے اور اسکول جاری رکھے تو بلاشبہہ یہ بدگمانی جو رعایا کو گورنمنٹ کی طرف سے ہے جاتی رہے صاف صاف لوگ جان لیں کہ سرکار انگریزی زبان کے وسیلے سے تربیت کرتی ہے اور انگریزی زبان بلاشبہہ ایسی ہے کہ انسان کی ہر قسم کی علمی ترقی اس میں ہوسکتی ہے“۔ (حیات جاوید مصنفہ حالی پانی پتی ص ۱۴۴)

اب انگریزوں کو مسلمانوں کی جڑیں خود کاٹنی نہیں پڑتی تھیں بلکہ جو کچھ وہ کرنا چاہتے تھے اسے تجاویز کی صورت میں برطانوی کارندے پیش کرتے تھے حکومت نے مسلمانوں کے لیڈر، رہنما اور خیر خواہ منوانے کی مہم چلائی ہوئی تھی۔ قوم کے کتنے ہی افراد انہیں اپنے حقیقی خیر خواہ سمجھ کر ہم نوائی کا

Scanned with CamScanner

دم بھرنے لگتے اور حکومت اپنا مقصد حاصل کر لیتی۔ تعلیم وتدریس کے سارے نظام کو مکمل غیر اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے بعد ''برٹش گورنمنٹ'' نے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کی طرح ''سر سید احمد خاں صاحب'' سے بھی جہاد کی مخالفت کروائی۔ چنانچہ انہوں نے کہا:۔

''مسلمان انگریزی گورنمنٹ کی رعایا اور مستامن ہیں اور اپنے فرائض مذہبی بلا مزاحمت ادا کرتے ہیں وہ شریعت اسلام کے رو سے بمقابلہ انگریزوں سے جہاد کر سکتے ہیں، نہ بغاوت، نہ کسی قسم کا فساد۔ ان کو ہندوستان میں انگریز گورنمنٹ کے زیر حکومت اسی اطاعت وفرمانبرداری کے از روئے مذہب اسلام کے رہنا واجب ہے جیسا کہ ہجرت اولی میں مسلمان حبش میں جاکر عیسائی بادشاہ کے زیر حکومت رہے تھے''۔ (حیات جاوید مصنفہ حالی پانی پتی ص ۲۳۲)

جذبۂ جہاد کو سرد کرنے اور ملت اسلامیہ کو انگریز بہادر کی چوکھٹ پر جھکانے کی خاطر ''سر سید احمد خاں صاحب'' نے اپنی عمر عزیز ہی ضائع کر دی اور ان کے تمام تر ساتھی اپنی اپنی بظاہر دلکش لے میں مسلمان کو مسحور کرنے اور برٹش نواز ہی بنانے میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ موصوف نے اپنے جملہ وہابی بھائیوں کی ۱۸۵۷ء کے بعد یوں حکومت کے سامنے صفائی پیش کی:۔

''اس (وہابی) کو یہ کہنا کہ در پردہ تخریب سلطنت کی فکر میں چپکے چپکے منصوبے باندھا کرتا ہے۔ اور غدر اور بغاوت کی تحریک کرتا ہے، محض تہمت ہے۔ اور ہم اس وقت بہت سے ایسے آدمی کی نشان دے سکتے ہیں جو سرکار کے ایسے ملازم ہیں کہ ان سے زیادہ سرکار کا خیر خواہ اور معتمد نہیں۔ بایں ہمہ وہ اپنے تئیں علی الاعلان اور بے تامل فخریہ طور پر وہابی کہتے ہیں۔ سرکار نے بے سوچے سمجھے

ان کو معتمد نہیں گردانا، بلکہ غدر کے زمانے میں جب کہ فتنہ کی آگ ہر طرف مشتعل تھی۔ان کی وفاداری کا سونا اچھی طرح تایا گیا اور وہ خیر خواہی سرکار میں ثابت قدم رہے۔اگر وہ جہاد کا وعظ کرتے ہوتے اور بغاوت وہابیت کی اصل ہوتی تو جو کچھ ان سے ظہور میں آیا یہ کیوں کر ظہور میں آتا"۔(حیات جاوید ص ۲۳۳)

جناب الطاف حسین حالی نے اپنے قافلہ سالار لشکر کی انگریز دوستی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

"ان (سرسید احمد خان) کی نہایت پختہ رائے تھی کہ ہندوستان کے لیے"انگلش گورنمنٹ" سے بہتر، گو کہ اس میں کچھ نقص بھی ہوں،کوئی گورنمنٹ نہیں ہوسکتی اور اگر امن وامان کے ساتھ ہندوستان کچھ ترقی کرسکتا ہے تو انگلش گورنمنٹ ہی کے ماتحت رہ کر کرسکتا ہے۔وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ گو ہندوستان کی حکومت کرنے میں انگریزوں کو متعدد لڑائیاں لڑنی پڑی ہوں مگر درحقیقت نہ انہوں نے یہاں حکومت بہ زور حاصل کی نہ مکروفریب سے، بلکہ درحقیقت ہندوستان کو کسی حاکم کی اس کے اصلی معنوں میں ضرورت تھی،سو اسی ضرورت نے ہندوستان کو ان کا محکوم بنادیا"۔(حیات جاوید ص ۶۸۲)

انگریز جیسی ظالم وجابر قوم کی یہ قصیدہ خوانی اور ان مکروفریب کے پتلوں کی ایسی مدح سرائی بلاوجہ نہ تھی بلکہ یہ ملت فروشی کے عوض ملنے والے لقمہ تر کا کرشمہ تھا،جس کی انہوں نے خود یوں وضاحت فرمائی ہے:۔

"ہم جو یہ کہتے ہیں کہ ہماری منصف گورنمنٹ مسلمانوں کے ساتھ ہے،اس کی بہت روشن دلیل یہ کہ ہماری قدرداں گورنمنٹ نے خیر خواہ

Scanned with CamScanner

مسلمانوں کی کیسی قدر ومنزلت کی اور عزت وآبرو کی ۔انعام واکرام اور جاگیر وپنشن سے نہال کردیا ہے۔ترقی عہدہ فزونی مراتب سے سرفراز کیا ہے۔ پھر یا یہ ایسی بات نہیں ہے کہ مسلمان نازاں ہوں ۔اوردل وجان سے اپنی گورنمنٹ کے شکرگزار اور ثناخوں رہیں"۔(حیات جاوید ۱۵۷)

سرسید احمد خاں صاحب یوں تو علم منقول ومعقول سے بڑی حد تک محروم تھے۔لیکن اپنے پڑھے لکھے ساتھیوں کے سہارے حکومت کے اشاروں پر دین متین میں تحریف وتخریب کا شرمناک کام بھی عمر بھر کرتے رہے۔چنانچہ موصوف کے سوانح نگار"جناب حالی" نے"حیات جاوید" کی وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ہم کو اس کتاب میں اس شخص کا حال لکھنا ہے جس نے چالیس برس برابر تعصب اور جہالت کا مقابلہ کیا ہے۔تقلید کی جڑ کاٹی ہے۔بڑے بڑے علماء اور مفسرین کو لتاڑا ہے۔اماموں اور مجتہدوں سے اختلاف کیا ہے۔قوم کے پکے پھوڑے کو چھیڑا ہے۔ان کو کڑوی دوائیں پلائیں ہیں ۔جن کو مذہب کے لحاظ سے ایک گروہ نے صدیق کہا ہے اور دوسرے نے زندیق خطاب دیا ہے"۔(حیات جاوید ص ۱۵۷)

موصوف نے حکومت کے اشارے پر ساری امت محمدیہ کے خلاف مکمل اسلام دشمنی اور انگریز پرستی کے موڈ میں آکر،خیر خواہ اسلام ومسلمین بن کر قرآن کریم کی تفسیر لکھی اس میں دل کھول کر معنوی تحریف کی۔قرآنی مفہوم ومطالب سے لوگوں کی توجہ ہٹانے اور انہیں مسلم نما عیسائی بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔اس رسوائے زمانہ تصنیف کے بارے میں"حالی" لکھتے ہیں:۔

"الحمد للہ اس حق گو تفسیر کی بدولت ان روحانی مہلک بیماریوں سے آج

غسل صحت ملا مسلمانوں کے پاک دلوں میں وہ گندی گندی باتیں جمی ہوئی تھیں جیسے کعبے کے بتاں، اب ان کا یک بیک دور ہونا خدا کے مقدس کلام کی سچی تفسیر کا نتیجہ ہے۔ہم اس احسان کے بدلے اپنی کھال کی جوتیاں بنادیں تو حضرت کی تفسیر کے ایک فقرے کا معاوضہ نہ ہوگا"۔(حیات جاوید ص ۷۰۰)

سرسید احمد خان صاحب کا عقیدہ تھا کہ انجیل میں لفظی تحریف قطعاً نہیں ہوئی ہے یہ قرآن کریم کی صریحاً تکذیب اور مسلمانوں کو عیسائیت کی جانب مائل کرنے کا وہ زبردست اقدام ہے جو متحدہ ہندوستان کے کسی بھی رہزن دین وایمان اور بدخواہ اسلام و مسلمین سے نہ ہوسکا بلکہ لندن سے بھیجے گئے پادری صاحبان اس کے عشر عشیر کو نہ پہونچ سکے۔انجیل کو غیر محرف ماننے والی صورت میں قرآن کریم کا آسمانی کتاب ہونا خود غلط ہوکر رہ جاتا ہے۔اس سلسلہ میں موصوف کے سوانح نگار نے یوں تصریح کی ہے:۔

"نیز محققین اور اکابر اسلام مثل، امام اسمٰعیل بخاری، امام فخرالدین رازی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وغیرہم کے اقوال سے یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ جس طرح عیسائی کتب مقدسہ میں تحریف لفظی کے قائل نہیں ہیں اور جس قسم کی تحریف کو عیسائی محققوں نے تسلیم کیا ہے صرف اسی قسم کی تحریف آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے کتب مقدسہ میں پائی جاتی ہے"۔حیات جاوید ص ۱۶۸)

موصوف نے انجیل کی تفسیر بھی لکھی تھی اس میں انگریز پرستی سے سرشار ہوکر عیسائیوں سے کہا تھا۔

"یقیناً میں بائبل کا اتنا ہی طرفدار اور موید ہوں جس قدر کہ آپ ہیں میرا مقصد یہ ہے کہ میں "ڈاکٹر کلنزو" کے اعتراضات کا اپنی تفسیر کے مناسب

Scanned with CamScanner

حصوں میں جب ان کا موقع آئے جواب دوں"۔حیات جاوید ص ۱۷۲)

کروڑوں روپیہ خرچ کر کے جو مقصد حکومت سے سینکڑوں پادریوں کے ذریعے حاصل نہ کرسکی وہ چند سکوں کے بدلے سر سید احمد خاں اینڈ کمپنی کے مسلم نما پادریوں کے ذریعے بڑی آسانی اور پوری راز داری سے حاصل ہونے لگ گیا تھا۔چنانچہ بائبل کی علی گڑھی تفسیر کے بارے میں اپنے غیر اسلامی خیالات اظہار کرتے ہوئے حالی پانی پتی نے جو مسلمانان پاک وہند کو مسلم نما عیسائی بنانے اور حکومت کی خوشنودی کا سرٹیفکٹ حاصل کرنے کی خاطر بیان دیا وہ بڑا ہی تعجب خیز ہے انہوں نے لکھا تھا:۔

"یہ تفسیر جو انجیل کو بجائے لغو سمجھنے کے جیسا کہ اب تک خیال تھا واجبُ التّعظیم بیان کرتی ہے اور اس کا ثبوت خود قرآن سے دیتی ہے اس قابل ہے کہ اس کا ترجمہ مسلمانوں کی ہر زبان میں اور بالخصوص عربی میں ہو چونکہ مسلمانوں کے واسطے اس سے زیادہ مفید بات اور کوئی نہیں ہوسکتی کہ وہ انجیل کو اسی عزت کے نگاہ سے دیکھنے لگ جائیں جیسے وہ قرآن کو دیکھتے ہیں"۔ (حیات جاوید ص ۱۷۲)

سر سید احمد کے خیالات کو پنجاب کے سوا متحدہ ہندوستان کے ہر صوبے میں ٹھکرا دیا گیا تھا کیوں کہ وہ مکمل اسلام دشمنی اور انگریز پرستی کے آئینہ دار تھے۔ یہ تحریف دین کا ایسا شرمناک ڈرامہ تھا جس کی نظیر اس سے پہلے دیکھنے میں آئی نہیں تھی۔یہی وجہ ہے کہ علمائے اہل سنت کے علاوہ وہابی علما نے بھی موصوف کے خیالات کی تردید کی اور ان سے اظہار برأت کئے بغیر نہ رہ سکے۔ کتنے علماء نے موصوف کے غیر اسلامی عقائد ونظریات کے باعث ان کی تکفیر میں فتوے جاری کئے حالانکہ اس کے باوجود ستم ظرفی تو ملاحظہ ہو کہ برٹش نواز طبقہ آج تک یہ کہہ کر مسلمان کی آنکھوں میں دھول جھونکتا رہا ہے کہ سر سید احمد

خان صاحب پر انگریزی زبان کی حمایت کرنے اور علی گڑھ کالج کی بنا پر کفر کے فتوے لگائے گئے تھے حالانکہ ایسا ایک فتوی بھی نہیں دیکھا یا جاسکتا جو علی گڑھ کالج جاری کرنے کے باعث موصوف کی تکفیر میں جاری کیا گیا ہو۔ دیوبندی جماعت کے مقتدر عالم مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے کسی معتقد کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

''ایک صاحب نے عرض کیا کہ سرسید کی وجہ سے ہندوستان میں گڑبڑ پھیلی لوگوں کے عقائد خراب ہوئے فرمایا، گڑبڑ کیا معنی اس شخص کی وجہ سے ہزاروں، لاکھوں، مسلمانوں کے ایمان تباہ و برباد ہوگئے ایک بڑا گمراہی کا پھاٹک کھل گیا۔ اس کے اثر سے اکثر نیچری ایمان سے کورے ہوتے ہیں'' (الاضافۃ الیومیہ ج ۵ ص ۸۴)

دوسرے کسی موقع پر موصوف نے نیچریت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار ان لفظوں میں کیا تھا:۔

''ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ سرسید احمد خاں کی وجہ سے بڑی گمراہی پھیلی۔ یہ نیچریت کا زینہ ہے اور جڑ ہے الحاد کی، اس کی پھر شاخیں چلی ہیں۔ یہ قادیانی اسی نیچریت ہی کا اول شکار ہوا۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ استاد یعنی سرسید احمد خاں سے بازی لے گیا اور نبوت کا مدعی بن بیٹھا''۔ (الاضافۃ الیومیہ ج ۵ ص ۱۰۶)

مدرسہ دیوبند کے سابق صدر، علامہ انور شاہ کشمیری (المتوفی ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۴ء) نے بانی نیچریت کے بارے میں لکھا ہے:۔

''سرسَیِّدٌ ھُوَرَجُلٌ زِنْدِیْقٌ اَوْ جَاھِلٌ ضَالٌّ ''یعنی سرسید احمد خان

زندیق اور ملحد آدمی ہے یا وہ جاہل اور گمراہ ہے۔ (مشکلات القرآن ص ۳۲)

دوسرا راستہ: انگریز بخوبی جانتے تھے کہ سر سید احمد خاں اور ان کے حواریوں کے ذریعے مغربی نظام تعلیم کو رائج کرنے میں تو خاطر خواہ مدد ملی ہے اور ان لوگوں کے غیر اسلامی عقائد ونظریات بھی پسندیدہ بنا کر اسکولوں اور کالجوں میں رائج کر دیئے گئے ہیں لیکن حکومت بخوبی جانتی تھی کہ علمائے کرام سے وابستہ رہنے والے مسلمان ان لوگوں کے آگے کبھی گھاس ڈالنے کو تیار نہیں ہوں گے۔ برٹش گورنمنٹ کو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی خاطر بااثر علماء کی ضرورت تھی۔ چنانچہ فرنگی شاطر ایسے بعض صاحبان جبہ و دستار کو خرید نے میں کامیاب ہو گئے اور ان کے ذریعے دہلی کالج سے مولوی مملوک العلی نانوتوی (۱۲۶۷ھ/۱۸۵۱ء) کی سرکردگی میں مطلوبہ علماء کی کھیپ تیار کروائی گئی۔

ان حضرات سے تخریب دین اور افتراق بین المسلمین کا کام ایسی راز داری سے لیا گیا کہ شیطان بھی عش عش کر اٹھا ہوگا۔ ہم نے ایسے تخریب کار علماء کے حقیقی خدوخال دکھانے کی خاطر ''معارف رضا'' میں اتنا ٹھوس اور تاریخی مواد اکٹھا کر دیا ہے کہ دوسری کسی تصنیف میں نظر نہ آیا ہوگا۔ یہاں ان چند علمائے دیوبند کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے برٹش گورنمنٹ کے اشارۂ چشم وابرو اور اس کے وظیفوں، نذرانوں کے طفیل شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد ونظریات کے پیوند لگائے اور امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ (المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کو جن کی تکفیر کا شرعی فریضہ ادا کرنا پڑا۔ اس المیہ کے بارے میں مدرسہ دیوبند کے ناظم تعلیمات مولوی مرتضی حسن دربھنگی (المتوفی ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء) نے صاف لکھ دیا تھا:۔

''اگر خاں صاحب (فاضل بریلوی) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند

واقعی ایسے تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی ۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے ...کیوں کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ ملخصا (اشد العذاب ص ۱۲)

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۹۰۴ء) نے ۱۹۰۱ء میں کھل کر نبوت کا دعوی کردیا ۔ مولوی قاسم نانوتوی (المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء) نے ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۲ء میں تحذیر الناس لکھ کر مسلمانوں کو بہکانا شروع کیا کہ فخر دوعالم کو بلحاظ زمانہ آخری نبی ماننا جاہلوں کا خیال اور قرآن کریم کا انکار ہے اور تصریح کی کہ آپ بلحاظ زمانہ نہیں بلکہ بلحاظ مرتبہ خاتم النبیین ہیں ۔ اگر آپ کے بعد بھی ہزاروں نبی پیدا ہو جائیں تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا ۔ مولوی رشید احمد گنگوہی (المتوفی ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) نے اپنے ایک مہری دستخطی فتوی میں اللہ جل شانہٗ کو کاذب بالفعل ٹھہرادیا ۔ ان کا یہ فتوی ۱۳۰۸ھ میں میرٹھ سے شائع ہوا ۔ ملک کے گوشے گوشے سے اس شرمناک فتوی کا رد شائع ہوتا رہا، لیکن مرتے دم تک موصوف نے اس فتوی کی نسبت سے انکار نہیں کیا، نہ خود کوئی تاویل وتوجیہ پیش کرسکے۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی (المتوفی ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء) کی رسوائے زمانہ کتاب براہین قاطعہ پہلی مرتبہ ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی منظر عام پر آئی۔ موصوف نے محیط زمین کا علم شیطان اور ملک الموت کے لیے نصوص سے ثابت بنا کر، ایمان کی آنکھ پر کفر کی ٹھیکری رکھ لی اور اسی علم کو سرور کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا ایسا شرک ٹھہرادیا جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں ۔ اس عبارت کے مفاد کی دوشقیں ہیں (۱) اگر محیط زمین کا علم

سرورکون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا واقعی شرک ہے تو شیطان اور ملک الموت کو خدا کے شریک اور قرآن وحدیث کو شرک کی تعلیم دینے والی چیزیں ماننا لازم آئے گا۔(۲) اگر قرآن اور حدیث انبیٹھوی صاحب کے نزدیک شرک کی تعلیم نہیں دیتے نیز شیطان اور ملک الموت کو وہ خدا کا شریک تسلیم کرنے سے انکاری ہوں، تو جو چیز مخلوق کے کسی فرد کو نصوص سے ثابت ہو اسے دوسرے کے لیے ثابت کرنا ہرگز شرک نہیں ہوسکتا، قطع نظر اس کے کہ وہ ثابت ہے یا نہیں۔غرض کہ کسی بھی شق پر محمول کیا جائے انبیٹھوی صاحب کی عبارت صریح کفریہ ہے۔مولوی اشرف علی تھانوی (المتوفی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) کی حفظ الایمان ۱۳۱۹ھ میں منظر عام پر آئی۔موصوف سے کسی نے عالم الغیب کے اطلاق کے سلسلے میں اس کا استدلال پیش کرتے ہوئے زید کے عمل اور عقیدے کا شرعی حکم پوچھا تھانوی صاحب نے اس عقیدے کا شرعی حکم بتاتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا عقیدہ کل غیب کی وجہ سے رکھا جاتا ہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی اور نقلی سے ثابت ہے۔اور اگر بعض علم غیب کی بنا پر یہ عقیدہ ہے تو اس میں حضور علیہ السلام کی ہی کیا خصوصیت ہے؟ ایسا علم غیب تو ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے۔یہ ہے تھانوی صاحب کی عبارت کا آسان لفظوں میں مفہوم جو یقیناً شان رسالت کی ایسی گستاخی اور اہانت پر مبنی ہے جس کی جرأت کبھی کھلے کافروں کو بھی نہیں ہوئی۔یہ دیوبندی حضرات ہی کا دل گردہ ہے کہ جب بعض علماء نے اللہ اور رسول کی شان میں گندے عقیدے اور توہین آمیز کلمات جاری کیے تو دیوبندیوں نے اللہ اور رسول کا ساتھ چھوڑ کر اپنے حملہ آور علماء کا ساتھ دینا ضروری سمجھا۔یہی تو شرک کا وہ انتہائی درجہ ہے جسے قرآن کریم نے اِتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے لفظوں میں

Scanned with CamScanner

بیان کیا ہے یہی وجہ ہے کہ شرک کے سمندر میں پڑے رہنے کی وجہ سے ان حضرات کو سچے اور پکے مسلمان بھی مشرک نظر آتے ہیں۔قارئین کرام! ان کفریات کی ابتداء ۱۲۹۰ھ سے ہوئی جب کہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے المعتمد المستند کے اندر ۱۳۲۰ھ میں ان حضرات کی تکفیر کا شرعی فریضہ ادا کیا، سمجھانے بجھانے، خوف خدا و خطرۂ روز جزا یاد دلانے کے لیے تیس سال کی مدت ناکافی ہے؟ اس دوران میں علمائے اہل سنت اور وہابی علماء کے درمیان متعدد مناظرے ہوئے، طرفین سے سینکڑوں کتابیں ان کفریات کے باعث لکھی گئیں، لیکن اللہ اور رسول کے ان دشنامیوں نے پرنالہ اسی جگہ رکھا اور کفریات لکھنے اور شائع کرنے والے علماء میں سے کوئی ایک بھی عمر بھر میدان مناظرہ میں آنے اور اپنی خرافات کی توجیہ و تاویل پیش کرنے کی جرأت نہیں کرسکا اور نہ ان کفری عبارتوں کو بدل کر اسلامی بنانے پر آمادہ ہوا۔ ان کے راہ راست پر آنے سے ناامید ہوکر ۱۳۲۰ھ میں تکفیر کا شرعی فریضہ ادا کیا گیا اور تین سال بعد اعلی حضرت مجدد مأۃ حاضرہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو سرورِ کون مکاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں بلایا تاکہ دشنامیوں کے سرکردہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی موجودگی میں حرمین شریفین کی مقدس سرزمین پر حق باطل کا فیصلہ ہو۔ چنانچہ علمائے حرمین طیبین نے اعلی حضرت کے فتوے سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے دھوم دھام سے تقریظیں لکھیں نیز الدَّولۃُ المکیّۃ

اور کِفلُ الفَقیہِ الفاہم کو بھی تقاریظ سے مزین کیا۔ مجدد مأیۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کا علمائے حرمین نے ایسا اعزاز اکرام کیا کہ اس مقدس

عہ کِفلُ الفَقیہِ الفاہم

سرزمین پر شاید ہی متحدہ ہندوستان کے کسی بزرگ کو نصیب ہوا ہو۔حتی کہ انہوں نے آپ سے سندیں اور اجازتیں لیں، جن میں سے بعض ''الاجازت المتینہ'' میں موجود ہیں۔

علمائے حرمین شریفین نے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو مرجع خلائق، مرکز دائرہ تحقیق بحر العلوم، امام زمانہ، یگانہ روزگار اور چودھویں صدی کا مجدد نامدار تسلیم کیا اور مذکورہ پانچوں لصوص دین وسرخیل مبتدعین کے بارے میں واضح شرعی فیصلہ سنادیا کہ یہ حضرات دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ومرتد ہوچکے ہیں۔ جو ان کے کفریات پر مطلع ہوکر ان کے کافر ومرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہوجائے گا۔

علمائے حرمین شریفین کی مذکورہ تقاریظ کے مقدس مجموعے کا نام حُسَامُ الْحَرَمَیْن عَلیٰ مُنْحرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْنِ ہے۔ جو ۱۳۲۴ھ میں اردو ترجمے کے ساتھ اور ۱۳۲۶ھ میں تمہید ایمان سمیت منظر عام پر جلوہ گر ہوگیا۔ حرمین شریفین میں تو مبتدعین کو زبردست روسیاہی کے باعث راہ فرار اختیار کرنی پڑی تھی، لیکن جہلاء کے ورغلانے، اندھے مقلدوں میں بھرم رکھنے کی خاطر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے گھر میں بیٹھ کر المہند لکھنے کا جل کھیلا اور مدرسہ دیوبند کے سابق کانگریسی صدر مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے شہاب ثاقب کے نام سے ایک گالی نامہ مرتب کرلیا۔ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے التحقیقات لدفع التلبیسات نامی رسالے کے ذریعہ المہند کی جعل سازی کا بھانڈا سر بازار پھوڑ دیا۔ مفتی سنبھل مولانا اجمل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۴ھ) نے 'شہاب الثاقب' کا مبسوط اور انتہائی مدلل رد لکھا اور ٹانڈوی صاحب کے عائد کردہ الزامات واتہامات کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ ان دونوں

Scanned with CamScanner

تحقیقی تصانیف کے مطالعے سے صاف نظر آنے لگتا ہے کہ چاروں دیوبندی علماء کی کفریہ عبارتوں میں اسلامی مفہوم ومعانی کی کوئی ادنی رمق بھی نہیں پائی جاتی۔

ذیل میں ہم قارئین کرام کے سامنے چندایسے حقائق پیش کرتے ہیں جن کی روشنی میں ہرانصاف پسند کے سامنے حقیقت اپنے اصلی رنگ وروپ میں آموجود ہوگی۔اورکسی بھی غیر جانبداراور منصف مزاج کو معاملے کی تہہ تک پہنچنے میں چنداں دشواری پیش نہیں آئے گی۔

وَاللّٰہُ یَھۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ط

۱۔ اگر مذکورہ کفریہ عبارتیں لکھنے والے علما میں دین ودیانت کا ادنیٰ سا شائبہ بھی باقی رہ گیا ہوتا اور حکومت کی شہ پر انہوں نے یہ تخریبِ دین وافتراق بین المسلمین کا پیشہ نہ اختیار کیا ہوتا تو جب علمائے کرام نے ان کی عبارتوں پر اعتراض کیے تھے اسی وقت انہیں اس طرح بدل دیتے کہ ان کا قابل اعتراض ہونا متصور نہ رہتا یعنی انہیں پوری طرح اسلامی عبارات بنادیا جاتا۔لیکن ان علماء نے ہرگز ایسانہیں کیا دوراز کار تاویلات کے ذریعے انہیں اسلامی عبارتیں منوانے پر مصر رہے۔عبارتوں کو وحی الٰہی کا درجہ دے کر ان میں ترمیم نہ کرنا بلکہ ہروقت جھگڑے کے لیے تیار رہنا کہاں کی دانشمندی اور دیانتداری تھی؟

۲۔ علمائے دیوبند اپنی کسی عبارت کو تبدیل کرکے اسلامی عبارت بنانے پر عمر بھر آمادہ نہ ہوئے۔آخر وہ قرآن کریم کے الفاظ تو تھے نہیں جن میں کمی بیشی کرنے کا کوئی مجاز نہیں۔رفع اختلاف اور دفعِ فساد کی خاطر ایسا کرلینے

Scanned with CamScanner

میں آخراس کے سوا اور کیا رکاوٹ تھی۔ کہ یہ حضرات حکومت کے وظیفوں، نذرانوں کے تحت چوں قلم در دستِ کاتب ہو چکے تھے۔

۳ اگر علمائے دیوبند اپنی کفریہ عبارتوں میں باہمی صلاح مشورہ سے تبدیل کر لیتے اور اس کے بعد بھی ان کے مخالفین ان کی تردید کا سلسلہ جاری رکھتے تو واضح ہو جاتا کہ فریقِ ثانی کسی کی شہ پر انہیں طعن و تشنیع ردّوتردید کا نشانہ بنانے پر مجبور ہے۔ لیکن ہزاروں علمائے اہل سنت کا یہی مطالبہ تھا کہ ان کفریہ عبارتوں کو بدل دیجیے۔ علمائے دیوبند نے ان کی آواز پر ذرا کان نہیں دھرے بلکہ ہر وقت آمادۂ پیکار ہی رہے آخر ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے کی انہیں ضرورت کیا تھی؟

۴ یہ گنگوہی صاحب جو ان چاروں علمائے دیوبند بلکہ ساری دیوبندی فوج میں قافلہ سالارِ لشکر تھے۔ ان کا مہری دستخطی فتوائے متعلقہ "وقوع کذب باری تعالیٰ" ۱۳۰۸ھ میں شہر میرٹھ سے شائع ہوا۔ اسی وقت سے اس کے متواتر رد شائع ہوئے جو گنگوہی صاحب اور دیگر علمائے دیوبند تک پہونچتے رہے۔ لیکن ملک عدم کو سدھارنے تک گنگوہی صاحب نے یہ نہیں کہا کہ فلاں فتویٰ میرا نہیں ہے اور نہ ان کے متبعین ہی نے اس نسبت کا انکار کیا۔ پورے پندرہ برس کے بعد جب گنگوہی صاحب شہر خموشاں کے مکیں جا ہوئے تو علمائے دیوبند نے شور مچانا شروع کر دیا کہ وہ

فتویٰ ہمارے گنگوہیت مآب کا کب ہے؟ یہ ہماری گنگوہی سرکار پر بہتان ہے

کیا اس حیاداری اور دیانتداری کا کوئی ٹھکانا ہے؟

۵ نانوتوی صاحب تو پہلے ہی شہر خموشاں کے مکیں ہو چکے تھے۔ "گنگوہی صاحب" بھی اپنی تکفیر کے پروانے کو علمائے حرمین کی تقاریظ سے

مزیّن ہوجانے سے ڈر کر پہلے ہی ملکِ عدم کی جانب وسط ۱۳۲۴ھ میں سدھار گیے۔ باقی دو دیوبندی عالم رہ گیے جن کی تکفیر کا شرعی فریضہ ادا کیا گیا تھا (۱) ''مولوی خلیل احمد انبیٹھوی'' جن کا ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء میں موت ہوا۔ (۲) ''مولوی اشرف علی تھانوی'' جنھوں نے ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء میں رحلت کی۔ فتوائے تکفیر پر علمائے حرمین طیبین نے ۱۳۲۳ھ کے اواخر ۱۳۲۴ھ کے شروع میں تقاریظ لکھیں۔ ''انبیٹھوی صاحب'' ان تقاریظ کے بعد بائیس سال اور تھانوی صاحب انتالیس سال بقید حیات رہے اس عرصے میں سینکڑوں ہیرا پھیریاں اور فتنہ وفساد برپا کرنے کے بجائے کیا یہ انصاف اور سیدھا راستہ نہیں تھا کہ ان دونوں حضرات میں سے کوئی ایک یا دونوں ہی حرمین شریفین چلے جاتے۔ اگر بقول علمائے دیوبند کے ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ نے علمائے دیوبند کی عبارتوں میں قطع برید کی تھی یا علمائے دیوبند کو کسی قسم کا دھوکا دیا تھا۔ یا علمائے دیوبند کی کفریہ عبارتوں کو من مانے مفہوم مطالب کا لباس پہنایا تھا، تو علمائے حرمین کے سامنے اس دھوکے کی وضاحت کر کے اگر صورتِ حال کوئی مختلف تھی تو اس سے آگاہ کرتے اور کسی بھی مکّی یا مدنی عالم سے ایسی تحریر حاصل کرتے کہ ''مولوی احمد رضا خان بریلوی'' نے ہمیں فلاں عبارت کے بارے میں

دھوکا دیا اور فلاں حقیقت سے اندھیرے میں رکھا تھا۔ یہ دونوں حضرات تصدیق کرنے والے ''علمائے حرمین'' میں سے کسی ایک عالم کا بھی ایسا ایک ہی تحریری بیان حاصل کر لیتے تو یقیناً ''حسام الحرمین'' بے وقعت ہو کر رہ جاتی۔ لیکن ایسا ایک بھی بیان دستیاب نہ ہو سکا اس حقیقت کا یہ واضح بیان ہے کہ ''علمائے حرمین

”کو دھوکا دینے یا عبارات میں قطع برید کرنے کے دعاوی سراسر بے بنیاد اور معاندانہ روش کی المناک تصویر ہے۔ جو کسی بھی غیر جانبدار اور منصف مزاج پر مخفی نہیں۔

۶۔ جب ”علمائے حرمین شریفین“ دھوم دھام سے فتویٰ تکفیر پر تقریظیں لکھ رہے تھے اور ”مجدد مأة حاضرہ“ ”امام احمد رضا خان بریلوی“ رحمۃ اللہ علیہ کا عدیم النّظیر اعزاز و اکرام کر رہے تھے اس وقت سرخیل دیابنہ ”مولوی خلیل احمد انبیٹھوی“ وہاں بنفس نفیس موجود تھے۔ اگر دھوکا بازی یا قطع و برید والا ذرا بھی معاملہ ہوتا تو ”انبیٹھوی“ صاحب علیٰ رؤس الاشہاد وضاحت کرنے کے بجائے کبھی مکہ مکرمہ سے ۲۷/ ذی الحجہ کو راتوں رات بھاگ کر جدّہ جانے کا تکلف نہ کرتے۔

۷۔ ”انبیٹھوی صاحب“ نے اپنی بقیہ بائیس سالہ اور ”تھانوی صاحب“ نے انتالیس سالہ باقی زندگی میں ایک مرتبہ بھی ایسی جرأت نہ کی کہ ”علمائے حرمین طیبین“ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بتاتے کہ جس ”انبیٹھوی“ اور ”تھانوی“ کی آپ حضرات نے تکفیر کی ہے۔ وہ ما بدولت ہیں اور ہمیں ازروئے دلائل آپ کے فیصلے سے اتفاق نہیں ہے۔

۸۔ جب ”علمائے حرمین“ فتویٰ تکفیر پر دھوم دھام سے تقاریظ لکھ رہے تھے۔ اگر ”فاضل بریلوی“ نے کسی قسم کی دھوکا بازی یا عبارات میں قطع و برید کی تھی تو ”انبیٹھوی صاحب“ کے لیے اس سے مناسب موقع اور کب ہاتھ آسکتا ہے؟ اگر صورت حال واقعی وہی تھی جو ”علمائے دیوبند“ بتاتے ہیں تو ”انبیٹھوی صاحب“ بڑی جرأت کے ساتھ ”علمائے حرمین“ کے سامنے ”اعلیٰ حضرت عظیم البرکت“ کے دلائل و براہین کو بکھیر کر رکھ دیتے اور ان کی

Scanned with CamScanner

دھوکے بازی کو سب کے سامنے واضح کر دیتے۔ اگر صورت حال یہی ہوتی تو ''انبیٹھوی صاحب'' اس موقع کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ حالاں کہ ہوا یہ کہ ''انبیٹھوی صاحب'' تصدیق کرنے والے کسی مکّی عالم کو منہ دکھانے کی بھی جرأت نہ کر سکے۔ ان حالات میں صورتِ حال ہر منصف مزاج پر واضح ہے یا نہیں؟

۹ ''مولوی خلیل احمد انبیٹھوی'' نے سابق مفتی احناف، قاضی مکہ مکرمہ ''علامہ شیخ صالح کمال علیہ الرحمۃ (والمتوفی ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء) سے ۲۷/ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو اسی دوران میں خفیہ ملاقات کی۔ یہ ملاقات کیوں کی؟ نتیجہ کیا برآمد ہوا؟ یہ حضرت ''علامہ صالح کمال رحمۃ اللہ تعالیٰ'' کے اس مکتوب گرامی کی روشنی میں ملاحظہ فرمایئے جو موصوف نے اگلے ہی روز محافظِ کتبِ حرم فاضل جلیل علامہ سید ''اسمٰعیل بن سید خلیل مکّی'' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۱۹ء) کے پاس بھیجا گیا۔ وہ مکتوب گرامی یہ ہے۔

صاحب الفضيلة والاخلاق والمحبة الجميلة حضرة السيد اسمٰعيل اقتدى حافظ الكتب حضر عندنا قبل تاريخه رجل من اهل الهند يقال له خليل احمد مع بعض علماء الهند المجاورين بمكة يستعطف خاطرنا عليه لانه قد بلغه انى شديد الغليظ عليه وانا لا اعرفه شخصاً فقال يا سيدى بلغنى انكم واحدون على و ذالك بسبب انى ذكرت ماوقع منه فى البراهين القاطعة لدى حضرة الامير حفظ الله فقلت له لعلك خليل احمد انبيتهى فقال نعم، فقلت له ويحك كيف تقول فى البراهين القاطعة تلك

المقالات الشنيعة و تجوز الكذب على الله جل جلاله ۔ كيف لااعتاظ عليك و لقد كتبت عليها بانك رجل زنديق و كيف تعتذر و تنكر وهى قد طبعت و شاعت عنك فقال يا سيدى هى لى و لكن ليس فيها تجويز الكذب علىٰ الله و لان كان فيها فانا تائب و راجع عما فيها مما يخالف اهل السنه والجماعة فقلت له ان الله يحب التائبين والبراهين موجودة وساخرج لك منها هٰذا الذى انكرته وتجاسرته به علىٰ الله جل شانه فصار ينتصل و يعتذر و يقول ان كان فهو مكذوب على وانا رجل مسلم موحد من اهل السنة والجماعة ماقلت فيها هٰذا ولا غير ممايخالف مذهب اهل السنة والجماعة فتعجبت منه كيف ينكر ماهو مطبوع فى رسالته البراهين القاطعة المطبوعة بلسان الهند و ظهر لى انه انما قال ذالك تقيه كانهم مثل الرافضة يرون التقية واجبة واردت ان احضرها واحضر من يفهم ذالك اللسان لاقروه ومافيها واستتبيه لكنه فى ثانى يوم من مجيئيه عندنا هرن الىٰ جدّة ولا حول ولاقوة الا بالله ۔ احببنا اعلامكم بذالك و دمتم محمد صالح كمال

۔ ۲۸/ ذى الحجة ۱۳۲۳ھ (ملفوظات اعلیٰحضرت ج۲ ص ۱۵ تا ۱۷ مطبوعه كراچى)

ترجمہ: صاحب فضیلت واخلاق ومحبت جمیلہ حضرت سید اسمٰعیل آفندی محافظ کتب (حرم) کل ہمارے پاس ایک ہندوستانی شخص آیا، جسے خلیل کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ بعض وہ ہندوستانی علما بھی تھے جنہوں نے مکّہ مکرمہ میں مجاورت اختیار کی ہوئی ہے۔ وہ ہمیں اپنے اوپر دلی مہربانی کرنا چاہتا تھا کیوں

Scanned with CamScanner

کہ اسے خبر پہونچی تھی کہ میں اس سے سخت ناراض ہوں۔ میں اس کی صورت کا شناسا نہ تھا۔ اس نے کہا کہ اے میرے سردار! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ یہ اس سبب سے تھا کہ براہینِ قاطعہ میں اس سے جو واقع ہوا ہے میں نے اس کا تذکرہ حضرت امیر (شریف مکہ) حفظہ اللہ سے کر دیا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تو خلیل احمد انبیٹھوی ہے؟ اس نے کہا، ہاں تو میں نے اس سے کہا تجھ پر افسوس ہے تو براہینِ قاطعہ میں ایسی گندی باتیں کیوں کر کہتا ہے؟ اور اللہ جلّ جلالہ پر کذب جائز ٹھہراتا ہے، میں تجھ پر کیوں ناراض نہ ہوں ۔اور اس بنا پر میں (تقدیس الوکیل کی تقریظ میں) لکھ چکا ہوں کہ تو زندیق ہے تو کس طرح عذر اور انکار کرتا ہے۔ حالاں کہ وہ (براہین قاطعہ) تیری جانب سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے کہنے لگا اے میرے سردار! کتاب تو میری ہے لیکن اس میں امکانِ کذب کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر وہ اس میں ہے تو میں توبہ کرتا ہوں اور ان باتوں سے رجوع کرتا ہوں جو اہل سنت و جماعت کے خلاف ہیں میں نے اس سے کہا بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور براہینِ قاطعہ میرے پاس موجود ہے، ابھی نکال کر دکھاتا ہوں وہ جس بات کا تو انکار کرتا ہے اور اللہ جل شانہ پر جسارت کی۔ اس پر وہ خوشامد اور عذر کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اگر کوئی بات ہے تو وہ مجھ پر بہتان باندھا گیا ہے اور میں تو ایک مسلمان موحد ہوں اور اہل سنت و جماعت سے ہوں۔ میں نے اس (براہینِ قاطعہ) میں یہ بات یا مذہب اہل سنت و جماعت کے خلاف کوئی بات نہیں کہی۔ میں اس کی گفتگو سے متعجب تھا کہ کس طرح ایک ایسی بات کا انکار کر رہا ہے جو اس کے رسالہ براہین قاطعہ میں چھاپی جا چکی ہے، جو

ہندی زبان میں طبع ہوا، مجھ پر ظاہر ہو گیا کہ وہ ایسی باتیں روافض کی طرح از راہِ تقیہ کر رہا ہے جو تقیہ کو واجب گردانتے ہیں اور میں نے (براہینِ قاطعہ) لانے اور ایسے شخص کو بلانے کا ارادہ کیا جو اس کی زبان کو سمجھتا ہو کہ اس کے مندرجات کا اس سے اقرار کراؤں اور اس سے توبہ لوں۔ لیکن وہ ہمارے پاس آنے کے اگلے ہی روز جدہ کی جانب بھاگ گیا۔ لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ ۔میں نے اس واقع کو آپ کو مطلع کرنا پسند کیا اور آپ سلامت رہیں۔

محمد صالح کمال ۲۸ / ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ

اصلی صورت واقعہ یہ تھی اس کے باوجود ''مدرسہ دیوبند'' کے سابق صدر مولوی ''حسین احمد ٹانڈوی'' (المتوفی ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء) نے بغیر کسی ثبوت کے لوگوں کے آنکھوں میں دھول جھونکتے اور حقیقت پر پردہ ڈالنے کی خاطر اپنی مخصوص گاندھوی ترنگ میں یوں لکھ مارا ہے۔

''بعدازاں مولانا (انبیٹھوی صاحب) ان سے رخصت ہو کر'' مفتی صالح کمال'' کے پاس بھی گیے۔ مفتی صاحب موصوف سے ملاقات بھی کی۔ اوّلاً ''مفتی صاحب'' بوجہ ان باتوں کے کہ ان کو جھوٹ جھوٹ پہونچائی گئی تھیں کبیدہ خاطر معلوم ہوتے تھے اور کیوں نہ ہوں آخر ہر مسلمان پر ایسی باتوں کا اثر ہونا ضروری ہے۔ مگر جب مولانا نے حقیقت حال کا انکشاف فرمایا اور میدان تقریر میں جولانی فرمائی تو وہ کبیدگی مبدل بہ فرح وسرور ہو گئی اور جملہ تقریرات حضرت مولانا کو انھوں نے تسلیم کیا اور بہت خوش ہوئے۔ (الشہاب الثاقب ص ۲۷ تا ۲۸)

معلوم نہیں ''ٹانڈوی صاحب'' کو بعض معاملہ میں ایسا سفید جھوٹ بولنے پر دارین کی کون سی بھلائی مجبور کر رہی تھی؟ اگر ''حضرت علامہ شیخ کمال

مکّی'' رحمۃ اللہ علیہ نے انبیٹھوی صاحب کی جملہ تقریرات کو درست تسلیم کرلیا ہوتا تو اس کا یہ لازمی نتیجہ سامنے آنا چاہیے تھا کہ ۱۳۰۸ھ میں اس سے پندرہ سال قبل جو تقدیس الوکیل مصنفہ'' مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۳۱۵ھ/۱۹۹۸ء) پر تقریظ لکھتے ہوئے علامہ موصوف نے'' انبیٹھوی صاحب'' کو زندیق قرار دیا تھا اسے غلط اور منسوخ ٹھہرا دیتے۔'' حسام الحرمین'' اور'' الدّولۃ المکّیہ '' پر کبھی تقریظیں نہ لکھتے بلکہ اس سلسلے میں'' انبیٹھوی'' صاحب کو کوئی تازہ وضاحتی بیان مرحمت فرماتے، جس سے ان کے علمائے دیوبند کے خلاف جاری کردہ سارے بیانات منسوخ ہوجاتے۔ لیکن انبیٹھوی صاحب کو موصوف سے ایسا ایک لفظ بھی حاصل نہ ہونا اس بات پر صریح دلالت کرتا ہے کہ'' ٹانڈوی صاحب'' کا مذکورہ بالا بیان صداقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتا۔ بلکہ جو

حضرات صورتِ حال سے ناواقف تھے ان کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ اصل واقعات وہی ہیں جن کا علامہ'' صالح کمال'' رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوب گرامی میں ذکر فرمایا ہے۔ اور جسے ہم پیچھے نقل کرچکے ہیں۔ ہر منصف مزاج یہی کہے گا کہ فریقین کے بیانات سے بہر صورت خود علامہ موصوف کی وضاحت ایک غیر جانب دار کی نظر میں زیادہ قابلِ قدر اور وزنی ہے۔

۱۰۔ علمائے حرمین شریفین دیوبندی حضرات کی کفریہ عبارتوں سے بے خبر نہیں تھے کہ انہیں دھوکا دیا جاسکے۔ ۱۳۰۸ھ میں جب انہوں نے تقدیس الوکیل پر تقریظیں لکھیں تو ان حضرات کے زمرے میں'' گنگوہی صاحب'' کے استاد یعنی پایۂ حرمین'' مولانا رحمت اللہ کیرانوی'' رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۸ھ

۱۸۹۰ء) اور ان کے سب سے نامور شاگرد "مولانا عبد الحق مہاجر اللہ آبادی" رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۷ھ/۱۸۹۹ء) بھی تھے۔ کیا ان حضرات کو بھی دھوکا دیا جاسکتا تھا؟ آخر یہ استاد اور پیر کیوں اپنے شاگردوں کو زندیق قرار دے رہے تھے؟ اور کیوں زندیق قرار دینے والون کی تائید کر رہے تھے؟ رہا اعلیٰ حضرت مجدد مأة حاضرہ "امام احمد رضا خاں بریلوی" رحمۃ اللہ علیہ کا معاملہ تو معلوم ہونا چاہیے کہ علمائے حرمین طیبین آپ سے بھی نا آشنا نہیں تھے۔ اور ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء میں وہ آپ کے رسالہ "فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین" پر دھوم دھام سے تقاریظ لکھ چکے تھے۔ اگر ۱۳۲۳ھ میں اعلیٰ حضرت ان کے پاس بطور ایک اجنبی کے جاتے تو علمائے حرمین شریفین نے آپ کا جیسا عدیم المثال، اعزاز و اکرام کیا تھا۔ سندیں اور اجازتیں تک لی تھیں، مشکل مسائل آپ سے حل کروائے تھے، یہ معاملات اچانک ملنے کی صورت میں کبھی نہیں ہو سکتے تھے۔

کاش! غیر جانبدار حضرات اس حقیقت پر نظر رکھیں۔ کہ "مجدد مأة حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی" رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دیوبندی حضرات یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ انہوں نے ہمارے اکابر کی عبارت میں قطع برید کی تھی۔ اور "علمائے حرمین شریفین" کو دھوکا بھی دیا تھا۔ اس کے باوجود "اعلیٰ حضرت عظیم البرکت" قدس سرہ کا علمائے حرمین نے وہ اعزاز و اکرام کیا جس کی نظیر وہاں کی تاریخ میں شاید ہی ملے لیکن دوسری جانب "علمائے دیوبند" اپنی حقانیت کا ڈھول بجاتے پھرتے ہیں۔ حالاں کہ ان کے کسی بڑے بڑے شہریار علم کے سامنے علمائے مکہ مکرمہ یا "علمائے مدینہ منورہ" نے کبھی گھاس بھی نہیں ڈالی۔ نہ کبھی انہوں نے پوچھا کہ حضرت جی آپ کون ہیں؟ نہ ان حضرات کو کبھی اتنا بتانے کی جرأت ہوئی کہ میں فلاں بن فلاں مدظلہ العالی ہوں۔ کیا ان حالات

میں حقیقت واضح نہیں ہے؟ افسوس!

راہزن خضر راہ کی قبا چھین کر رہنما بن گیے دیکھتے دیکھتے

۱۱ ''مولوی اشرف علی تھانوی'' کو سارا دیوبندی قبیلہ ہی ''حکیم الامت، مجدد دین وملت'' بلکہ ''جامع المجد دین'' قرار دیتا ہے۔ کیا مجدد وہی ہوتا ہے جس کے کفر وارتداد کا ساری دنیا میں چرچا ہو، عالم اسلام کے جید اساطینِ علم جس کے مرتد ہونے پر متفق ہوں لیکن وہ چپ پڑا رہے۔ اتنی بھی ہمت نہ رکھتا ہو کہ ساری عمر مین کم از کم ایک مرتبہ ہی میدان مناظرہ میں آکر اپنا مسلمان ہونا ثابت کرے۔ یہ نہ سہی تو تحریری طور پر اپنے مخالفین کے الزامات کو دلائل و براہین سے بے بنیاد ثابت کرے تاکہ معاندین کو لب کشائی کی گنجائش نہ رہے۔ لیکن ''تھانوی صاحب'' ہر میدان میں باطل کی علم برداری کے باعث اپنے دیگر اکابرین کی طرح پھسڈّی ہی رہے کیا مسلمانوں کی پوری تاریخ میں کہیں ایسا بھی کوئی مجدّد نظر آتا ہے؟

اگر حقیقی مجدّد اور امام زمانہ کے مقابلے پر آنے کی جرأت نہ تھی تو دیگر ''علمائے سنّت'' ہی میں سے کسی ایک کے روبرو آکر اپنا اسلام ثابت کرتے لیکن عمر بھر اس تصور سے بھی لرزہ طاری ہوتا رہا۔ خیر جب وہ اپنی مہربان سرکار کی نظر بدولت وچشم وکرم کے طفیل ''حکیم الامت'' اور مجدد دین وملت کے جبوں اور قبّوں میں ڈھانپ ہی دیئے گیے تو اگرچہ ذِیَابٌ فِی ثِیَابِ ہی تھے لیکن ظاہریت کا لحاظ کر کے ''برٹش گورنمنٹ'' کے سات ہزار دو سو روپے کی سالانہ وظیفہ کی بدولت چہل قدم فرماتے ہوئے حرمین طیبین تک پہونچ جاتے۔ انہیں بتاتے کہ حضور والا! میری عبارتِ ''حفظ الایمان'' میں اگرچہ کفر کا یہ پہلو ضرور

ہے مگر فلاں ایک پہلو اسلامی بھی تو موجود ہے۔لہٰذا میری عبارت کو اسی اسلامی پہلو پر محمول کر کے مجھے تکفیر سے محفوظ و مامون رکھیے اور میری گردن پر تکفیر کی شمشیر نہ چلائیے کیوں کہ ائمہ دین کی واضح تصریحات موجود ہیں کہ اگر کسی قول میں ننانوے پہلو کفر کے ہوں اور ایک پہلو اسلامی بھی پایا جائے تو جب تک قائل کسی اور مفہوم کی وضاحت نہ کر دے اس وقت تک اسی اسلامی پہلو کو قائل کی مراد قرار دے کر اس کی تکفیر سے اجتناب کیا جائے۔لہٰذا فلاں اسلامی پہلو کے پیش نظر مجھے مسلمان قرار دیجیے اور اپنی سابقہ تقاریظ کو منسوخ فرمائیے۔

جب ''تھانوی صاحب'' نے ۱۳۲۳ھ سے ۱۳۶۲ھ تک اپنی بقیہ انتالیس سالہ زندگی میں ایسی ایک مرتبہ بھی جرأت نہیں کی تو ایک غیر جانبدار اور منصف مزاج آخر یہی فیصلہ کرے گا کہ اگر ''تھانوی صاحب'' کو تھانہ بھون میں پابندِ سلاسل بھی کر دیا جاتا پھر بھی وہ سو جتن کر کے ''حرمین طیبین تک پہونچنے کی خاطر ایڑی چوٹی کا بلکہ گاندھی جی کی لنگوٹی تک کا زور لگاتے اور وضاحت کر کے کافر و مرتد قرار دینے والے ایک آدھ عالم کی تحریر تو ضرور حاصل کرتے کہ یہ مسلمان ہے۔لیکن جب وہ بغیر کسی ادنیٰ رکاوٹ کے ''حرمین شریفین'' جانے اور ان ''علمائے کرام'' کے روبرو ہونے سے لرزاں اور ترساں رہے تو بھیگی بلّی بن کر تھانہ بھون کے حجرے میں بندر ہنے زمین پکڑ جانے کی آخر اس کے سوا اور کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ چاروں علمائے دیوبند کی کسی عبارت میں ایک بھی اسلامی پہلو نہیں پایا جاتا۔اسی لیے تو اپنے دارالخلافے میں آرام سے پڑے ہوئے کفر بیزی اور کفر ریزی و کفر خیزی کا کاروبار کرتے اور ''سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا'' والا وظیفہ پڑھتے پڑھاتے رہے۔گویا:

نگاہِ غور سے دیکھو تو عقدہ صاف کھل جائے گا

وفا کے بھیس میں بیٹھا تھا کوئی بے وفا ہو کر

۱۲۔ ''مولوی حسین احمد ٹانڈوی'' نے اپنی کتاب ''الشہاب الثاقب'' میں گالیوں اور جھوٹے الزامات و بہتانات کے تو خیر اگلے پچھلے سارے ہی ریکارڈ توڑے ہوئے ہیں۔ لیکن موصوف نے ایک امتیازی حیثیت یہ بنفس نفیس ضرور حاصل کی کہ ''امام احمد رضا خان بریلوی'' قدس سرہ کے اکابر کے سر دو ایسی کتابیں گڑھ کر منڈ دیں، جن کا دنیا میں کہیں وجود ہوا نہ ہے۔ بلکہ اس میدان میں پوری ترقی کرتے ہوئے ان کتابوں کے مطبع، صفحات اور عبارتیں تک اپنے گاندھی ذہن سے پیدا کر لیں بلکہ اس میدان کی ترقی کے آخری نقطے کو چھوتے ہوئے ''اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت'' رحمۃ اللہ علیہ کے بالمقابل ان سے استناد کر کے اس جعل سازی پر افتخار کرتے رہے کیوں کہ دیوبندی قوم کے شیخ الاسلام ٹھہرے۔ چنانچہ موصوف کی ایک گڑھنت خود ان کے لفظوں میں ہی ملاحظہ فرمائی جائے۔

''جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی'' مرحوم ''خزینۃ الاولیا'' مطبوعہ کان پور'' ص: ۱۵ میں ارقام فرماتے ہیں کہ علم غیب صفت خاص ہے ربّ العزّت کی جو عالم الغیب والشّہادۃ ہے۔ جو شخص رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہے وہ بے دین ہے۔ اس واسطے کہ آپ کو بذریعۂ وحی کے امور مخفیہ کا علم ہوتا تھا جسے علم غیب کہنا گمراہی ہے، ورنہ جمیع مخلوقات نعوذ باللہ عالم الغیب ہے'' (الشہاب الثاقب)

اب ذرا موصوف کی دوسری گڑھنت بھی ملاحظہ فرمالی جائے۔ کیوں کہ یہی تو اکابرِ دیوبند کے کمالات ہیں :۔

''مولوی رضا علی خان صاحب'' ہدایۃ الاسلام مطبوعہ ''صبح صادق سیتاپور صفحہ ۳۰ میں فرماتے ہیں: حضور سید عالم ﷺ کو علم غیب بالواسطہ تھا اور یہ علی قدر مراتب سب کو حاصل ہے۔ اور علم غیب مطلق و بالذات کا اعتقاد رکھنا مفضی الی الکفر ہے۔ اور نص قطعی کے خلاف ہے۔ اس تاویل میں اور ایر پھیر کرنا بے دین کا کام ہے'' (الشہاب الثاقب)

''مفتیٔ سنبھل، اجمل العلما مولانا محمد اجمل'' رحمۃ اللہ علیہ نے ''ردّ شہاب الثاقب'' کے اندر ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء میں صدر دیوبند کی اس جعل سازی اور دیدہ دلیری پر گرفت فرمائی تو علمائے دیوبند آج کے دن تک خاموش ہیں۔ صرف ''علامہ شبیر احمد عثمانی'' کے برادر زادہ ''مولوی عامر عثمانی'' دیوبندی (المتوفی ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء) نے اتنی تک بندی ضرور فرمائی تھی، جو انہیں کے لفظوں میں ملاحظہ ہو:۔

''کتاب کے لب ولہجہ سے سخت وحشت زدہ ہونے کے باوجود اتنا ہم انصافاً ضرور کہیں گے کہ مصنف نے ''مولانا مدنی'' پر ایک الزام بڑا بھیانک اور فکر انگیز لگایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جن دو کتابوں ''خزینۃ الاولیا اور ہدایۃ الاسلام'' سے ''شہابِ ثاقب'' میں بعض اقتباسات دئے گیے ہیں وہ فی الحقیقت من گڑھنت ہیں، جن مصنفوں کی طرف انہیں منسوب کیا گیا ہے انہوں نے کبھی ہرگز ہرگز یہ کتابیں نہیں لکھیں۔۔۔۔۔ تاہم یہ قیاسات ہیں بلکہ محض عقلی تک بندی پر ہیں۔ حق یہ ہے کہ تحقیقی اور معقول جواب دیا تو ''مولانا مدنی'' کے بلند اقبال صاحبزادے ''مولوی اسعد اللہ'' طول عمرہ کے ذمہ ہے یا پھر ان مریدین و متوسلین کے ذمے ہے جو بجا طور مولانا کی عقیدت و محبت میں سرشار ہیں'' ماہنامہ تجلی دیوبند بابت فروری مارچ ۱۹۵۹ء

Scanned with CamScanner

اس سے پیشتر ''حسام الحرمین'' اور ''الدّولۃ المکّیۃ'' کے منظر عام پر آنے سے ''علمائے دیوبند'' نے مل جل کر ''سیف النقی'' نامی کتاب تیار کی اور اسے مدرسہ دیوبند سے شائع کیا۔ اس میں بھی علمائے دیوبند نے سر جوڑ کر سات کتابیں اس طرح گڑھیں اور انہیں ''اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ کے اکابر کی جانب منسوب کر دیا۔ کمال دیانت داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کتابوں کے مطابع صفحے اور عبارتیں تک اپنے ذہنوں سے گڑھ کر استناد و افتخار کرنے لگے۔ ''فاضل بریلوی'' کے والد ماجد ''مولانا نقی علی خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ کی جعلی مہر بھی گڑھ لی اور اس پر ۱۳۰۱ھ لکھ دیا۔ حالاں کہ مولانا کا ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء میں وصال ہو گیا تھا، گویا اپنے وصال کے چار سال بعد ''مولانا نقی علی بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مہر بنوائی تھی۔ ان حضرات کی ایسی کارگزاریوں کے پیش نظر ''خالص الاعتقاد'' کی تمہید ''رماح القہار علی الکفر'' کے اندر ۱۳۲۸ھ میں ''مولانا سید عبدالرحمٰن بیتھوی'' رحمۃ اللہ علیہ کو بریلی شریف سے یہ عام اعلان کرنا پڑا:۔

''ارے دم ہے کسی تھانوی، دربھنگی، سرہنگی، انیٹھی، دیوبندی، نانوتوی، گنگوہی، امرتسری، دہلوی، جنگلی کوہی میں کہ ان من گڑھنت کتابوں، ان کے صفحوں ان کی عبارتوں کا ثبوت دے۔ اور نہ دے سکے تو کسی علمی بحث یا انسانی بات میں کسی عاقل کے لگنے کے قابل اپنا منہ بنا سکے'' (خالص الاعتقاد ص ۱۷)

اگر ان حضرات کا تقویٰ، طہارت، انصاف و دیانت اور حقّانیت و صداقت سے دور کا بھی واسطہ ہوتا۔ تو ایسی شرمناک اور انتہائی گری ہوئی شعبدہ

بازی کر کے کبھی نزدیک تک نہ پھٹکتے۔ کیا حقانیت کے علم بردار ایسی خیانتوں کا سہارا لینے پر مجبور ہوتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ علم بردارانِ حق کے لیے حق و انصاف ہی کافی ہے۔ انہیں ایسے شرم ناک راستوں سے ہمیشہ نفرت رہی ہے اور رہے گی۔

۱۳ ''حاجی امداد اللہ مہاجر مکی'' رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے نامور خلیفہ ''مولانا عبد الحق الہ آبادی'' مہاجر مکّی رحمۃ اللہ علیہ تھے جن پر قبلہ حاجی صاحب کو سب سے زیادہ اعتماد تھا کیوں کہ وہ علم و فضل میں اپنی نظیر آپ تھے اور ان کے انوار مکّہ میں بھی ظاہر تھے۔ کیا ''علمائے دیوبند'' کے بارے میں موصوف کو کسی قسم کا دھوکا دیا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ انہوں نے دیوبندی حضرات کی کفریہ عبارتوں کے باعث ''اکابر دیوبند'' کی تکفیر سے اتفاق کرتے ہوئے تقریظ لکھی۔ جو ''حسام الحرمین کے اندر چھٹی تقریظ ہے۔ اگر ''علمائے دیوبند'' کا کفر یقینی نہ ہوتا تو مولانا موصوف ہرگز تقریظ نہ لکھتے۔

''حضرت حاجی صاحب'' کا دوسرا خلیفہ ''مولانا شیخ احمد مکی امدادی'' نے بھی دھوم دھام سے تقریظ لکھی اور کفریہ عبارتوں کے بارے میں حکم شرع بیان فرمایا۔ ان کی تقریظ کے چند جملوں کا ترجمہ حمد و صلاۃ کے بعد کہتا ہے کہ بندۂ ضعیف اپنے رب لطیف کے لطف کا امیدوار ''احمد مکی چشتی صابری امدادی'' کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو چار بیانوں پر مشتمل ہے۔ قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو قرآن و حدیث سے ثابت کی گئی ہے۔ گویا وہ بے دینوں کے دل میں بھالے ہیں۔ میں نے اسے تیز تلوار پایا، کافر، فاجر وہابیوں کی گردن پر۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے مؤلف کو سب سے بہترین جزا عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیر نشانِ ''سید الانبیا'' صلی اللہ علیہ وسلم کرے۔ اور ایسا

کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے زخار ہے، صحیح دلیلیں لایا، جن میں کوئی علت نہیں اور سزاوار ہے کہ اس کے حق میں کہا

جائے کہ وہ حق ودین کی مدد کرنے اور بے دینوں، سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے۔ سن لو وہ پرہیزگار، فاضل، ستھرا، کامل، پچھلوں کا معتمد اور اگلوں کا قدم بقدم، فخر اکابر، ''مولانا مولوی احمد رضا خان'' ہے۔ اللہ اس کے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اس کی درازئ عمر سے نفع بخشے۔ (آمین) کچھ شک نہیں کہ یہ طائفے صراحۃً دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں۔ تو ان پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔ تو سلطانِ اسلام پر واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے زمین کو پاک کرے اور ان کے اقوال وافعال کی قباحتوں سے لوگوں کو بچائے'' (حسام الحرمین۔ ص ۱۶۹ تا ۱۷۱ مطبوعہ لاہور)

''مولوی عبدالحق الہٰ آبادی مہاجر مکی'' رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد یعنی حافظِ کتبِ حرم ''سید اسمٰعیل بن خلیل'' رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) کے ہاشمی تیور اور امدادی جوہر ان کے تقریظ کے ہر لفظ سے عیاں ہیں۔ قارئین کرام ان میں سے چند فقروں کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:۔

''حمد وصلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے، ''غلام احمد قادیانی'' اور ''رشید احمد'' اور جو ان کے پیرو ہوں۔ جیسے ''خلیل احمد انبیٹھوی'' اور ''اشرفعلی'' وغیرہ، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے بارے میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے تو اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں کہ ان میں کوئی دین متین کو پھٹکنے والا ہے اور ان میں کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے جن پر

تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے، تو اسلام میں ان کا نام ونشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں'' (حسام الحرمین۔ص ۱۳۱)

فرمانِ رسالت ﴿اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ﴾ کے تحت دیکھا جائے تو ''علامہ موصوف'' کی ایمانی فراست قابل رشک اور لائق تحسین تھی۔ کفریہ عبارتیں اپنی جگہ، لیکن ان مصنفین کو ایسا لکھنے اپنی عاقبت برباد کرنے اور اپنے ساتھ لاکھوں مسلمانوں کے دین وایمان کا بیڑہ غرق کرنے کی آخر ضرورت کیا پیش آئی؟ موصوف نے اس ضرورت پیش آنے کا فراست مومنانہ سے یوں جواب دیا:۔

''مجھے ایسا علم یقین حاصل ہوا جس میں اصلاً شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی (یعنی ایجنٹ) ہیں۔ دین محمد ﷺ کو باطل کرنا چاہتے ہیں'' (حسام الحرمین۔ص ۱۳۱)

کفار کی طاقت ان حضرات سے دوسرا کام کیا لے رہی تھی؟ یہ بھی موصوف کی زبانی سنیے:۔

''حاصل یہ کہ زمین ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں۔ اور یہ باعتبار ظاہر ہے ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے رازدار ہیں۔ اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں'' حسام الحرمین۔ص ۳۲)

''اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی'' قدس سرہ کی بارگاہ میں ۱۳۱۷ھ سے عقیدت کے پھول نچھاور کرنے والے اس بطل جلیل ''علامہ سید اسمٰعیل بن خلیل آفندی'' رحمۃ اللہ علیہ نے جب ۱۳۲۳ھ میں پورے

سات سال انتظار کرنے کے بعد چودھویں صدی کے
آفتاب علم وعرفان کو نگاہوں کے سامنے جلوہ گر پایا تو مجدّد برحق کے بارے میں
ان کے مقدس قلم نے یوں صفحہ قرطاس پر حقیقت کے موتی بکھیرے"۔

میں اللہ عزوجل کی حمد بجالاتا ہوں کہ اس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا، جو فاضل کامل ہے، منقبتوں اور فخروں والا، اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گیے۔ یکتائے زمانہ، اپنے وقت کا یگانہ، "حضرت احمد رضا خاں" اللہ بڑے احسان والا، پروردگار اسے سلامت رکھے ان کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کے لیے اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اس کے لیے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں۔ اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو "علمائے مکہ" اس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے، بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق وصحیح ہے"۔ (حسام الحرمین ۱۳۳)

"مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی" رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے نامور شاگرد "مولانا کریم اللہ مہاجر مدنی" رحمۃ اللہ علیہ نے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی لاجواب کتاب "الدّولۃ المکّیۃ" کی تقاریظ کے لیے آپ کی مراجعت کے بعد سب سے بڑھ کر کوشش کی۔ حالاں کہ موصوف بھی ہندوستان کے رہنے والے تھے انہوں نے اپنی تقریظ کے اندر مبتدعین کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے:۔

"حمد ونعت کے بعد میں نے واقفیت حاصل کی (الدّولۃ المکّیۃ) کی جو امام، بزرگ، محقق، نکتہ رس، سیدی وملاذی، اس زمانے کے مجدد، عبدالمصطفیٰ ان پر روح ودل فدا ہوں، یعنی "مولانا احمد رضا خاں" اللہ حنّان ومنّان انہیں

سلامت رکھے'' کی تالیف ہے۔تو جو کچھ جھوٹے وہابی، دروغ باف ''گنگوہی'' کے متبعین وغیرہ ان کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگ سردار (اعلیٰ حضرت) اللہ ان کا ذکر بلند کرے وہ اس بات کے قائل ہیں کہ ''خالق ارض وسما (جَلَّ جَلَالُہٗ) اور باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مساوی ہے، یہ صریح جھوٹ، بالکل افترا اور بدترین بہتان ہے۔جھوٹوں پر اللہ کی لعنت اور ظالموں کا ٹھکانہ برا ہے۔انہیں طعون اتہامات کو دفع کرنے کے لیے حرمین شریفین کے ہمارے سرداروں اور علما کی تقاریظ لکھی گئیں''۔(الدَّولۃ المکّیۃ)

یہ ہے ''حاجی امداد اللہ مہاجر مکی'' رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ کا وہ تحفہ جو انہوں نے ''حرمین شریفین'' سے اپنے ان متوسلین کے لیے بھیجا یا آپ کے علمی و روحانی فرزندوں کی جانب سے ''حضرت حاجی صاحب'' کے ان متوسلین و متبعین کو عطا فرمایا گیا جو اپنے پیرو مرشد کے مسلک سے منہ موڑ کے، حکومت کے ایجنٹ بن کر تخریب دین اور افتراق بین المسلمین کا منحوس مشغلہ، دنیا سنبھالنے کی خاطر اختیار کر بیٹھے تھے۔کیا ان حضرات کو کوئی ''ہندوستانی عالم'' بھلا علمائے دیوبند کے بارے میں دھوکا دے سکتا تھا؟ کیا ''علمائے دیوبند'' کی تصانیف اور عقائد و نظریات ان کے پیش نظر نہیں تھے؟

بہر حال ''حاجی امداد اللہ مہاجر مکی'' رحمۃ اللہ علیہ کو جملہ متوسلین نے اپنا شرعی فریضہ ادا کیا اور گمراہ گروں کے رد میں انہوں نے اپنی شرعی ذمہ داری کو پوری طرح نبھایا۔''قبلہ حاجی صاحب'' نے شاید اسے علمی اختلاف سمجھا ہوگا کہ اپنے نام نہاد متوسلین کو سمجھانے کی خاطر ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' کے نام سے ایک تحریر لکھی اور امور مختلفہ کے بارے میں اپنے موقف کی وضاحت کردی۔یہ کتابچہ ''مکہ مکرمہ'' سے ''مولوی اشرف علی تھانوی صاحب''

کے پاس آیا کہ اسے ''مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی'' کے پاس پہونچا دیا جائے۔ ''گنگوہی صاحب'' نے اپنے پیر و مرشد کے شرعی فیصلے کا جو احترام کیا، وہ ''خواجہ حسن ثانی نظامی'' دہلوی کی زبانی سنیے اور معاملے کو غیر جانبدار ہو کر سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ انہوں نے لکھا ہے:۔

''نذر آتش کرنے کی یہ خدمت والدی ''حضرت خوجہ حسن نظامی'' کے سپرد ہوئی جو اس وقت گنگوہ میں حضرت مولانا ''رشید احمد'' کے ہاں زیر تعلیم تھے ۔لیکن ''خواجہ صاحب'' نے جلانے سے پہلے اس کو پڑھا اور جب ان کو وہ کتاب اچھی معلوم ہوئی تو انہوں نے استاد کے حکم کی تعمیل میں آدھی کتابیں تو جلا دیں اور آدھی بچا کر رکھ لیں۔ اس کے کچھ عرصہ کے بعد ''مولانا اشرف علی تھانوی'' مولانا گنگوہی سے ملنے آئے اور ان سے پوچھا کہ میں نے کچھ کتابیں تقسیم کرنے کے لیے آپ کے پاس بھیجی تھیں ان کا کیا ہوا؟ ''مولانا گنگوہی'' نے اس کا جواب خاموشی سے دیا۔ لیکن کسی حاضر الوقت نے کہا کہ ''علی حسن'' (خواجہ حسن نظامی) کو حکم ہوا تھا کہ انہیں جلا دو۔ مولانا تھانوی نے ''میاں علی حسن'' سے پوچھا کیا واقعی تم نے کتابیں جلا دیں؟ انہون نے جواب دیا کہ استاد کا حکم ماننا ضروری تھا اس لیے میں نے آدھی کتابیں تو جلا دیں اور آدھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ ''حضرت خواجہ صاحب'' بیان کرتے تھے کہ ''مولانا تھانوی'' اس سے اتنے خوش ہوئے کہ آپ آم کھا رہے تھے، فوراً دو آم اٹھا کر مجھے انعام دیئے'' (ماہنامہ منادی دہلی ج ۳۹۔ شمارہ ۱۲۔ ص ۳۲)

دیکھو تو دلِ فریبی اندازِ نقشِ پا موجِ خرام یار بھی کیا گل کتر گئی

۱۴ اسی طرح مولانا ''رحمت اللہ کیرانوی'' رحمۃ اللہ علیہ جن سے

Scanned with CamScanner

کتنے ہی دیوبندی علما نے علمی استفادہ کیا اور جن کے بارے میں ''مولوی خلیل احمد انبیٹھوی'' نے اپنی رسوائے زمانہ تصنیف ''براہین قاطعہ'' میں لکھا ہے:۔

''خود شیخ العلما نے جو معاملہ ہمارے ''شیخ الہند مولوی رحمت اللہ'' کے ساتھ کیا وہ کسی پر مخفی نہیں''۔

اس عبارت میں تو انبیٹھوی صاحب نے ''مولانا رحمت اللہ کیرانوی'' رحمۃ اللہ علیہ کو ہمارے شیخ الہند کہا ہے۔ موصوف نے مکہ مکرمہ سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہاں مدرسہ صولتیہ کی بنیاد رکھی حکومت کی جانب سے ''پایۂ حرمین'' اور ''قاضی القضاۃ'' کا عہدہ ملا۔ اسی کتاب میں انبیٹھوی صاحب نے ان کے بارے میں دوسرے مقام میں لکھا ہے:۔

''اس آخر وقت میں اب ''مولوی رحمۃ اللہ صاحب'' تم ''علمائے مکہ'' پر فائق اور باقرار علمائے مکہ اعلم ہیں''

۱۳۰۴ھ میں انبیٹھوی صاحب نے مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کو مذکورہ الفاظ سے یاد کیا۔ لہٰذا موصوف کا فیصلہ کسی حالت میں علمائے دیوبند کے متعلق معاندانہ نہیں کہا جا سکتا۔ ''مولانا کیرانوی'' کو کسی مرحلے میں بھی بریلوی نہیں کہا جا سکتا کیوں کہ وہ ہندوستان میں رہے تو ''کیرانوی'' تھے اور ''حجاز مقدس'' میں گئے تو ''مکی'' ہوئے۔

چنانچہ مولانا کیرانوی مرحوم نے گنگوہی اور انبیٹھوی کے خلاف ''مولانا غلام دستگیر قصوری'' رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ''تقدیس الوکیل'' پر تقریظ لکھی۔ پہلے تقریظ کے چند ابتدائی جملے ملاحظہ ہوں:۔

''بعد حمد اور نعت کے کہتا ہے راجی رحمت ربہ المنان ''رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن'' غفر لہما الحنان کہ مدت سے بعض باتیں جناب مولوی ''رشید احمد

Scanned with CamScanner

صاحب'' کی سنتا تھا جو میرے نزدیک اچھی نہ تھیں۔ اعتبار نہ کرتا تھا کہ انہوں نے ایسا کہا ہوگا، اور ''مولوی عبدالسمیع'' صاحب جوان کو میرے سے رابطہ شاگردی کا ہے جب تک مکّہ معظّمہ میں نہیں آئے تھے تحریراً منع کرتا تھا اور مکہ معظّمہ میں آنے کے بعد تقریراً بہت تاکید سے منع کرتا تھا۔ کہ آپس میں مختلف نہ ہوں اور علمائے مدرسہ دیوبند کو اپنا بڑا سمجھو۔ پر وہ مسکین کہاں تک صبر کرتا اور میرا اعتبار نہ کرنا کس طرح ممند رہتا کہ حضرات علمائے مدرسہ دیوبند کی تحریر اور تقریر بطریق تواتر مجھ تک پہونچی ہے تمام افسوس سے کچھ کہنا پڑا اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا۔ سو کہتا ہوں کہ میں جناب مولوی ''رشید'' کو ''رشید'' سمجھتا تھا۔ مگر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے۔ جس طرف آئے اس طرف ایسا تعصب برتا کہ اس میں ان کی تقریر اور دیکھنے سے رونگٹا کھڑا ہوتا ہے''۔ (تقدس الوکیل ص ۴۱۵ مطبوعہ لاہور)

حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس تقریظ میں یہ بھی فرمایا ہے:۔

''پھر حضرت رشید نے جو نواسے (امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف توجہ کی تھی اس پر بھی اکتفا نہ کر کے خود ذات نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ اخوانہ والہ واصحابہ وسلم کی طرف توجہ کی۔ پہلے مولود کو ''کنہیا'' کا جنم اشٹمی ٹھہرایا اور اس کے بیان کو حرام بتلایا اور کھڑے ہونے کو، گو کوئی کیسے ہی ذوق وشوق میں ہو بہت بڑا منکر (برا کام) فرمایا۔ اس ٹھہرانے، بتلانے فرمانے سے لکھو کھا علمائے صالحین اور مشائخ مقبول رب العلمین ان کے نزدیک برے نفرتی ٹھہر گئے۔ پھر ذات نبوی میں اس پر بھی اکتفا نہ کر کے اور

امکانِ ذاتی کے اعتبار کر کے چھ خاتم النبیین بالفعل ثابت کر بیٹھے اور امکانِ ذاتی کے باعتبار تو کچھ حد ہی نہ رہی اور ان کا مرتبہ کچھ بڑے بھائی سے بڑا نہ رہا اور بڑی کوشش اس میں کی کہ ''حضرت (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کا علم شیطان لعین کے علم سے کہیں کم تر ہے اور اسی عقیدے کے خلاف کو شرک ٹھہرایا۔

پھر اس توجہ پر ''ذات اقدس نبوی'' کی طرف کی اکتفا نہ کیا ''ذات اقدس الٰہی'' کی طرف بھی متوجہ ہوئے اور جناب باری تعالیٰ کے حق میں دعویٰ کیا کہ اللہ کا جھوٹ بولنا ممتنع بالذات نہیں، بلکہ امکان، جھوٹ بولنے کو اللہ تعالیٰ کی بڑی صفت کمال کی فرمائی، نعوذ باللہ من ھٰذہ الخرافات۔ میں تو ان امور مذکورہ بالا کو اور باطن میں اس کو بہت برا سمجھتا ہوں اور اپنے محبین کو منع کرتا ہوں کہ ''حضرت مولوی رشید'' اور ان کے چیلے چانٹوں کے ایسے ارشادات نہ سنیں اور میں جانتا ہوں کہ مجھ پر بہت کچھ کھلّم کھلا تبرا ہوگا۔ لیکن جب ''جمہور علمائے صالحین'' اور ''اولیائے کاملین'' اور ''رسول ربّ العٰلمین'' اور ''جناب باری جہاں آفریں'' ان کی زبان اور قلم سے نہ چھوٹے تو مجھے کیا شکایت ہوگی''

(تقدس الوکیل ص ۴۱۹ مطبوعہ لاہور)

احقر نے قارئین کرام کی سہولت کے لیے یہ چند حقائق پیش کر دئے ہیں۔ انصاف پسند حضرات کو ان کی روشنی میں معاملے کی تہہ تک پہونچنے میں چنداں دشواری پیش نہ آئے گی، ہاں ضد اور ہٹ دھرمی کا معاملہ ہی اور ہے۔ اگر احقر کی معروضات سامنے رکھی جائیں تو ''مولوی حسین احمد ٹانڈی'' (مصنف شہابِ ثاقب) ''مولوی خلیل احمد انبیٹھوی'' (مصنف المہند) ''مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی'' (مصنف توضیح البیان، المتوفی ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۱ء)

''مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد ''(المتوفی ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء)''مولوی محمد منظور نعمانی'' مصنف فیصلہ کن مناظرہ اور فتح بریلی کا دلکش منظر اور ''مولوی فردوس علی قصوری'' وغیرہ حضرات کی دھاندلی اور انصاف دشمنی صاف نظر آنے لگے گی۔ اللہ جل شانہ ابنائے زمانہ کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)

اکابر ''علمائے دیوبند'' نے اللہ اور رسول (جَلَّ جَلَالُہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان پر حملہ کیا نازیبا الفاظ لکھے، اور شائع کیے، یہ امر دیوبندی حضرات کے نزدیک نہ قابلِ اعتراض ہے اور نہ اس بارے میں وہ کسی کو ایک لفظ تک کہنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ اللہ ورسول کو گالیاں دینے والے ان علماء کے خلاف اگر کوئی بولے تو یہ ایسا جرم ہوگا کہ یہ حضرات کسی مرحلے پر اس سے درگزر کرنے کے روادار نہیں ہو سکتے۔ چوں کہ عظمت خداوندی اور ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے والے علمائے کرام نے ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ نے مجدّ دانہ صلاحیتوں کے باعث سب سے نمایاں کارنامہ دکھایا، لہٰذا ان کا یہ ایسا جرم ہے جس کی پاداش میں''

علمائے دیوبند'' نے انہیں آج تک سب وشتم کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔ اور اس اللہ کے بندے پر بہتان باندھنا، الزامات عائد کرنا تو ان حضرات کا ایسا محبوب مشغلہ ہو کر رہ گیا ہے۔ جیسے ''روافض'' نے سب سے بڑی عبادت ''حضرات خلفائے ثلاثہ'' رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر تبرا کرنے کو ٹھہرا لیا ہے۔ اسی طرح ان حضرات نے تبرّا کے لیے ''مجدد مأة حاضرہ'' قدس سرہ کو چن لیا، جن کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ خدا اور رسول کے دشنامیوں کے خلاف بولتے تھے۔ جب علمائے دیوبند اپنے کفریات کی اشاعت سے باز نہ آئے تو آپ نے ان

Scanned with CamScanner

کی تکفیر کا شرعی فریضہ بھی ادا کیا تھا حالاں کہ:۔

رضا کی خطا اس میں سرکار کیا ہے　　　نہ وہ کفر کرتے ، نہ تکفیر ہوتی

اسی حق دشمنی اور اکابر پرستی کے نشے میں چکنا چور ہو کر آج کل ''مولوی ابوالزاہد محمد سرفراز خاں صفدر گکھڑوی'' دیوبندی کچھ زیادہ ہی اچھل کود رہے ہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کچھ زیادہ ہی پی بیٹھے ہیں۔آں جناب کی ''علمائے اہل سنت '' اور خصوصا ''اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت، امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ پر الزامات و بہتان کی دھوآں دھار بمباری دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو اپنے سابقہ مصنفین ومناظرین کے بھی کان کترتے جا رہے ہیں۔ اگر موصوف اپنی تصانیف میں ناجائز حملے نہ کرتے تو ہمیں کیا ضرورت پڑی تھی کہ خواہ مخواہ انہیں مخاطب کرتے ۔لیکن ''گکھڑوی صاحب'' کی لن ترانیاں نظر انداز کرنے کے قابل نہیں، مثلا انہوں نے اپنی مخصوص ترنگ میں کس ٹھاٹ باٹ سے لکھا ہے:۔

''مولوی احمد رضا صاحب کا مزاج نہایت جذباتی اور طبیعت بے حد غلو پسند اور متعصبانہ تھی۔ان کی عبارت میں اس امر کا ثبوت موجود ہے۔اپنے مخالفین اور خصوصاً ''علمائے دیوبند'' کی تکفیر میں جو طریق انہوں نے اختیار کیا ہے عالم تو درکنار دنیا کا کوئی شریف انسان بھی اس کو اختیار نہیں کرسکتا کہ ان کی مراد اور نیت کے خلاف ان کی عبارت کا مطلب از خود تراشے اور بزور کشید کر کے ان پر کفر کا فتوے لگائے اور پھر ان کی تکفیر نہ کرنے والوں بلکہ شک کرنے والوں کو بھی کافر قرار دیئے حالاں کہ اکابر علمائے دیوبند چلّا چلّا کہتے لکھتے رہے ہیں۔کہ جو مطلب تم نے بیان کیا ہے یا جو مراد تم لے رہے ہو، ہماری

Scanned with CamScanner

ہرگز وہ مراد نہیں اور نہ ہم اس کو صحیح سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہم اس کو کفر سمجھتے ہیں۔ انصاف اور دیانت کا تقاضہ تو یہی تھا کہ ''خاں صاحب'' اس کے بعد ان کی تکفیر سے باز آجاتے اور ''علمائے دیوبند'' سے معافی مانگ لیتے کہ میں نے غلط سمجھا تھا۔ اور میں اپنے سابق غلط فتویٰ سے رجوع کرتا ہوں۔ لیکن ''خان صاحب'' نے مرتے دم تک اپنی ضد نہیں چھوڑی اور اکابر ''علمائے دیوبند'' کی ناروا تکفیر سے باز نہیں آئے۔ ان کی چند عبارات ملاحظہ کریں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ؎ '' غلام احمد قادیانی'' اور ''رشید احمد'' اور جو اس کے پیرو ہوں۔ جیسے ''خلیل احمد انبیٹھوی'' اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے، بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں شبہہ نہیں'' (عبارات اکابر مطبوعہ لاہور بار اول ۱۳۹۲ھ۔ ص ۱۸ تا ۲۰)

(حسام الحرمین، ص: ۱۳۱، فتاویٰ افریقہ ص: ۱۰۹)

گکھڑوی صاحب! عبارات اکابر کے مصنف کی مذکورہ بالا دھاندلی اور شعبدہ بازی کے پیش نظر ہمیں احقاق حق اور ابطال باطل کا پورا حق حاصل ہو گیا ہے۔ ہم قارئین کرام کے سامنے چند حقائق پیش کر کے فیصلہ قارئین پر چھوڑیں گے اور مصنف کی طرح تحکم اور سینہ زوری سے قطعاً کام نہیں لیں گے۔ چنانچہ:۔

غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا ذرا عمرِ رفتہ کو آواز دینا

اولاً: ''مجدد مأۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ''علمائے حرمین طیبین'' کے پاکیزہ کلمات اور اعزاز و اکرام کے

الفاظ ''فتاویٰ الحرمین'' حسام الحرمین، الدولۃ المکیۃ، الاجازات المتینۃ اور کفل الفقیہ الفاہم وغیرہ کتب و رسائل میں موجود ہیں۔ جن کی ایمان افروز خارجیت و نجدیت سوز جھنکار سے شرق سے غرب اور عجم سے عرب تک گونج رہے ہیں۔ اگر اس کے خلاف کوئی کوّا خور شیخ نجدی کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے کائیں کائیں کرتا پھرے تو مسلمان ایسے بے ذوق کہاں جو زاغ و بوم کی دلخراش آوازوں پر کان دھرتے رہیں۔

ثانیاً: علمائے دیوبند نے کفریہ عبارتیں لکھیں، سالہا سال تک شائع کرتے رہے، علمائے اہل سنت کی جانب سے متواتر مواخذہ ہوتا رہا، اعلیٰ حضرت بھی مدتوں انہیں سمجھاتے اور رد شائع کرتے رہے۔ جب دیکھا کہ وہ اپنے کفریات پر مصر ہیں، نہ ان عبارتوں میں کوئی اسلامی پہلو دکھانے پر قادر نہ ان سے رجوع کرنے پر آمادہ تو مسلمان کو ان کے کفریات میں ملوّث ہونے سے بچانے کی خاطر ''امام احمد رضا خاں'' رحمۃ اللہ علیہ کو اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر کا شرعی فریضہ ادا کرنا پڑا۔ یہ علمائے دیوبند کے نزدیک اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کے باعث عباراتِ اکابر کے مصنف کو چودھویں صدی کا مجدد اور اسلام کا بطلِ جلیل بھی ایک شریف انسان نظر نہیں آتا۔ بہر حال یہ اپنی اپنی نظر اور پسند کا معاملہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مبتدعین زمانہ کی اس جماعت میں اللہ و رسول (جلّ جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دینا انہیں فخریہ شائع کرنا، پھر انہیں اپنی ساختہ توحید کے دودھ کی ملائی بتانا ہی بزرگی کی سند اور شرافت کا معیار ہو کر رہ گیا ہے۔ ایسے حضرات کو کفریات سے روکنے، اپنی اور دوسروں کی عاقبت برباد کرنے سے باز رہنے کی تلقین کرنے والے ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ کو بھلا یہ لوگ کس طرح شریف انسان تسلیم کر سکتے ہیں؟''

علمائے دیوبند'' نے اللہ و رسول کو کھل کر اپنی تصانیف میں گالیاں دیں اور مرتے دم تک نہ وہ عبارتیں بدلیں، نہ ان سے توبہ کی۔ ''عبارات اکابر'' کے مصنف کی اصطلاح میں یہ بات شرافت کے معیار سے ذرا بھی گری ہوئی نہیں ہے بلکہ بزرگی کی سند ہے۔ ہاں قابلِ اعتراض ان کی نظر میں یہ امر ہے کہ'' مولانا احمد رضا خاں'' نے ان کے اَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللّٰہ کے خلاف ایک لفظ بھی کیوں کہا؟ جرم ہے تو یہ ہے۔ افسوس!

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا ہم الٹے، بات الٹی، یار الٹا کاش!

یہ حضرات تھوڑی دیر کے لیے دیوبندیت اور بریلویت کی تفریق سے بالاتر ہو کر، ایں وآں کی محبت ونفرت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، صرف اللہ جل شانہ کے بندے اور نبی آخر الزمان سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی بن کر ان کفریہ عبارتوں کو بغور پڑھیں، انصاف کی میزان پر تولیں تو صاف نظر آئے گا:۔

ع وفا کے بھیس میں بیٹھے ہیں پانچوں بے وفا ہو کر

ثالثاً: مصنف کا یہ کہنا کہ: اکابر دیوبند چلا چلا کر کہتے اور لکھتے رہے ہیں کہ جو مطلب تم نے بیان کیا ہے یا جو تم مراد لے رہے ہو، ہماری ہرگز وہ مراد نہیں''

گکھڑوی صاحب! عبارات اکابر کے مصنف سے کہئے کہ وہ عبارتیں اردو زبان کی ہیں کوئی لاطینی یا عبرانی زبان تو نہیں جن کے سمجھنے والے نایاب ہوں۔ ہر پڑھا لکھا انسان ان عبارتوں کا مفہوم آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ علاوہ بریں وہ پہیلیاں یا بجھارتیں بھی نہیں ہیں کہ گتھیاں سلجھانی پڑیں گی، بلکہ ان

عبارات کے وہی مفہوم و مطالب لیے جاسکیں گے جو عبارات کے الفاظ سے نکلتے ہوں۔ اگر کوئی آم سے انگور مراد لے یا کوّا کھائے اور کبوتر بتائے تو ایسی کرتوت کسی عاقل کے نزدیک کب قابلِ قبول ہے؟ ایسی مراد کوئی چلاّ چلاّ کر بتائے یا رو پیٹ کرے نامراد ہی رہے گا۔ اگر ان علمائے دیوبند کا مقصد کفر کی نشر و اشاعت نہیں تھا تو ان عبارتوں میں رد و بدل کر کے ایسی بنا لیتے کہ کفریہ معانی کا شائبہ بھی نہ پایا جاتا، اس طرح سارا قضیہ ہی ختم ہو جاتا، لیکن انہوں نے مرتے دم تک ایسا نہیں کیا آخر اتنے بڑے اختلاف کو چند لفظوں کی تبدیلی کر کے
ختم کر دینے میں نقصان کیا تھا؟ اس کے بعد اگر مواخذہ کرنے والے باز نہ آتے تو ہر سمجھ دار شخص یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ معترضین کی نیت میں کھوٹ ہے۔ یہ مخالفت برائے مخالفت کر رہے ہیں، لیکن جب ان مصنفین نے مرتے دم تک ایک لفظ بھی تبدیل نہ کیا اور ساری عمر اس اختلاف کی آگ کو ہوا دینے میں ہی مصروف رہے تو کون یہ سمجھنے پر مجبور نہیں ہوگا کہ ان حضرات کا مشن ہی کافر گری ہو کر رہ گیا تھا۔

رابعاً: مصنف عباراتِ اکابر کا لکھنا کہ فلاں صورت حال کے بعد ”خان صاحب بریلوی“ کو چاہئے تھا کہ علمائے دیوبند سے معافی مانگ لیتے اور اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیتے۔

گکھڑوی صاحب! اپنے اونچی چوٹی کے مصنف صاحب کو بتا دیجئے کہ سرکار! اگر آج بھی آپ اپنے اکابر کی کفریہ عبارتوں کو اسلامی ثابت کر دیں تو ”اختر شاہ جہاں پوری“ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اخبارات و رسائل میں یہ اعلان شائع کرا دے گا کہ علمائے دیوبند کی تکفیر میں ”اعلیٰ حضرت“ مجدد

Scanned with CamScanner

مأ ۃ حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ سے غلطی واقع ہوگئی ہے۔اس کے برعکس اگر مصنف
صاحب نے اپنی ساری برادری کے تعاون سے بھی ان عبارتوں کو اسلامی ثابت
نہ کرسکیں تو اپنے" گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھوی اور تھانوی اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کو
مرتد مان کر مسلمان ہونا پڑے گا۔اگر یہ منظور ہے اور مصنف صاحب ایسی تحریر
دینے کے لیے تیار ہیں تو جلد از جلد بِسْمِ اللّٰہِ کریں۔
اور مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور کی معرفت ٹھنڈے دل و دماغ سے،
افہام و تفہیم کی خاطر، تحریری گفتگو کا سلسلہ شروع کریں۔اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالٰی
آپ کے مصنف صاحب کے سارے جوہر کھل جائیں گے۔حق و باطل میزانِ
تحقیق و انصاف پر تل جائیں گے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ عباراتِ اکابر کے
مصنف کا منہ کب اور کیسے کھلتا ہے؟ گکھڑوی صاحب!

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

خامساً: گکھڑوی صاحب! ذرا عبارات اکابر کی مذکورہ بالا عبارت
پھر ملاحظہ فرمائیے۔خط کشیدہ عبارت موصوف نے مجموعہ فتاویٰ حسام الحرمین ص:
۱۳۱، اور فتاویٰ افریقہ ص:۱۰۹، سے نقل کر کے اسے "امام احمد رضا خاں بریلوی"
رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت بتایا ہے۔
جناب والا! ذرا "حسام الحرمین" اور فتاویٰ افریقہ میں مذکورہ عبارت کو
ایک مرتبہ اور دیکھ لیجیے۔اگر یہ عبارت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
کے بجائے علمائے مکہ مکرمہ سے محافظ کتب حرم، اسلام کے بطل جلیل، سید
اسمٰعیل بن سید خلیل مکّی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ کے ان لفظوں کا ترجمہ ہو، جن
کے ذریعے موصوف نے "اکابر دیوبند کی کفریہ عبارتوں کے بارے مین حکم شرع

بیان فرمایا تھا، تو اپنے قبیلے کے مصنف کو اس علمی خیانت کی داد تو دے دینا جو اہل حق کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بول رہے ہیں۔ اور ذرا نہیں شرماتے، نہ ارشاد خداوندی ﴿لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ﴾ کو ذرا بھی خطرے میں لاتے ہیں۔ کیوں ''گکھڑوی'' صاحب! کیا ایسا دروغ گو از روئے شرع مردود الشہادۃ اور نا قابلِ اعتبار نہیں ہوتا؟ کیا حق و باطل کا فیصلہ کرنا ایسے ہی فنکاروں اور شعبدہ بازوں کا

کام ہوتا ہے؟

سادساً: علامہ سید ''اسمٰعیل بن سید خلیل'' مکی رحمۃ اللہ علیہ کے نعرۂ شعرانہ سے معلوم نہیں سومناتِ نجد کے دیو کا بند کیوں کانپ اٹھتا ہے؟ کیوں ان کی عبارتوں تک کو دوسروں کے سر منڈھنے کا فراڈ کیا جاتا ہے؟ حالاں کہ علامہ موصوف تو ''حاجی امداد اللہ'' مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی فرزند تھے۔ ''علمائے دیوبند'' کو چاہئے تھا کہ ان کے فیصلے کو خوف خدا اور شرم نبی کے باعث نہ سہی کم از کم ''قبلہ حاجی صاحب'' ہی کی وجہ سے تسلیم کر لیتے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ علمائے دیوبند کے سامنے وہ کون سی مصلحت تھی جو انہیں حق کو قبول کرنے سے باز رکھے ہوئی تھی اور ان کی مردانگی صرف یہی رہ گئی تھی کہ عمر بھر حق کو باطل اور باطل کو حق بتاتے رہیں۔

کہنے کو ان سے کہہ رہا ہوں حالِ دل مگر　　ڈر ہے کہ شانِ ناز پہ شکوہ گراں نہ ہو

سابعاً: مصنف صاحب تأثر دے رہے ہیں کہ اللہ و رسول (جل جلالہٗ، ﷺ) کو گالیاں دینے والے مذکورہ چاروں اکابر دیوبند کو صرف چند ''بریلوی علما'' ہی کافر سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک اکثر علمائے اہل سنت ان کی تکفیر نہیں کرتے بلکہ توقف کرنے والے تو بے شمار ہیں۔ ''گکھڑوی صاحب!

ذرا مصنف عبارات اکابر کے عقل کے ناخن تو لیجیے۔ "علمائے پاک وہند" کی تصدیقات پر مشتمل یہ رسالہ "اَلصَّوَارِمُ الْهِنْدِيَّة" آپ کے سامنے ہے۔ کیا یہ دوسوا رسٹھ علمائے کرام محض چند ہیں؟ حالاں کہ ہم اس تعداد کو بفضلہٖ تعالیٰ کئی گنا بڑھا بھی سکتے ہیں۔ لیکن ہماری فہرست کے علما مصنف کی نظر میں چند ہوں گے۔ اس کے بالمقابل "مصنف صاحب" تکفیر نہ کرنے والے بیشتر علمائے اہل سنت کی

فہرستیں بھی دکھائیں تاکہ قارئین کرام بھی دیکھ لیں کہ واقعی یہ صرف چند ہیں اور مصنف کے پیش کردہ بیشتر اور بے شمار ہیں۔ دیکھتے ہیں ایسی فہرستیں کب تک منظر عام پر آتی ہیں۔

مصنف صاحب نے اپنی دوسری تصنیف میں "مفتی احمد یار خاں" گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) کو للکارتے ہوئے کیسی جواں مردی دکھا رہے ہیں کہ پیش خویش اپنے اکابر کا سارا قرضہ چکا دیا۔ آسمان میں تھگلی لگا دی۔ ان کی ایٹمی عبارت کے تیور تو ملاحظہ ہوں:۔

"مفتی صاحب نے دیوبندی مظلوموں پر کفر وارتداد کا ظالمانہ نشتر چلاتے ہوئے بے دھڑک علمائے عرب وعجم کا نام استعمال کیا ہے۔ یہ بھی "مفتی صاحب" کی انتہائی خیانت ہے۔ بات اصل میں یہ تھی کہ انگریز کے زمانے مین ایک خاص مصلحت کے پیشِ نظر "مولوی احمد رضا" خاں صاحب بریلوی نے اکابر علمائے دیوبند کی عبارات کو قطع برید کر کے "علمائے حجاز" سے ان کے خلاف فتویٰ لیا تھا۔ اور "حسام الحرمین" کے نام سے وہ شائع کیا تھا۔ لیکن جب اکابر علمائے دیوبند کو اس مکاری کا علم ہوا تو حضرت مولانا "خلیل

احمد'' سہارن پوری نے اپنے اور اپنے اکابر کے عقائد لکھ کر علمائے حرمین اور شام و فلسطین وغیرہ کو بھیجے۔ انہوں نے وہ پڑھ کر ''خاں صاحب'' بریلوی پر صد نفریں کی اور اکابر ''علمائے دیوبند'' کو پکّا مسلمان اور سنی مسلمان کہا اور ان کو اکابر کے عقائد اور ''علمائے حرمین'' وغیرہ کے فتویٰ کتاب ''اَلْمُهَنَّدْ عَلَی الْمُفَنَّدْ'' مذکور ہیں۔ جو ۱۸/شوال ۱۳۲۵ھ سے مسلسل کئی بار طبع ہوئی اور اب صرف اردو میں عقائد علمائے

دیوبند کے نام سے متعدد مقامات سے وہ کتابچہ شائع ہو چکا ہے اور اس کے حرمین اور عرب وغیرہ ممالک کے کسی معتبر عالم نے دیوبندیوں کی ہرگز تکفیر نہیں کی۔ اگر ''مفتی صاحب'' میں دم خم ہے تو اس کے بعد کے علمائے حرمین اور عرب کی '' اَلْمُهَنَّدْ عَلَی الْمُفَنَّدْ'' کی طباعت کے بعد کی تکفیر بتاتے اور اب بھی ہمت ہے تو بتا دیں۔ (باب جنت مطبوعہ لاہور طبع اول۔ ص ۳۶ تا ۳۷)

گکھڑوی صاحب! آپ نے ''مصنف باب جنّت'' کے بلند بانگ دعاوے ملاحظہ فرمائے۔ ڈینگیں اور لن ترانیاں سنیں۔ یہ فقیر محض احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی خاطر اپنے ربِ قدیر اور اس کے حبیب بشیر و نذیر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تائید و اعانت کے بھروسے پر تحقیق میں قدم رکھتا اور یہ کہتے ہوئے اپنے رہوارِ قلم کو اذنِ خرام دیتا ہوں:۔

ہاں چاہتے ہیں کہنا کچھ اپنی لَے میں ہم بھی
نغمہ نواز رکھ دے اب سازِ لَن ترانی

گکھڑوی صاحب! آپ ذرا مصنف ''باب جنّت'' کو بتا دیجیے کہ اے ساتھی! ابرہہ کے ہاتھی وہ دیکھیے خدائی فوج ظفر موج کا ایک ابابیل (اختر شاہ جہاں پوری) آیات محکمہ، سنت قائمہ اور فریضہ عادلہ کی تین کنکریاں لے کر

Scanned with CamScanner

عین ''آنجناب معلیٰ القاب'' کی نجدی چندیا پر منڈھلا رہا ہے۔ اب حضور والا بھی کَعَصْفٍ مَاْکُوْلٍ ہونے کے لیے تیار ہوجائیں۔

اولاً: مصنف صاحب! علمائے دیوبند نے ہی تو غیر اسلامی روش اختیار کر کے اللہ ورسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دیں، بڑے اہتمام سے شائع کریں، علمائے اہل سنت کے سمجھانے اور بجھانے کے باوجود نہ ان میں ترمیم کر کے اسلامی عبارتیں بنانا گوارا کیا نہ ان سے توبہ کی۔ اس پر علمائے عرب وعجم نے مسلمانوں کو خبردار کرنے کی غرض سے مشتہر کیا کہ فلاں فلاں حضرات ایمان سوز راہ پر گامزن ہو چکے ہیں۔ ''مصنف صاحب! مسلمانوں کو خبردار کرنے والے علما نے تو اپنا فریضہ ادا کیا تھا، لیکن کیا اللہ ورسول کو گالیاں دینا اور انہیں شائع کرنا ''علمائے دیوبند'' کا اسلامی فریضہ تھا؟ کیا عظمت خداوندی اور ناموس مصطفیٰ پر حملہ کرنا ان حضرات کا پیدائشی حق تھا؟ علمائے اہل سنت کا معاملہ تو بعد میں شامل ہوگا پہلے فریقین کا تعین تو ہونے دیجیے۔ اس تصادم کا فریق اول علمائے دیوبند ہیں جنہوں نے اللہ ورسول کی شان میں ناپاک حملے کیے۔ فریق ثانی ''اللہ ورسول'' ہیں۔ جن پر حملہ ہوا۔ کیا ''مصنف صاحب'' بتا سکتے ہیں کہ وہ فریقین میں سے کس کو ظالم سمجھتے ہیں؟

اگلا مرحلہ حامیوں اور طرف داروں کا ہے۔ اکثر علمائے کرام نے اللہ ورسول کے حامی بن کر حملہ آوروں سے مقابلہ کرنا اپنا اسلامی اور ایمانی فریضہ شمار کیا اور اس فرض کے ادا کرنے میں اپنی پوری صلاحیتیں بروئے کار لائے جب کہ بعض وہ بھی صاحبانِ جبہ ودستار تھے جنہوں نے عظمت خداوندی اور

ناموسِ مصطفوی کو نظر انداز کرتے ہوئے اللہ اور رسول کے دشمنوں، حملہ آوروں کا ساتھ دینا ضروری سمجھا۔ اس قضیے کو صرف علمائے دیوبند اور ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ کا ٹکراؤ قرار دینا محض ایک مغالطہ ہے کیوں کہ یہ اس المیے کا ایک حصہ تو ضرور ہے لیکن اس تصادم

کی بنیاد تو یہی ہے کہ اکابر ''علمائے دیوبند'' نے عظمتِ خداوندی اور شانِ مصطفوی پر حملہ کیا تھا اور جب تک وہ دنیا میں زندہ رہے اور ظالمانہ اور غیر اسلامی روش سے ایک انچ نہیں ہٹے۔ اسی کے پیشِ نظر ''علمائے عرب وعجم'' نے ان حضرات کی تکفیر کا شرعی فریضہ ادا کیا تھا۔

اسی حقیقت کو اگر ''مفتی احمد یار خاں'' رحمۃ اللہ علیہ نوکِ قلم پر لے آئے تو انہوں نے کون سی خیانت کا مظاہرہ کر دیا؟ مفتی صاحب یا کسی سنی عالم کو ''علمائے دیوبند'' پر ظالمانہ نشتر چلانے کی نہ اس سے پہلے کوئی ضرورت تھی نہ آج ہے جب کہ علمائے دیوبند نے مدت ہوئی کہ کفر وارتداد کے کڑوے پیالے خود ہی برضا ورغبت پی لیے تھے۔ ویسے چندروزہ زندگی کے آرام و راحت کی خاطر انہیں اپنی اخروی زندگی کو برباد نہیں کرنا چاہیے تھا۔

ثانیاً: ''مصنف صاحب! اس عبارت کے ذریعے یہ تأثر بھی دینا چاہتے ہیں کہ ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' نے گویا حکومت کے ایما پر ''علمائے دیوبند'' کی تکفیر کا فریضہ ادا کیا تھا۔ حالاں کہ یہ مصنف کا ایسا الزام ہے جس کی صحت پر وہ اپنی ساری زندگی میں ایک دلیل بھی قائم نہیں کر سکیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان پانچوں حضرات کی تکفیر محض ان کی کفریہ عبارت کے باعث ہوئی تھی۔ مصنف صاحب خواہ مخواہ اس میں سیاسی رنگ بھرنا چاہتے ہیں۔ اگر اس تکفیر میں حکومت کا معمولی سا اشارہ بھی ہوتا تو ''برٹش گورنمنٹ''

Scanned with CamScanner

کے خود کاشتہ پودا یعنی ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کی ہرگز تکفیر نہ کی جاتی۔ اس تکفیر نے تو حکومت کو اتنا نقصان پہونچایا کہ شاید ۱۸۵۷ء کے بعد کی پوری نوّے سالہ تاریخ میں اسے اتنا نقصان سب مل کر بھی نہ پہونچا سکے ہوں کہ اس کی پُر اسرار شطرنج کے مُہرے مات ہو گئے۔ اس کے وہ خود کاشتہ بڑے بڑے پودے جو تناور ہو چکے تھے انہیں ''بریلی'' کے ایک مردِ حق آگاہ نے جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا۔ اس کے بڑے بڑے ایجنٹوں کو عالمی سطح پر ننگا کر دیا گیا۔

ثالثاً: ہوسکتا ہے کہ ''مصنف صاحب'' اس پر چیں بجبیں ہوں کہ اکابر علمائے دیوبند کو ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کی ''برٹش گورنمنٹ'' کے ایجنٹ کیوں کہہ دیا گیا۔ ممکن ہے کہ وہابی کے شبانہ روز پروپیگنڈے کے باعث بعض قارئین بھی ہمارے بیان سے اتفاق نہ کریں۔ ایسے جملہ حضرات کی خدمت میں ہم خود ''علمائے دیوبند'' کی تصانیف سے چند عبارتیں پیش کر کے قارئین کرام ہی سے فیصلہ چاہیں گے۔ ''علمائے دیوبند'' کی مشترکہ کوششوں سے مرتب کردہ ''مولوی رشید احمد گنگوہی'' کی رام کہانی واقعہ متعلقہ ۱۸۵۷ء یوں مرقوم ہے:۔

''ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت ''امام ربانی'' (مولوی رشید احمد گنگوہی) اور طبیب روحانی ''اعلیٰ حضرت حاجی صاحب'' و نیز ''حافظ ضامن'' صاحب کے ہمراہ تھے اور بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے بھاگنے والا یا ہٹ جانے والا نہ تھا۔ اس لیے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جاں نثاری کے لیے تیار ہو گیا۔

اللہ رے شجاعت و جواں مردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہوجائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں تلوار لیے جمِّ غفیر بندوقچیوں کے سامنے ایسے جمے

رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لیے ہیں۔ چنانچہ آپ (گنگوہی صاحب) پر فیریں ہوئیں اور ''حضرت ضامن صاحب'' رحمۃ اللہ علیہ زیر ناف گولی کھا کر شہید ہوئے'' (تذکرۃ الرشید۔ ج ۱۔ ص ۷۴ تا ۷۵)

گکھڑوی صاحب! ذرا مصنف ''باب جنت'' سے پوچھئے تو سہی کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے آبا و اجداد حریت پسندوں سے مقابلہ کر رہے تھے یا مصنف کے اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؟ یہ اپنی سرکار کے مخالف باغیوں سے لڑنے والا اور سرکار پر جان قربان کرنے والا گروہ کن افراد پر مشتمل تھا؟ ذرا ملک وملت کے ان پُراسرار باغیوں، جعفر بنگال و صادق دکن کے جانشینوں کے نام تو بتایئے؟

رہزنوں اور رہبروں کو غور سے پہچان کر
مولوی جی منصفی کرنا خدا کو مان کر

گکھڑوی صاحب! مصنف کے خانہ ساز امامِ ربانی یعنی مولوی ''رشید احمد گنگوہی'' اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں موصوف کے سوانح نگار مولوی ''عاشق الٰہی میرٹھی'' دیوبندی کا یہ بیان کتنا فیصلہ کن اور کیسا واضح ہے۔ انہوں نے بقلم خود لکھا ہے۔

''جیسا کہ آپ حضرات (گنگوہی صاحب اینڈ کمپنی) اپنی مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے تازیست خیر خواہ ہی ثابت رہے'' (تذکرۃ الرشید ج اول ص ۷۹ مطبوعہ)

Scanned with CamScanner

گکھڑوی صاحب! آپ نے تو مصنف کے اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہ کا حال تو ملاحظہ فرمالیا ہے۔ لگے ہاتھوں ''مصنف صاحب سے پوچھ لیجیے کہ حضور والا! انگریز جیسے اسلام کے ازلی دشمنوں، مسلمانوں کے بدخواہوں کو کون سے غداران ملک وملت اپنی مہربان سرکار کہہ رہے تھے؟ وہ کون سے لصوصِ دین اور ذِیَابٌ فِی ثِیَابٍ تھے۔ جو ''برٹش گورنمنٹ'' کے دلی خیر خواہ بن کر رہے ہے؟ ان بدبختوں کے نام کیا ہیں جو تازیست ''برٹش گورنمنٹ'' کی خیر خواہی میں ثابت رہے تھے؟ اگر اب بھی کوئی کسر باقی رہ گئی ہو تو مصنف صاحب کو سرکار گنگوہیت مآب کا اپنے متعلق یہ ذاتی بیان بھی سنا دیجیے:۔

''جب میں حقیقت میں سرکار کا فرماں بردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا گیا تو سرکار مالک ہے، اسے اختیار ہے جو چاہے کرے'' (تذکرۃ الرشید اول ص ۸۰ مطبوعہ میرٹھ)

گکھڑوی صاحب! کیسے واشگاف الفاظ میں ''گنگوہی صاحب'' نے یہ وضاحت فرمادی تھی کہ میں حقیقت میں سرکار کا فرماں بردار ہوں، اس کے باوجود اگر آپ کے سامنے کوئی انہیں ''برٹش گورنمنٹ'' کا مخالف بتائے تو اسے ''لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ'' سنا دینا۔ اب ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بارے میں دیوبندی حضرات کا نقطۂ نظر ملاحظہ ہو۔

''جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے ''کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا'' (تذکرۃ الرشید ج۔۱۔ ص ۷۳ مطبوعہ میرٹھ)

گکھڑوی صاحب! بے ذوق لوگوں کا تو ذکر ہی کیا؟ کسی صاحب

Scanned with CamScanner

ذوق سے پوچھنا کہ:۔ کمپنی کے امن وعافیت کا زمانہ، اپنی رحم دل گورنمنٹ، کے لفظوں میں جو معانی کا سمندر پوشیدہ ہے آخر اس کا لحاظ رکھتے ہوئے انگریز بہادر کے ان پجاریوں کو کم از کم برٹش گورنمنٹ کا مخالف کہتے ہوئے کچھ تو شرم آجانی چاہیے؟ مسلمانوں کو تو انگریزوں نے اپنے ظلم وجور کی چکی میں پیس کر رکھا تھا۔ کمپنی سراج الدّولہ اور ٹیپو سلطان کی قاتل سہی، لیکن جعفر وصادق کی ڈگر پر چلنے والوں کے لیے تو رحم دل گورمنٹ ہی تھی۔ اور ان کے لیے اس ظالم کمپنی کا زمانہ امن وعافیت کا زمانہ تھا اسی طرح مولوی اشرف علی تھانوی صاحب (التوفی ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) سے ان کے کسی معتقد نے سوال کیا کہ اگر آپ کی حکومت ہو جائے تو انگریزوں سے کیسا سلوک کرو گے؟ تھانوی صاحب کا جواب ملاحظہ ہو۔ ''میں نے کہا محکوم بنا کر رکھیں گے کیوں کہ جب خدا نے حکومت دی تو محکوم بنا کر ہی رکھیں گے، مگر ساتھ ہی اس کے نہایت راحت وآرام سے رکھا جائے گا، اس لیے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے۔'' (الاضافات الیومیہ ج۔۴ ص ۶۹۷)

تھانوی صاحب کے الفاظ.... انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے۔ حقیقت کا کیسا واضح اظہار ہے۔ دوسری جانب موصوف اپنے نمک حلال ہونے اور شکر گزاری کا ثبوت پیش کرنے کی خاطر وضاحت کر رہے ہیں کہ آج ہم محکوم سہی لیکن جب ہماری حکومت ہو جائے تو اپنے ان محسنوں کو ہم اس وقت بھی نہیں بھولیں گے بلکہ انہیں ہماری عملداری کے اندر نہایت راحت وآرام سے رکھا جائے گا۔ تھانوی صاحب کے اس آرام کی کہانی سابق صدر دیوبند، علامہ شبیر احمد عثمانی کی زبانی سنیے۔

۷/دسمبر ۱۹۴۵ء کو علمائے دیوبند کی میٹنگ ہو رہی تھی کہ کانگریسی اور مسلم لیگی علمائے دیوبند میں مصالحت کرائی جائے۔ اس موقع پر دیوبندی اکابر کی موجودگی میں علامہ عثمانی صاحب نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ،جس کی کوئی دیوبندی عالم تردید نہ کرسکا انہوں نے کہا تھا:۔ ''دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ کے مسلم بزرگ وپیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو ۶۰۰ روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے تھے کہ مولانا تھانوی صاحب کو اس کا علم نہ تھا کہ روپیہ حکومت دیتی ہے مگر حکومت ایسے عنوان سے دیتی تھی کہ ان کو اس کا شبہ بھی نہ گزرتا تھا۔'' (مکالمۃ الصّدرین ص۸)

گکھڑوی صاحب! ان لوگوں سے پوچھئے تو سہی کہ اگر آپ کے تھانوی صاحب کو حکومت کے وظیفے کا علم نہ ہوتا تو دورانِ ملفوظات یہ کیسے فرما دیا تھا کہ ہماری حکومت ہو جائے تو انگریزوں کو نہایت راحت و آرام سے رکھا جائے گا، اس لیے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہونچایا ہے۔ علاوہ بریں اگر نذرانے اور دیگر عنایات سے تھانوی صاحب بے خبر ہوتے تو کفریہ عبارت ہی کیوں لکھتے اور سہواً اگر یہ لفظ صادر ہو گئے ہوتے تو ہر گز کفر پر قائم رہنے کا عزم بالجزم نہ کرتے۔ لہٰذا موصوف کے معتقدین کو ڈنکے کی چوٹ پر بتا دیجیے کہ آپ کے مسلم بزرگ اور پیشوا کو ''برٹش گورنمنٹ'' کی عنایات و وظائف کا پورا پورا علم تھا۔ اور انگریزی عہد

کا وہ انتہائی المناک ڈرامہ حکومت کے ہاتھوں میں چوں قلم در دست کاتب

بن کر ہی کھیل رہے تھے، اور حکومت کے گُن گا رہے تھے۔ کیوں کہ:۔

مچھلی نے ڈھیل پائی ہے لقمے پہ شاد ہے
صیاد مطمئن ہے کہ کانٹا نگل گئی

علمائے دیوبند کے مذکورہ بالا اجلاس میں مشہور دیوبندی عالم اور جمیعۃ العلما ہند کے ناظم اعلیٰ مولوی حفظ الرحمٰن سیوہاروی (المتوفی ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۳ء) نے تبلیغی جماعت کے بانی، مولوی محمد الیاس کاندھلوی (المتوفی ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) کے بارے میں علیٰ رؤوس الاشہاد ایک المناک انکشاف اور بھی کیا تھا۔ جو مولوی طاہر احمد قاسمی دیوبندی کے لفظوں میں ملاحظہ ہو:۔

''اس ضمن میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداً حکومت کی طرف سے بذریعہ حاجی رشید صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا، پھر بند ہوگیا'' (مکالمۃ الصدرین ص۱۳)

موجودہ دیوبندی علما کہا کرتے ہیں کہ مانا ہمارے اکثر اکابر نے قیام پاکستان کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی خاطر ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ اپنی تمام تر صلاحیتیں بت پرستوں کے قدموں پر نچھاور کر رکھی تھیں۔ بت پرست نوازی کا ہمارے اکابر نے بین الاقوامی ریکارڈ بھی قائم کر دکھایا تھا۔ لیکن ہمارے دو چار عالم ایسے بھی تو ہیں جنھوں نے پاکستان کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ ''علامہ عثمانی'' نے ''جمیعۃ الاسلام'' اسی غرض سے قائم کی تھی۔ ہمیں بھی اس امر کا اعتراف ہے کہ واقعی چند دیوبندی علما نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ لیکن کیوں حصہ لیا؟ اپنے سارے بت پرست نواز ٹولے کو چھوڑ کر چند مولوی کیوں قیام پاکستان کے حامی بنے؟

Scanned with CamScanner

اس کا جواب مولوی ''حفظ الرحمٰن سیوہاروی'' نے مذکورہ اجلاس میں اکثر علمائے دیوبند کے سامنے ''علامہ شبیر احمد عثمانی'' کو یوں دیا تھا اور وہ قطعاً تردید نہ کرسکے:۔

''مولانا حفظ الرحمٰن صاحب'' کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ کلکتہ میں جمیعۃ العلمائے اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایما سے قائم ہوئی ہے۔ ''مولانا آزاد سبحانی'' جمیعۃ العلما کے سلسلے میں دہلی آئے اور حکیم ''دلبر حسن صاحب'' کے یہاں قیام کیا۔ جن کی نسبت عام طور پر لوگوں کو معلوم ہے کہ وہ سرکاری آدمی ہیں۔ ''مولانا آزاد سبحانی'' صاحب اسی قیام کے دوران میں پولٹیکل ڈپارٹمنٹ آف انڈیا کے ایک مسلمان اعلیٰ عہدے دار سے ملے، جن کا نام بھی قدرے شبہہ سے بتلایا گیا اور مولانا آزاد نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ہم جمیعۃ العلما ہند کے اقتدار کو توڑنے کے لیے ایک علما کی جمیعت قائم کرنا چاہتے ہیں، گفتگو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ ان کو کافی امداد اس مقصد کے لیے دے گی اور اس کی قسط ''مولانا آزاد سبحانی'' صاحب کے حوالے بھی کردی گئی۔ اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا۔ ''مولوی حفظ الرحمٰن'' صاحب نے کہا کہ یہ اس قدر یقینی روایت ہے کہ اگر آپ اطمینان فرمانا چاہیں تو ہم اطمینان کراسکتے ہیں'' (مکالمۃ الصدرین ص ۱۱ تا ۱۳)

گکھڑوی صاحب! اب تو ''باب جنت'' مصنف پر دیوبندیت کے سارے طبق روشن ہوگئے ہوں گے۔ سرِ دست انہیں یہ بھی بتا دیجیے کہ ''برٹش گورنمنٹ'' نے اپنے مقصد کے علما کی کھیپ دہلی کالج سے مولوی ''مملوک علی نانوتوی'' (المتوفی ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۱ء) کی سرکردگی میں تیار کروائی تھی۔ حکومت

Scanned with CamScanner

کی مشینری کے ان پرزوں میں سے جو ڈھل کر تیار ہو جاتا اسے حکومت جہاں چاہتی تھی فٹ کر دیا کرتی تھی جب ان میں سے چند حضرات سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو انہوں نے ''علی گڑھ کالج'' کی طرح ''دہلی کالج'' کی دوسری شاخ ''مدرسہ دیوبند'' کے نام سے قائم کر دی، تاکہ سند رہے اور بوقتِ ضرورت کام آئے۔ اس مدرسہ کے بانیوں میں ''مولوی قاسم نانوتوی'' (المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء) اور ''حاجی عابد حسین'' کے علاوہ دیوبندی حضرات کے شیخ الہند ''مولوی محمود الحسن'' (المتوفی ۱۳۳۹ھ/۱۸۹۰ء) کے والد ''مولوی ذوالفقار علی دیوبندی'' (المتوفی ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء) بھی تھے) یہ پہلے بریلی کالج میں مدرس تھے۔ اس کے بعد ''ڈپٹی انسپکٹر مدارس'' کے عہدے پر فائز ہوئے اور اسی عہدے سے ریٹائر ہوکر ''مدرسہ دیوبند'' کے قیام کی تجویز میں شامل ہوگئے۔ ''علامہ شبیر احمد عثمانی'' (موت ۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ء) کے والد ''مولوی فضل الرحمٰن'' صاحب کا شمار بھی مدرسے کے بانیوں اور چلانے والوں میں ہے۔ یہ ''بریلی'' میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس تھے اور اس عہدے سے ریٹائر ہوکر بانیانِ مدرسہ میں شامل ہوگئے۔ ''مدرسہ دیوبند'' کے سب سے پہلے صدر مدرس ''مولوی مملوک علی نانوتوی'' کے صاحبزادے ''مولوی محمد یعقوب نانوتوی'' (المتوفی ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء) مقرر ہوئے تھے۔ شروع میں موصوف نے ''اجمیر کالج'' میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ ڈپٹی انسپکٹر مدارس کے عہدے پر فائز ہونے والے حضرات کو اہالیانِ ملک ان دنوں ''کالے پادری'' کہا کرتے تھے''۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۱۱ تا ۱۳)

جب ''برٹش گورنمنٹ'' نے اپنے تربیت یافتہ افراد سے ''مدرسہ دیوبند'' قائم کروالیا تو کچھ عرصہ بعد اپنے ایک خاص معتمد کے ذریعہ خفیہ معائنہ

Scanned with CamScanner

کروایا، تاکہ جائزہ لیا جائے کہ جس مقصد کی خاطر یہ مدرسہ قائم کیا تھا آیا وہ مقصد اس کے ذریعہ حاصل ہو رہا ہے یا نہیں؟ چنانچہ معائنہ کرنے والے ''مسٹر پامر'' کی یہ کہانی ''پروفیسر محمد ایوب قادری'' کی زبانی سنئے:۔

''اس مدرسہ نے یوماً فیوماً ترقی کی۔ ۳۱؍جنوری ۱۸۷۵ء بروز یک شنبہ ''لیفٹننٹ گورنر'' کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمیٰ ''پامر'' نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے معائنے کی چند سطور درج ذیل ہیں:۔

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپے کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں، بلکہ مدد معاونِ سرکار ہے۔ یہاں کے تعلیم یافتہ لوگ ایسے آزاد اور نیک چلن ہیں کہ ایک کو دوسرے سے کچھ واسطہ نہیں۔ کوئی فن ضروری ایسا نہیں جو یہاں تعلیم نہ ہوتا ہو۔ صاحب! مسلمانوں کے لیے تو اس سے بہتر کوئی تعلیم اور تعلیم گاہ نہیں ہوسکتی اور میں تو یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ غیر مسلمان بھی یہاں تعلیم پاوے تو خالی از نفع نہیں'' (بیس بڑے مسلمان)

گکھڑوی صاحب! ''باب جنت'' کے مصنف کو اب تو سمجھا دیجیے کہ جو مدرسہ ''کالے پادریوں'' نے قائم کیا، جس کے بارے میں خود انگریزوں نے اعتراف کیا کہ یہ مدرسہ مدد و معاونِ سرکار ہے، جس کے اکابر نے ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں انگریزوں کی بھرپور حمایت کی، اپنی تمام ہمدردیاں ''ایسٹ انڈیا کمپنی'' سے وابستہ رکھیں بلکہ انگریز کی حمایت میں حریت پسندوں سے برسرِ پیکار بھی ہوئے۔ جو اپنے آپ کو سرکار کا وفادار کہتے

اور منواتے رہے، جو اعلان کرتے رہے کہ اگر ہماری حکومت ہو جائے تو ہم انگریزوں کو نہایت آرام و راحت سے رکھیں گے کیوں کہ انہوں نے ہمیں آرام پہونچایا ہے، جو انگریزوں سے ہزاروں روپیہ سالانہ بطور نذرانہ وصول کرتے رہے اور اس کے صلے میں تخریب دین و افتراق بین المسلمین کا ظالمانہ کھیل کھیلتے رہے، ایسے لصوصِ دین اور دشمنانِ ملک و ملت کا محاسبہ کرنے والا تو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) کی طرح اپنے دور میں مسلمانوں کا سب سے بڑا خیر خواہ تھا۔ اسلامیانِ ہند کے اس عظیم محسن یعنی امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے نفرت اور مبتدعینِ زمانہ سے عقیدت رکھنا ایسے ہی تو ہے جیسے کوئی سلطان ٹیپو شہید اور نواب سراج الدولۃ کو ملک و ملت کے غدار اور جعفر بنگال و صادق دکن کو مسلمانانِ ہند و پاک محسن و خیر خواہ بتاتا پھرے۔

گکھڑوی صاحب! ساتھ ہی مصنف باب جنّت سے یہ بھی تو پوچھ لیجیے کہ رہنماؤں کو راہزن اور راہزنوں کو رہنما بتانا باب جنّت ہے یا باب جہنّم؟

رابعاً: مصنف باب جنّت نے بڑے طمطراق سے لکھا ہے کہ:۔

''مولوی احمد رضا صاحب بریلوی نے اکابر علمائے دیوبند کی عبارات کو قطع برید کر کے علمائے حجاز سے ان کے خلاف فتویٰ لیا تھا''

گکھڑوی صاحب! ذرا اس تیس مار خاں مصنف کو بتا دیجیے کہ مجدد مأۃ حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف عبارتیں ہی پیش نہیں کی تھیں بلکہ مبتدعین کی متعلقہ کتابیں بھی پیش کی تھیں۔ بلکہ براہین قاطعہ کے متعدد نسخے تو وہاں ۱۳۰۳ھ اور خصوصاً ۱۳۰۸ھ سے موجود تھے۔ جب کہ تقدیس الوکیل پر تقاریظ

لکھی گئی تھیں۔ علاوہ برایں علمائے حرمین شریفین فاضل بریلوی سے ناآشنا نہیں تھے، اکثر حضرات آپ کے علمی کارناموں سے آگاہ تھے اور جب ۱۳۱۷ھ میں علمائے حرمین شریفین نے آپ کو رسالہ ''فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین'' پر تقاریظ لکھیں تو اس وقت سے آپ کے علمی تبحر اور درجۂ امامت کے باعث ان میں سے متعدد حضرات آپ کے شیدائی اور زیارت کے لیے سراپا اشتیاق ہوئے بیٹھے تھے۔

اگر بالفرض یہ کچھ بھی نہ ہوتا تو بقول مصنف صاحب جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اکابر علمائے دیوبند کی عبارتیں قطع برید کر کے علمائے ''حرمین شریفین'' کی خدمت میں پیش کرنی شروع کی تھیں اور علمائے ''مکہ مکرمہ'' ان پر دھوم دھام سے تقریظیں لکھ رہے تھے، اکابر ''علمائے دیوبند'' اور خود ''انبیٹھوی'' کی گردن تیغ تکفیر سے کٹ رہی تھی، اس وقت خود ''انبیٹھوی'' صاحب بھی تو بنفس نفیس مکہ مکرّمہ میں موجود تھے انہیں کون سا سانپ سونگھ گیا تھا کہ علمائے مکّہ مکرمہ اور ''مجدد مأۃ حاضرہ'' کو منہ دکھانے کی ایک مرتبہ بھی جرأت نہیں کر سکے۔ گکھڑوی صاحب! علمائے دیوبند کی عبارتیں قطع برید تو بقول مصنف صاحب ''اعلیٰ حضرت'' کریں اور چوروں کی طرح منہ ''انبیٹھوی صاحب'' چھپائیں۔ خدا لگتی کہنا کہ نتیجہ کیا سامنے آتا ہے؟

جناب والا! اگر علمائے دیوبند کی عبارتوں میں ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ نے ذرا بھی قطع برید سے کام لیا ہوتا تو مولوی ''خلیل احمد انبیٹھوی'' کو اس سے بہتر موقعہ اور کب مل سکتا تھا؟ وہ ایک لمحہ توقف کرے بغیر ''علمائے مکہ مکرمہ'' کے سامنے ''اعلیٰ حضرت'' علیہ الرحمۃ کی قطع برید کو ظاہر کر

Scanned with CamScanner

کے پوری قوم دیوبندی کا قرضہ تنہا چکا کر رکھ دیتے کیوں کہ ایسی حالت میں "علمائے مکہ مکرمہ" کی نگاہوں میں "فاضل بریلوی" علیہ الرحمۃ ایک کوڑی کے نہ رہتے۔ بلکہ وہ متحدہ ہندوستان میں واپس آ کر کسی اہل علم کو منہ نہ دکھا سکتے۔ لیکن صورتِ حال اس کے برعکس سامنے آئی تھی کہ "انبیٹھوی" صاحب ۲۷/ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو راتوں رات "مکہ معظمہ" سے ایسے بھاگے کہ "جدہ" پہونچ کر دم لیا۔ جیسا کہ "قاضی مکہ" وسابق مفتی احناف "شیخ صالح کمال" مکہ رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبِ گرامی سے واضح ہے۔ بہر حال "انبیٹھوی صاحب" تو "مکہ معظمہ" سے اس طرح بھاگ آئے جیسے اذان سن کر "ابلیس" علیہ اللّعنۃ دم دبا کر بھاگتا ہے حالاں کہ "مجدد مأۃ حاضرۃ" امام احمد رضا خاں بریلوی" رحمۃ اللہ علیہ ۲۴/صفر ۱۳۲۴ھ تک علمائے مکہ مکرمہ کے درمیان یوں جلوہ افروز رہے جیسے چودھویں کا چاند ستاروں کے جھرمٹ میں۔ شاید مصنف صاحب کے نزدیک حق کا یہی خاصا ہوگا کہ وہ باطل کے سامنے آنے سے منہ چھپائے اور موقع ملے تو راہِ فرار اختیار کر جائے؟ ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ کا مفہوم یہی ہے؟

خامساً: مصنف صاحب نے لکھا ہے: جب اکابر علمائے دیوبند کو اس مکاری کا علم ہوا تو حضرت مولانا "خلیل احمد سہارن پوری" نے اپنے اور اپنے اکابر کے عقائد لکھ کے علمائے حرمین اور شام و فلسطین وغیرہ کو بھیجے۔ انہوں نے وہ پڑھ کر خاں صاحب بریلوی پر صد نفریں کی۔

گکھڑوی صاحب! مصنف "باب جنت" کی اس "جب" پر شیطان بھی بے ساختہ جھومنے لگا ہوگا۔ گویا امام "احمد رضا خاں بریلوی" رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے پر جب "علمائے مکہ معظمہ" تقاریظ لکھ رہے تھے اس وقت وہاں مولوی

Scanned with CamScanner

''خلیل احمد'' انبیٹھوی'' تو تھے ہی نہیں بلکہ ''انبیٹھ'' سے کوئی چھلاوا گیا ہوا تھا۔ اسے کہتے ہیں چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ شاید عارفِ روم، حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۲ھ) نے ایسے ہی موقع کے لیے کہا ہے:۔

چوں قلم در دست غدّارے بود لاجرم منصور بر دارے بود

گکھڑوی صاحب! ذرا مصنف کی عقل کے ناخن تو لیجیے کہ جس مقدس سرزمین پر حق و باطل کا فیصلہ ہو رہا تھا، وہاں تو صفائی میں ایک لفظ تک کہنے بلکہ روبرو ہونے کی جرأت بھی نہ ہوئی، کیوں کہ ان واضح اور صریح کفریات میں لب کشائی کی گنجائش ہی کہاں ہے؟ وہاں سے دم دکھا کر بھاگ آئے۔ گھر میں بیٹھ کر سال ڈیڑھ سال کی سر جوڑی سے غیر متعلقہ سوالات بنائے اپنے مذہب اور اپنے اکابر کی تصریحات کے خلاف، اہل سنّت سے ملتے جلتے جواب لکھے سوالات و جوابات کا یہ غیر متعلقہ پلندہ دوسروں کے ہاتھوں غیر متعلقہ علماء تک پہونچایا۔ بھلا اس غیر متعلقہ شعبدہ بازی کا حسام الحرمین پر کیا اثر پڑا؟ تصدیق کرنے والے کون سے ''مکّی'' یا ''مدنی'' عالم نے یہ لکھ دیا کہ ہمیں ''مولوی احمد رضا خاں'' نے دھوکا دیا تھا؟ ان میں سے کس نے یہ کہا ہے کہ ''علمائے دیوبند'' کی تکفیر میں ہم سے غلطی ہوگئی؟ وہ کافر مرتد نہیں بلکہ سنی مسلمان ہیں؟ اگر کسی عالم نے بھی ایسا کہا تو ''مصنف بابِ جنت'' کس خوشی میں غبّارے کی طرح پھولتے اور جامۂ شرافت سے باہر نکلتے جا رہے ہیں؟

گکھڑوی صاحب! ذرا مصنف ''بابِ جنت'' سے یہ مطالبہ تو کیجیے کہ

''علمائے حرمین'' کے ''المہند'' وہ الفاظ تو دکھایئے جن کے ذریعے انہوں نے ''فاضلِ بریلوی'' پر صد نفریں کی؟ اگر وہ ایسی عبارتیں نہ دکھا سکیں اور مرتے دم تک نہیں دکھا سکیں گے تو ان سے کہیے کہ بندۂ خدا! حق کی مخالفت سے باز آجانا چاہیئے، کیوں کہ دارین کی بھلائی اسی میں ہے۔ خواہ مخواہ کسی کے پیچھے لگ کر اپنی عاقبت برباد کر لینا، ابدی عذاب خریدنا آخر کہاں کی عقلمندی ہے؟

سادساً: مصنف ''بابِ جنّت'' میں لکھتا ہے کہ اس (اَلْمُہَنَّدُ) کے بعد حرمین اور عرب وغیرہ ممالک کے کسی معتبر عالم نے دیوبندیوں کی ہرگز تکفیر نہیں کی۔ اگر ہے مفتی صاحب میں دم تو اس کے بعد کے علما و عرب کے دو چار فتوے وہ ہمیں دکھاویں ------ مفتی صاحب کا فریضہ تھا کہ علمائے حرمین اور عرب کی اَلْمُہَنَّدُ عَلَی الْمُفَنَّدُ کی طباعت کے بعد کی تکفیر بتاتے اور اب بھی ہمت ہے تو بتا دیں''۔

گکھڑوی صاحب! ذرا مصنف صاحب سے یہ تو پوچھئے کہ اَلْمُہَنَّدُ کا حسام الحرمین پر کیا اثر پڑا ہے؟ کیا مصنف نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ''اَلْمُہَنَّدُ'' نے ''حُسام الحرمین'' کی تقریظوں کو منسوخ کر دیا، یا بے اثر بنا دیا ہے؟ اگر ثابت نہیں کیا اور ہم ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں وہ اپنی باقی ساری زندگی میں بھی یہ چیز ثابت نہیں کر سکیں گے۔ تو کس خوشی میں ''المہنّد'' جیسے مجموعۂ تلبیسات کا درمیان میں فخریہ ذکر کر رہے ہیں۔ اور ایسی رسوائے زمانہ تصنیف کا نام لیتے ہوئے شرماتے تک نہیں؟ جب کہ ''حُسام الحرمین'' کی تقریظیں اسی چمک دمک کے ساتھ موجود ہیں۔ آج تک ان میں ادنیٰ سے ادنیٰ کوئی شرعی کوتاہی ثابت نہیں کی جا سکی تو ان کی موجودگی میں ''علمائے حرمین'' مزید فتوے کس لیے جاری کرتے؟

Scanned with CamScanner

اگر مصنف کا خیال یہ ہے کہ ''المہند'' کی طباعت کے بعد ''علمائے حرمین شریفین'' نے اللہ اور رسول کو گالیاں دینے والے علمائے دیوبند کو کافر کہنا چھوڑ دیا تھا اور مصنف کے نزدیک ایسی کوئی عبارت نہیں دکھائی جاسکتی جس میں ''علمائے حرمین'' نے ''اکابر دیوبند'' کو کافر کہا ہو، اگر یہی مراد ہے تو مصنف صاحب کان کھول کر سن لیں کہ بفضلہ تعالیٰ اہل سنت و جماعت میں دم خم موجود ہے اور رہے گا۔

گکھڑوی صاحب! لگے ہاتھوں مصنف سے پوچھ لیجیے کہ اگر آپ کو ''المہند'' کی طباعت کے بعد کی دو چار عبارتیں یا دو چار ایسے فتوے دکھائے جائیں تو آپ عظمت خداوندی اور شانِ مصطفوی پر حملہ کرنے والے ''علمائے دیوبند'' کی حمایت سے دستبردار ہونے اور اسلام قبول کر لینے کا وعدہ کرتے ہیں؟ اگر مصنف صاحب تحریری طور پر ایسا وعدہ کرلیں تو ہم ان کے اس مبارک ارادے کو دیکھ کر مطلوبہ تعداد سے زیادہ عبارتیں اور فتوے بھی دکھانے کے لیے تیار ہیں۔ دیکھئے اب اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے؟

دیکھئے اس بحر کی تہہ سے اچھلتا ہے کیا
گنبدِ نیلوفری رنگ بدلتا ہے کیا

سابعاً: اگر علمائے حرمین شریفین کے سامنے ''علمائے دیوبند'' کی کفریہ عبارتیں قطع و برید کر کے پیش کی گئی تھیں اور انہوں نے بغیر تحقیق کیے آنکھیں بند کر کے تقریظیں لکھ دیں کہ واقعی فلاں فلاں حضرات کافر و مرتد ہیں۔ تو اس صورت میں ''علمائے حرمین'' کے تقویٰ وطہارت اور ان کے فتوؤں کی کیا قیمت رہ جاتی ہے؟ آخر ان مقدس ہستیوں کو کس خوشی میں ''علمائے دیوبند'' پر

قیاس کیا جارہا ہے؟ کیا وہ حضرات دین و دیانت اور رسم المفتی سے اتنے بے خبر تھے کہ تکفیر جیسے نازک مرحلے پر بھی کسی ایک نے تحقیق کی ضرورت محسوس نہ کی۔

"مصنف صاحب! آخر ایک روز آپ کو بھی مرنا ہے۔ اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں حاضر بھی ہونا ہے۔ وہاں اگر ان حضرات نے آپ کو گریبان پکڑا اور بارگاہِ ربُّ العالمین سے انصاف کے طلب گار ہوئے تو وہاں بھی سب کی آنکھوں میں ڈھول جھونکنے والا کوئی شعبدہ ایجاد فرمالیا ہے یا نہیں؟

جب سرِ محشر وہ پوچھیں گے بُلا کے سامنے
کیا جوابِ جرم دو گے تم خدا کے سامنے

ثامناً: مجدّدِ ماۃ حاضرہ "امام احمد رضا خاں بریلوی" قدس سرہ نے ۱۳۲۰ھ میں "المعتمد المستند" کے اندر مذکورہ پانچوں حضرات کی تکفیر کا شرعی فریضہ ادا کیا تھا۔ ۱۳۲۳ھ میں "علمائے حرمین شریفین" نے آپ کے مقدس فتوے کی تائید کرتے ہوئے تقاریظ لکھیں اور "انبیٹھوی صاحب" کی موجودگی میں تصدیق و تائید کا شرعی فریضہ ادا کیا۔ اگر "علمائے دیوبند" کی عبارتوں میں قطع و برید سے کام لیا گیا تھا تو مذکورہ تقاریظ کے بعد "انبیٹھوی" صاحب بائیس سال زندہ رہ کر ۱۳۴۵ھ میں فوت ہوئے اور انتالیس سال زندہ رہ کر "تھانوی صاحب" ملک عدم کو سدھارے تھے، اتنے عرصے میں "علمائے حرمین" کے سامنے جا کر وہ قطع برید ظاہر کر کے "حسام الحرمین" کے خلاف ان سے کوئی تحریر کیوں حاصل نہ کی؟ ہر صاحبِ عقل و دانش یہی کہے گا کہ اگر ذرا بھی سچے ہوتے تو ان کے سامنے جا کر وضاحت کرتے اور اپنے موافق تحریر حاصل

کرنے سے کبھی نہ ٹلتے، کیوں گکھڑوی صاحب! کیا خیال ہے؟

تاسعاً: چلئے ''حرمین شریفین'' تک نہ سہی اپنے ہی ملک میں محمدی کچھار کے شیر ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کم از کم ایک مرتبہ آنے کی جرأت تو کرتے، میدانِ مناظرہ میں آ کر ظاہر تو کرتے کہ کون سی قطع و برید کی گئی تھی، بقول مصنف تحریف تو ''فاضل بریلوی'' کریں اور ساری عمر منہ ''انبیٹھوی'' اور ''تھانوی'' صاحبان چھپائیں۔

گکھڑوی صاحب! اگر انصاف سے کام لیا جائے تو صورتِ حال بالکل واضح ہے یا نہیں؟

مولوی دین میں کہہ بھاگ خدا لگتی کچھ
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

دیوبندی ڈرامہ: عباراتِ اکابر کے مصنف نے ''مولوی اشرف علی تھانوی'' کی کفریہ عبارت متعلقہ ''حفظ الایمان'' کو بے غبار اور اسلامی ثابت کرنے کے لیے اس کے لفظ ''ایسا'' کے امیر اللغات جلد دوم ص: ۳،۲ سے تین معانی پیش کر کے لکھا ہے:۔

لفظ ''ایسا'' سے اس قسم کا، یا اس قدر یا اتنا کوئی معنیٰ مراد لیں۔ اس کے پیش نظر ''حضرت تھانوی'' کی مذکورہ عبارت بالکل بے غبار اور بے داغ ہے اور انہوں نے معاذ اللہ آں حضرت ﷺ کی ہرگز کوئی توہین نہیں کی ''

(عبارات اکابر ص ۲۱۷ تا ۲۱۸)

گکھڑوی صاحب! ذرا عبارات اکابر کے مصنف کو بتا دیجیے کہ

جناب والا کی اس تحقیقِ انیق کے مطابق ''تھانوی صاحب'' کی کفریہ عبارت یوں ہوجائے گی:۔

اگراس سے مراد بعض غیب ہے تواس قسم کا علم غیب یااس قدر علم غیب یا اتنا علم غیب توہرصبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کوبھی حاصل ہے''

گکھڑوی صاحب! ذرابانکے مصنف سے پوچھئے توسہی کہ آپ کے نزدیک جوبعض غیب نبی کریم ﷺ کوحاصل ہے اگراسی قسم کا یا اسی قدر یا اتنا علمِ غیب ہربچے، پاگل اور جانور کے لیے ماننا بھی کفرنہیں ہے،تو بندۂ خدا! اتنا ہی بتادیجیے کہ آپ کے نزدیک کفرکون سے جانورکا نام ہے۔؟

سورواسوں کا گلہ کیاان کو دِن بھی رات ہے
جان کر بنتے ہیں گنگوہی یہ کیسی بات ہے

عباراتِ اکابر کے مصنف نے اپنی اس توجیہہ سے تھانوی صاحب کو پیشِ خویش کفر کے سمندر میں ڈوبنے سے بچالیا ہے۔

اس سلسلہ میں اگرہم کچھ عرض کریں گےتودیوبندی نقارخانے میں طوطی کی آواز بھلاکون سنے گا؟ ان حضرات نے تواپنے علماءکو'' اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ '' بنا کر اپنے اوپراس طرح مسلط کیا ہے کہ ان کے خلاف کتاب وحدیث کے فیصلے بھی قابلِ تسلیم نہیں رہتے۔ان حالات میں اس کے سواچارۂ کار نہیں کہ انہیں دیوبندی سپریم کورٹ کی بھول بھلیا میں پہونچادیا جائے۔چنانچہ اسی لفظ''ایسا'' کے بارے میں سابق صدرِ دیوبند''مولوی حسین احمد ٹانڈوی'' نےلکھا ہے:۔

''اس سے بھی قطع نظرکریں توجناب یہ ملاحظہ توکیجیے کہ حضرت مولانا عبارت میں لفظ''ایسا'' فرمارہے ہیں اگر لفظ''اتنا'' ہوتا تواس وقت البتہ یہ

احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے علم کے برابر کر دیا یہ محض جہالت نہیں ہے تو اور کیا ہے" (الشہاب الثاقب۔ص ۱۰۲ مطبوعہ دیوبند "ایسا")

گکھڑوی صاحب! عبارات اکابر کے مصنف نے بتایا ہے کہ عبارتِ "حفظ الایمان" میں لفظ "ایسا" کو اگر "اتنا" کے معنیٰ میں لیا جائے تو تھانوی صاحب کی عبارت بے غبار ہو جاتی ہے اور اس میں توہینِ رسالت کا شائبہ بھی نہیں رہتا لیکن جناب "ٹانڈوی" صاحب نے بتایا ہے کہ لفظ "ایسا" کو "اتنا" کے معنیٰ میں شمار کرنا توہینِ شان رسالت ہے۔ دریں حالات صدرِ دیوبند کے فیصلے کی رو سے "تھانوی" صاحب کے ساتھ عبارات اکابر کا مصنف بھی شاتمِ رسول ہوا یا نہیں؟ ساتھ ہی "ٹانڈوی" صاحب نے یہ توجیہ کرنے والوں کے لیے جہالت کا سرٹیفکیٹ بھیجا ہے، اسے سنبھال کے رکھنا چاہیئے، بوقت ضرورت کام آئے گا۔

دوسرا ڈرامہ: مدرسہ دیوبند کے سابق ناظم تعلیمات "مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی" نے "حفظ الایمان" کی کفریہ عبارت کو بے غبار ثابت کرنے کی غرض سے اسی لفظ "ایسا" تشبیہ کے لیے ہو، حالاں کہ یہ یہاں غلط ہے اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے حذف کلام بلکہ مسخ کلام کا"۔ (توضیح البیان۔ص ۱۴)

اسی لفظ پر اپنی تحقیق کے دریا بہاتے ہوئے "مولوی محمد منظور سنبھلی" ایڈیٹر "الفرقان" لکھنؤ نے لکھا ہے:۔

"حفظ الایمان کی اس عبارت میں "ایسا" تشبیہ کے لیے نہیں بلکہ

وہ یہاں بدوں تشبیہ کے ''اتنا'' کے معنیٰ میں ہے'' (فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص ۳۴)

''دربھنگی'' اور سنبھلی صاحبان کی تحقیق یہ ہے کہ ''حفظ الایمان کی عبارت میں لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لیے نہیں ہے۔ کیوں کہ تشبیہ کی صورت میں ان کے نزدیک عبارت توہین رسالت شان کی آئینہ دار
ہوتی اور کفریہ قرار پاتی۔ اب ان دونوں کے خلاف ''مولوی حسین احمد ٹانڈوی'' کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیے:۔
''اس سے بھی اگر قطع نظر کریں تو لفظ ''ایسا'' کلمہ تشبیہ کا ہے۔'' (الشہاب الثاقب۔ص ۱۰۳)

گکھڑوی صاحب! اب ذرا عبارات اکابر کے مصنف سے پوچھیے کہ سرکار! اگر جناب کے صدر دیوبند ''مولوی محمد حسین احمد ٹانڈوی'' کو سچا سمجھا جائے تو ''تھانوی صاحب'' کے ساتھ ''دربھنگی اور سنبھلی'' صاحب بھی شاتمِ رسول قرار پاتے ہیں۔ اگر ''دربھنگی اور سنبھلی'' صاحبان کی توجیہات کو درست قرار دیا جائے تو جناب ''تھانوی'' صاحب کے ساتھ ''ٹانڈوی'' صاحب بھی کفر کے سمندر میں غوطے کھانے لگتے ہیں۔ ''تھانوی'' صاحب کا کفر تو جوں کا توں رہا۔ کوئی بھی کروٹ بدلیے وہ کفر کے سمندر سے نہیں نکلتے۔ ''عبارات اکابر'' کے مصنف کو چاہیے کہ از راہِ ہمدردی ''تھانوی'' صاحب کے ان حمایتی حضرات کی اس جوتم پیزار کا کوئی شرعی فیصلہ تو کر کے دکھائیں کیوں کہ یہ'' تھانوی'' صاحب کو بچانے کے شوق میں مصنف کی طرح اور گہرے میں ڈوبے ہیں۔ اللہ و رسول کے دشنامیوں کی حمایت یہی رنگ نہ لاتی تو اور کیا ہوتا ؟ اسلام تو اب بھی آپ حضرات سے پکار پکار کر یہی کہہ رہا ہے:۔

بمژگانِ سیہ کردی ہزاراں رخنہ در دینم
بیا کر چشم بیمارت ہزاراں درد برچنیم

تیسرا ڈرامہ: ''مولوی حسین احمد ٹانڈوی'' نے عبارت ''حفظ الایمان'' کی صفائی میں تیسری توجیہہ یہ پیش کی ہے:۔

''اِس جگہ یہ ہرگز ممکن نہیں کہ مقدارِ علم مغیبات میں تشبیہہ مقصود ہو کیوں کہ خود تھانوی صاحب ہی فرماتے ہیں کہ جو علوم لازمۂ نبوت بتمامہا آپ کو حاصل ہے۔'' (الشہاب الثاقب۔ص ۱۰۴)

اسی سلسلے میں مولوی ''مرتضٰی حسن دربھنگی'' نے یوں اپنی تحقیق کا دریا بہایا ہے:۔

''حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرورِ عالم ﷺ کو علم غیب بعطائے الٰہی حاصل ہے'' (توضیح البیان۔ص ۴)

''مولوی محمد منظور نعمانی'' سنبھلی نے تھانوی صاحب کی بگڑی بنانے کی یوں کوشش کی ہے:۔

''تمام کائنات، حتیٰ کہ نباتات و جمادات کو بھی مطلق بعض علوم کا علم حاصل ہے اور یہی ''حفظ الایمان'' کی عبارت کا پہلا اہم جزو ہے۔'' (فتوحات نعمانیہ۔ص ۴۱۲)

''ٹانڈوی، دربھنگی اور سنبھلی'' صاحبان اس توجیہہ میں متفق و متحد ہیں۔ تینوں ہی سرورِ کون و مکان ﷺ کے لیے مطلق بعض علومِ غیبیہ کا حصول تسلیم کر رہے ہیں، حتیٰ کہ نباتات و جمادات تک کے لیے مان رہے ہیں۔ اب آیئے ''مناظرہ مونگیر'' کی روئیداد و مسماۃ نصرتِ آسمانی کی طرف اور ''تھانوی

صاحب'' کے مذکورہ تینوں حامیوں کو دیو بندی حضرات کے امام اہل سنت، مولوی ''عبد الشکور لکھنوی'' کی توپ کے سامنے کھڑا کیجیے۔ ''لکھنوی صاحب'' نے عبارتِ ''حفظ الایمان'' کی صفائی میں ان تینوں حمایتی حضرات پر یوں دھواں دھار بمباری کی ہے:۔

''جس صفت کو ہم مانتے ہیں اس کو رذیل چیز سے تشبیہہ دینا یقیناً توہین ہے اور رسولِ خدا ﷺ کی ذاتِ والا میں صفت علم غیب ہم نہیں مانتے اور جو مانے اس کو منع کرتے ہیں، لہٰذا علمِ غیب کی کسی شق کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہوسکتی۔'' (نصرت آسمانی۔ ص ۲۷)

گکھڑوی صاحب! ''عبارات اکابر'' کے مصنف سے مطالبہ تو کیجیے کہ وہ ہمت کر کے ''تھانوی صاحب'' کی کفریہ عبارت کو خود ان کے حامیوں کی تاویلات و توجیہات کے پیش نظر بے غبار اور بے داغ ثابت کر کے تو دکھائیں۔﴿ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴾۔

بندۂ خدا! جب نہ ساری عمر میں ''تھانوی صاحب'' اسے اسلامی عبارت ثابت کر سکے اور نہ کوئی حمایتی اور وکیل۔ بلکہ جو بھی حمایتی بن کر اس میں کودا اس نے بھی بالواسطہ ''تھانوی صاحب'' کی تکفیر ہی کی ہے۔ دریں حالات ہم کلمہ گوئی کا لحاظ کرتے ہوئے ''مصنف عبارات اکابر'' کو یہ خیر خواہانہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ دیوبندیت کی کفر ریز و کفر بیز و کفر خیز فضا سے باہر نکل کر دائرۂ اسلام میں آجائیں۔ کیوں کہ دارین کی اسی میں بھلائی ہے۔ اپنے استادوں اور پیروں کی حمایت میں اللہ اور رسول کی دشمنی مول لے کر اپنے

ہاتھوں اپنی عاقبت برباد کر لینا آخر کہاں کی دانشمندی ہے؟۔

من آنچہ شرطِ بلاغ ست باتوی گویم تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

''عبارات اکابر'' کے مصنف نے اپنے اکابر ''علمائے دیوبند کی جانب سے صفائی پیش کرتے ہوئے مجدد مأۃ حاضرہ، امام ''احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ پر یہ مضحکہ خیز الزام بھی عائد کیا ہے:۔

پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے

دامن مصطفٰے میں آ پائے رسول تھام لے

(۱) انہوں (علمائے دیوبند) نے معاذ اللہ آں حضرت ﷺ کی ہرگز کوئی توہین نہیں کی اور نہ ان کے وہم میں بھی اس کا خیال گزرا ہے مگر ''خان صاحب'' بلاوجہ ان کو کافر بنانے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ (نصرت آسمانی ۔ص ۲۷)

(۲) مگر خان صاحب کا مشن ہی ان کو کافر بنانے کا تھا''۔ (عبارات اکابر۔ص ۲۲۳)

(۳) حالاں کہ شرعاً اور اخلاقاً ان کا فریضہ تھا کہ اپنے ناروا فتوے سے رجوع کر لیتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا کیوں کہ ان کا مشن ہی یہ تھا کہ دیگر اکابر علمائے دیوبند سمیت ''حضرت تھانوی'' کو بہر قیمت کافر بنانا ہے۔'' (عبارات اکابر۔ص ۲۲۳)

گکھڑوی صاحب! تینوں عبارتیں آپ بھی بغور ملاحظہ فرمالیجیے۔ آخر ''عبارات اکابر'' کے مصنف صاحب اتنے جاہل تو ہرگز نہیں ہوں گے کہ وہ ''بنانے'' اور ''بتاتے'' کا فرق نہ جانتے ہوں۔ یقیناً جانتے ہوں گے لہٰذا ان

کی مذکورہ تینوں عبارتوں کا ماحصل یہی تو ہوا کہ ہمارے اکابر ''علمائے دیوبند'' کافر تو ضرور ہو گئے تھے لیکن انہیں کافر مولوی ''احمد رضا خاں بریلوی'' نے بنایا تھا کیوں کہ وہ انہیں کافر بنانے پر تلے ہوئے تھے۔

گکھڑوی صاحب! جہاں تک پہلی شق یعنی اکابر ''علمائے دیوبند'' کے راہِ کفر اختیار کر لینے کا تعلق ہے تو اس امر کی تصدیق تو ''علمائے عرب وعجم'' نے اسی وقت کر دی تھی۔ رہی دوسری شق کہ انہیں کافر فلاں نے بنایا تھا۔ تو اس سلسلے میں یقیناً ہمیں کم از کم آج تک کوئی ثبوت نہیں مل سکا کہ ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اپنے پاس بلا کر کہا ہو کہ آپ کافر بن جائیں یا ان کے پاس جا کر ایسا کہا ہو یا کسی شخص کے ذریعے انہیں ایسی ترغیب دی ہو۔

بات اصل میں یہ تھی کہ کافر انہیں انگریز نے بنایا، انگریز کے نذرانوں اور وظیفوں نے بنایا، ان کی حرص وہوس اور پیٹ پرستی نے بنایا اور عاقبت فروشی نے بنایا۔ ہاں ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہ بتایا تھا کہ فلاں فلاں پانچ حضرات اپنے آپ کو دائرۂ اسلام سے باہر لے گئے ہیں، مدتوں انہیں سمجھا بجھا کر دیکھ لیا، تحریر وتقریر کے میدانوں میں ان عبارتوں کو کفریہ ثابت کر دیا، اس کے باوجود وہ رجوع کرنے، تائب ہونے اور اپنی کفریہ عبارتوں کو بدلنے پر آمادہ نہیں ہوئے، لہٰذا مسلمان ان پانچوں سے کنارہ کش رہیں۔ انہیں اپنا پیشوا نہ بنا بیٹھیں، کیوں کہ اب وہ رہنمائی کے بھیس میں رہزنی کر رہے ہیں۔

''حاجی امداد اللہ مہاجر مکی'' رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہیں سمجھا کر دیکھ لیا تھا۔ ''فیصلۂ ہفت مسئلہ'' لکھ کر بھیجا تو اسے نذرِ آتش کرنے کا ایٹمی حکم ''گنگوہی

"سرکار سے صادر ہوگیا۔ سارے ملک کے علمائے کرام نے ان حضرات کی کفریہ عبارتوں پر شدید احتجاج کیا۔ ردّو تردید اور بحث و تمحیص کا بازار گرم ہوا، حتیٰ کہ ان کے راہِ راست پر آنے سے مایوس ہو کر تکفیر کا شرعی فریضہ بھی ادا کرنا پڑا۔ ان حالات میں سوچنا پڑتا ہے اگر ان حضرات کی نیت میں کھوٹ نہیں تھا اور کفر کی اشاعت مدنظر نہ تھی، رہنمائی کے پردے میں رہزنی کرنا نہیں چاہتے تھے تو ان عبارتوں کو تبدیل کر کے اسلامی بنا لینے میں آخر نقصان کیا تھا؟ یہ کتاب الٰہی کے الفاظ تو تھے نہیں جن کی کمی بیشی کرنے کا مجاز کوئی نہیں۔

بظاہر یہ حضرات ان عبارتوں کو تبدیل کرنے سے کسی طرح مجبور بھی نہیں تھے، نہ ایسا کرنے میں کوئی شرعی قباحت تھی نہ کوئی قانونی رکاوٹ، لیکن پورے ملک کے سامنے یہ چند اینگلو انڈین علما اکڑ گئے، برٹش گورمنٹ کی پشت پناہی کے باعث دماغ آسمان پر تھا کہ کسی کی مانتے ہی نہیں تھے۔ آخر یہ المیہ ہمیشہ کے لئے ایک دردِ سر بن گیا۔ چند مولویوں کی دین فروشی نے مدرسہ دیو بند سے ایک نئے فرقہ کو جنم دے دیا۔ اور اس فتنے کا برطانوی پودا نشو نما پاتا ہوا پروان چڑھ گیا یہاں تک کہ ایک تناور درخت کی شکل میں آج پورے ملک میں اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ عبارات اکابر کے مصنف نے عبارت حفظ الایمان کے تحت یوں دل کھول کر بھول بھلیاں کی سیر کے مزے بھی لوٹے ہیں۔:

"خان صاحب کا پہلے تو یہ فریضہ تھا کہ تکفیر جیسے سنگین قدم اٹھانے سے پہلے حضرت تھانوی صاحب سے ان کی مراد دریافت کر لیتے، اگر ان کی مراد سے توہین کا ادنی سا احتمال بھی نکلتا تو بلا شبہ ان کی تکفیر کرتے بلکہ یوں کہتے

کہ تھانوی ڈبل کافر ہے اور دوسرے درجے پر ان کا یہ فرض تھا کہ جب حضرت تھانوی نے اپنی مراد بیان کردی اور اس پہلو اور اس مطلب و مراد کو کفر کہا جس کو لے کر خانصاحب ان کی بلا وجہ تکفیر

کر رہے ہیں تو خان صاحب کے لیے مناسب تھا کہ وہ اپنے اس ظالمانہ فتوے سے رجوع کرتے اور اخبارات واشتہارات میں اسے شائع کرتے کہ میں نے تھانوی صاحب کی عبارت جو مراد سمجھی ہے، تھانوی صاحب خود بھی اسے کفر کہہ رہے ہیں، اس لیے میں اپنے اس فتوے سے رجوع کرتا ہوں اور تھانوی صاحب اور ان کے معتقدین سے معافی کا خواستگار ہوں'' (عبارات اکابر۔ص ۲۱۹)

گکھڑوی صاحب! مصنف ''عبارات اکابر'' تو تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔ جناب ہی انہیں سمجھادیں کہ مجدّد مأۃ حاضرہ، ''امام احمد رضا خاں بریلوی'' قدس سرہ نے ۱۳۲۰ھ میں ''المعتمد المستند'' کے اندر ''برٹش گورنمنٹ'' کی شطرنج کے پانچ بڑے بڑے اور پُر اسرار مہروں کی تکفیر کا شرعی فریضہ ادا کیا تھا۔ اس وقت ''حفظ الایمان'' کی عبارت کو منظر عام پر آئے پورا ایک سال، ''گنگوہی صاحب'' کے فتویٰ کذب وقوعی کو پورے بارہ سال، ''براہین قاطعہ'' کو سولہ سال اور تحذیر الناس کو تیس سال ہو چکے تھے۔ اس دوران میں فریقین کے ترجمان بن کر سینکڑوں کتب و رسائل اور اشتہارات منظرِ عام پر آئے۔ یہاں تک کہ ''بریلی شریف'' سے ساری کفریہ عبارتوں کا ایک مجموعی روداد شائع ہوا۔ اس سے بیس سوالات کا انتخاب کرکے ایک وفد کے ذریعے ''تھانوی صاحب'' کے پاس بھیجے گئے کہ ان کا بقلمِ خود جواب دیجیے۔ ''تھانوی صاحب'' یوں گویا ہوئے:۔

Scanned with CamScanner

''ایک نہ، ہزار نہ معاف کیجیے میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں جو شخص تم سے دریافت کرے اسے ہدایت کرو۔ طبیب کا کام نسخہ لکھ دینا ہے، یہ نہیں کہ مریض کی گردن پر چھری رکھ دے کہ تو پی لے۔ تم اپنی امت میں سب کو داخل کرلو۔ میں جو کچھ کہہ چکا ہوں کہوں گا۔ مجھے معقول بھی کر دیجیے تو وہی کہے جاؤں گا۔ مجھے معاف کیجیے، آپ جیتے، میں ہارا۔'' (وقعات السّنان۔ص ٦٧۔مطبوعہ لاہور)

جب موصوف نے یوں جان چھڑائی تحریری جواب نہ دئے تو وہی سوالات ان کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجے گئے۔ ''تھانوی صاحب'' نے رجسٹری واپس کردی۔ تیسری مرتبہ رسالہ ''ظفر الدین الجید'' کی صورت میں پیش کیے، لیکن مصنف کے حکیم الامت جناب ''تھانوی صاحب'' کا منہ (تھا) نہ کھلا۔ چوتھی مرتبہ رسالہ ''بطش غیب'' کے ذریعے ''تھانوی صاحب'' اور سارے دیوبندی قبیلے سے جواب مانگا۔ لیکن وہی یا مظہر العجائب، جواب مع مجیب غائب۔

گکھڑوی صاحب! ذرا مصنف سے پوچھیے تو سہی کہ آں جناب کے ''تھانوی صاحب'' سے کچھ پوچھا گیا تھا یا نہیں؟ کیا ایسے عالم آشکار میں مصنف صاحب کو ایک مولوی کہلاتے ہوئے ایسا سفید جھوٹ زیب دیتا ہے؟ جب ''تھانوی صاحب'' اشاروں کنایوں میں کہہ رہے تھے کہ میری عبارت کو صریح کفر بھی ثابت کر دیجیے تو بھی اس کفر سے نہیں ہٹوں گا۔

﴿لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنُ﴾ یہاں چھ سو روپئے ماہوار بھلا کفر کے سمندر سے کب نکلنے دیتے۔

"امام احمد رضا خاں بریلوی" رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف تصانیف میں ان حضرات کے متعدد کفریات واضح کیے لیکن تکفیر نہیں کی۔ کلمہ گوئی کا لحاظ کرتے ہوئے کہ شاید عبارتوں میں کوئی اسلامی پہلو نکل آئے کیوں کہ کلام کا کفر ہونا اور بات ہے لیکن قائل کو کافر قرار دے دینا آخری مرحلہ ہے۔ آپ نے ان شرعی احتیاط و مراعات کو پورے طور پر ملحوظ رکھا جن کا پورا پورا لحاظ رکھنا ایسے اہم ترین اور نازک مواقع پر انتہائی ناگریز ہوتا ہے۔ کاش! وہابی حضرات بھی اسلام کے اس بطلِ جلیل سے سبق سیکھتے کہ ادھر کوئی مسلمان "یارسول اللہ (ﷺ) کا نعرہ لگاتا ہے اور فوراً یہ مہربان شرک کی توپ داغ دیتے ہیں۔ ایک منٹ کی مہلت بھی تو دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ جب کوئی مسلمان سرورِ کون و مکان ﷺ کو بعطائے الٰہی مشکل کشا، دافع البلا، اور عالم ما کان و ما یکون کہتا ہے تو بوکھلا کر یہ صاحبان کفر کا ایٹم بم دے مارتے ہیں۔ کلمہ گوئی کا ذرا لحاظ نہیں کرتے، حق و باطل کا فرق قطعاً روا نہیں رکھتے۔

"امام احمد رضا خان بریلوی" کی احتیاط کا عالم یہ ہے کہ ۱۳۰۹ھ میں رسالہ "سُبحَانُ السبُّوح" پہلی بار شائع ہوا۔ اس میں "گنگوہی" صاحب اور قائلین امکان کذب پر اٹھہتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کیا، لیکن تکفیر نہیں کی۔ ۱۳۱۶ھ میں رسالہ "کوکبۃ الشہابیہ" شائع ہوا۔ جس میں "مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی" (المتوفی ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۰ء) کے ستر کفریات گنائے لیکن تکفیر سے اجتناب ہی کیا۔ اس حقیقت کو خود مجدد دمأۃ حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے:۔

"مسلمانو! یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیشِ نظر ہے۔ جنہیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو انیس سال

Scanned with CamScanner

ہوئے اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے۔ جب سے "المعتمد المستند" چھپی اب عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو۔ یہ عبارتیں فقط ان مفتیوں کا افتراہی رد نہیں کرتی بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا، جب تک یقینی قطعی واضح جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہولیا جس میں اصلاً اصلاً ہرگز ہرگز کوئی گنجائش، کوئی تاویل نہ نکل سکی۔ (تمہید ایمان مع حسام الحرمین۔ ص ۴۴ تا ۴۵۔ مطبوعہ لاہور)

کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہل "لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ جب تک وجہِ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوجائے اور حکم اسلام کے لیے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے، یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت، جب تک ان کی دشنامیوں پر اطلاع نہ ہوئی تھی۔ اُٹھہتر وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاشا للہ! میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔

جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا، اب رنجش ہوگئی؟ جب ان سے جائیداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوگئی؟ حاشا للہ! مسلمانوں کا علاقۂ محبت و عداوت صرف محبت و عداوتِ خدا و رسول ہے۔ جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی اس وقت

Scanned with CamScanner

کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا۔ غایت احتیاط سے کام لیا۔ حتیٰ
کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا۔ مگر احتیاط ان کا ساتھ
نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صریح انکارِ ضروریاتِ
دین ودشنام دہی "رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ" وسید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام آنکھ سے دیکھی تو اب
بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے تھے کہ:۔ "مَنْ شَكَّ
فِیْ عَذَابِہٖ وَ کُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ" جو ایسے کے معذب وکافر ہونے میں شک کرے
خود کافر ہے۔ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں، عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضرور تھا،
لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا۔ وذالک جزاء الظّالمین"۔ (تمہیدی ایمان مع حُسام
الحرمین۔ ص ۴۴ تا ۴۵۔ مطبوعہ)

گکھڑوی صاحب! حضرت امام اہل سنت، مجدد دین وملت کی جو
مبارک تحریر، ایمان افروز کفر سوز تقریر ابھی ملاحظہ فرمائی۔ یہ ۱۳۲۶ھ کی ہے۔
۱۳۲۹ھ میں "اعلیٰ حضرت عظیم البرکت" علیہ الرحمۃ نے "تھانوی صاحب"
تک یہ مکتوب گرامی پہونچایا:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ
الْکَرِیْمِ۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ فقیر بارگاہِ عزیز قدیر عزّ جلالہ تو
مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے۔ اب حسبِ معاہدہ وقرار دادِ مراد آباد پھر
محرّک ہے کہ آپ کو سوالات ومواخذاتِ "حُسام الحرمین" کی جواب دہی کو
آمادہ ہوں۔ میں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں اور سنا دیں اور وہ دستخطی پرچہ اسی
وقت فریق مقابل کو دیتے جائیں کہ فریقین میں سے کسی کو کہہ کر بدلنے کی
گنجائش نہ رہے۔

معاہدہ میں ۲۷؍صفر مناظرہ کے لیے مقرر ہوئی ہے۔ آج پندرہ کو اس کی خبر مجھ کو ملی۔ گیارہ روز کی مہلت کافی ہے۔ وہاں بات ہی کتنی ہے؟ اس قدر کہ یہ کلمات شانِ اقدس حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں توہین ہیں یا نہیں؟ یہ بعونہ تعالیٰ دو منٹ میں اہل ایمان پر ظاہر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا فقیر اس عظیم ذو العرش کی قدرت و رحمت پر توکل کر کے یہی،،۔

۲۷؍صفر روز جاں افروز دوشنبہ اس کے لے مقرر کرتا ہے۔ آپ فوراً قبول کی تحریر اپنی مہر دستخطی روانہ کریں اور ۲۷؍صفر کی صبح مراد آباد میں ہوں ---۔ اور آپ بالذات اس امر اہم و اعظم کو طے کر لیں۔ اپنے دل کی آپ جیسی بتا سکیں گے وکیل کیا بتائے گا؟ عاقل بالغ مستطیع غیر محذورہ کی توکیل کیوں منظور ہو؟ معہذا یہ معاملہ کفر و اسلام کا ہے۔ کفر و اسلام میں وکالت کیسی؟ اگر آپ خود کسی طرح سامنے نہیں آسکتے تو وکیل ہی کا سہارا ڈھونڈ ھیئے، تو یہی لکھ دیجیے اتنا تو حسبِ معاہدہ آپ کو لکھنا ہی ہوگا کہ وہ آپ کا وکیل مطلق ہے۔ اس کا نام ساختہ و پرداختہ قبول سکوت، نکول عدول سب آپ کا ہے اور اس قدر اور بھی ضرور لکھنا ہوگا کہ اگر بعون العزیز المقتدر عزّ جلالہٗ آپ کا وکیل مغلوب یا معرّف یا ساکت یا فار ہوا تو کفر سے توبہ علی الاعلان آپ کو کرنی اور چھاپنی ہوگی کہ توبہ میں وکالت ناممکن ہے اور اعلانیہ کی توبہ اعلانیہ لازم۔

میں عرض کرتا ہوں کہ آخر بار آپ ہی کے سر رہتا ہے کہ توبہ کرنی ہوئی تو آپ ہی پوچھے جائیں گے۔ پھر آپ خود ہی اس دفع اختلاف کی ہمت کیوں نہ کریں؟ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں

Scanned with CamScanner

گستاخی کرنے کو آپ تھے، اور بات بنانے دوسرا آئے؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ آپ برسوں سے ساکت اور آپ کے حواری رفع خجالت کی سعی بے حاصل کرتے ہیں ۔۔۔۔ آخر تا کے؟ یہ اخیر دعوت ہے۔ اس پر بھی آپ سامنے نہ آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں فرضِ ہدایت ادا کر چکا۔ آئندہ کسی کے غوغا پر التفات نہ ہوگا۔ منوا دینا میرا کام نہیں اللہ عزّ وجلّ کی قدرت میں ہے ۔وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ، وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ (مجدد اسلام ۔ ص ۱۸۴ تا ۱۸۶ مطبوعہ انڈیا)

۱۵ ر صفر المظفر روز چہار شنبہ ۱۳۲۹ھ — فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

جب ''تھانوی صاحب'' نے ''حفظ الایمان'' کی اشاعت کے دس سال بعد چو ورقی ''بسط البنان'' میں بیٹھ کر لکھی اور وہ منظر عام پر آئی تو شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی ''مدظلہ العالی نے ''وقعات السنان'' کے ذریعے طائفہ بھر کا وہ منہ بند کیا کہ ۱۳۳۰ھ سے ۱۳۶۲ھ تک نہ تھانوی صاحب سے ان کے ایک سو بتیس سوالوں کا جواب ہو سکا اور نہ آج تک ان کے کسی حمایتی سے۔ آپ نے مسئلہ علم غیب پر ''بسط البنانی'' زیر کی کو ''ادخال السنان'' کے ذریعے درگور کیا۔ ''وقعات السنان'' کے آخر میں ''حضرت مفتیِ اعظم ہند'' نے تھانوی صاحب سے یوں فرمایا تھا:۔

''اس ایمانی معاہدہ کی طرف آپ کو دعوت ہے، جن کی ابتدا ہم خود کریں، ہم سچے دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اگر آپ نے ان سوالات کا جدا جدا معقول جواب لکھ دیا، جس میں نہ اڑان گھائی ہو نہ نمبر کترانا، نہ مکابرہ

ڈھٹائی ہو، نہ دھوکے دے کر عوام کو چندانا، تو ہم اعلان کر دیں گے
کہ ''حفظ الایمان'' پر تکفیر غلط تھی اور اگر آپ ایماناً سمجھ لیں کہ الزام لاجواب ہے تو خدا کو مان کر انصافاً قبول دیں کہ واقعی ''حفظ لایمان'' میں آپ نے کفر لکھا ہے اب مسلمان ہوتے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ آپ کی کچھ بھی نہ ہوگی۔ بلکہ ہر عاقل کے نزدیک وقعت بڑھ جائے گی''۔ (وقعات السّنان۔ مطبوعہ لاہور)

گکھڑوی صاحب! پوچھئے تو سہی اب ''مصنف صاحب'' سے علمائے اہل سنت اور خصوصا ''مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی'' رحمۃ اللہ علیہ نے اتمام حجت کرنے میں کیا کسر کوئی اٹھا رکھی تھی؟ اس کے برعکس کیا ان کفریہ عبارتوں کے مصنفین نے ایک قدم بھی ایمانی راستے کی طرف بڑھایا؟ جب کہ عبارتیں تبدیل کیں، نہ ان سے توبہ کی، نہ کبھی میدان میں آکر انہیں اسلامی ثابت کرنے کی ایک مرتبہ بھی جرأت ہوئی، نہ مواخذوں کا جواب بقلم خود دیا، بلکہ علمائے اہل سنت کو گالیاں دینے، کٹ حجتی کرنے، مناظروں کا راگ الاپنے کے لیے چیلے چانٹے رکھ چھوڑے تھے اور بس۔

ان تمام حقائق کے باوجود اگر ''مصنف صاحب'' کی رٹ یہی ہے کہ تو بھی نہ مانو، تو ہم اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ ''حضرت مجدد مائۃ حاضرہ'' قدس سرہ نے پانچ حضرات کی تکفیر کا شرعی فریضہ ادا کیا تھا۔ ان میں سے ''قادیانی دجال'' کے بارے میں موجودہ حکومت پاکستان نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فیصلے کی تائید وتصدیق کر دی ہے۔ اگر ''مصنف صاحب'' کس خوش فہمی میں مبتلا ہیں تو اپنے چاروں اکابر کا معاملہ بھی حکومت کے سپرد کر دیں۔ فریقین کے دلائل کی روشنی میں نتیجہ سامنے

Scanned with CamScanner

آجائے گا۔

"الصّوارم الہندیّہ" کے نام سے یہ مقدس مجموعہ پہلی بار شیر بیشۂ اہل سنت "مولانا حشمت علی خاں" پیلی بھیتی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعیٔ جمیلہ سے منظر عام پر آیا تھا۔ خوش قسمت اور لائق تحسین ہیں مولانا ابوالعطا "نعمت علی چشتی" صاحب جو اس ہوش ربا گرانی کے دور میں اسے دوبارہ منظر عام پر لارہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقاً وَالْبَاطِلَ بَاطِلاً وَ الْحِقْنِیْ بِالصّٰالِحِیْنَ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیٰ حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

خاکپائے علماء

عبدالحکیم خاں اختر مجددی، مظہری، شاہ جہاں پوری۔ دارالمصنفین لاہور

۸؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ، ۲۱؍ مئی ۱۹۷۵ء

الصوارم الهنديه
علىٰ
مكر شياطين الديوبنديه
۱۳۴۵ھ

مرتب

شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ ابوالفتح
محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سر شکن دیو مرید ورجیم

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے مکہ معظمہ کو اپنا شہر فرما کر اسے دنیا کے سارے شہروں پر فضیلت بخشی۔ اور درود وسلام کا تحفہ اس کے حبیب رؤف ورحیم کو جس کے پیارے قدموں نے مکہ معظمہ کو وہ عزت دی کہ قرآن پاک نے اس کی قسم کھائی.....اور مدینہ طیبہ کو وہ دل آویزی ونزہت وبرکت عطا فرمائی کہ وہ پیاری بستی حرم رسول کہلائی اوس کے گلی کوچوں پر فدا ہونے کو بہار فردوس آئی وہ مقدس بستی جس نے خدا کے محبوب کی خوابگاہ بننے کی عزت پائی اس نبی والی بستی کی پیاری قسمت پر وہ خدا والی بستی رشک لائی فالحمدللہ والصلاۃ والسّلام علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ اما بعد

سگ آستانہ نبوی وبندۂ سرکار قادری وگدائے بارگاہ رضوی فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ولابویہ ربہ المولی القوی

برادران دین وملت اخوانِ اہل سنت کی خدمت میں بعد تحیۂ مسنونہ عرض کرتا ہے کہ یہ ہندوستان کے علمائے اہل سنت کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے جس میں ان حضرات نے متفق اللفظ ویک زبان ہو کر کتاب مستطاب ''حسام الحرمین شریف'' کی تصدیق وتوثیق وتصحیح اور طوائف قادیانیہ ودیوبندیہ ووہابیہ وقاسمیہ وگنگوہیہ وتھانویہ وانبیٹھیہ کی تضلیل وتکفیر وتفضیح وتقبیح فرمائی ہے۔ اس سے مقصود.....دو امر محمود

امر اول:۔ یہ کہ بعض جہال بکا کرتے ہیں کہ یہ تو بریلی ودیوبند کے جھگڑے ہیں علمائے بریلی کے سوا دیوبندیوں کو کوئی کافر نہیں کہتا.....وہ دیکھیں کہ جس قدر علمائے اہل سنت ہیں وہ سب دیوبندی گروہ کی تکفیر میں علمائے بریلی سے متفق ہیں۔

Scanned with CamScanner

امر دوم:۔ بعض شیاطین دیوبندیہ جب حسام الحرمین شریف کا کوئی جواب نہیں لا سکتے تو یوں مکروفریب کر کے عوام کو دھوکے دیتے ہیں کہ حرمین شریفین کے علماء اردو زبان سے ناواقف تھے ان کے سامنے دیوبندی مولویوں کی عبارتوں کے غلط ترجمے عربی میں پیش کیے گئے انہوں نے ہماری اصل اردو زبان نہیں سمجھی اور کفر کے فتوے دیدیے۔

حالاں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے کوئی دیوبندی قیامت تک نہیں بتا سکتا کہ عربی ترجمہ میں کون سا لفظ غلط ہے.....مگر اب تو ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا ہندوستان کے تمام علماء بھی اردو نہیں سمجھ سکتے کہ یہ سب متفق ہو کر دیوبندیوں کو کافر کہہ رہے ہیں.....کیا دیوبندی اردو کوئی جنگلی یا پہاڑی اردو ہے جسے سمجھنے والا دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔ لعنة اللّٰه علی الکا ذبین۔

اب میں اس تمہید کو ختم کرتا اور اس مجموعۂ فتاویٰ کا تاریخی نام

....."الصوارم الهندية على مكر شياطين الديوبندية" (۱۳۴۵ھ).....دھرتا ہوں۔

و باللّٰه التوفیق والاعتصام

والسّلام مع الاکرام علی جمیع اهل الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خلاصہ استفتاء

سلام ہماری طرف سے مکہ معظمہ کے عالموں اور مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر

آپ کی جناب میں عرض یہ ہے کہ

''غلام احمد قادیانی'' نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا.....پھر وحی کا اِدّعا کیا.....پھر لکھ دیا کہ .....''اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا''.....

پھر اپنے کو بہت انبیاء علیہم السلام سے افضل بتانا شروع کیا.....اور کہا:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے''

اور کہا کہ:.....''عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ معجزے مسمریزم سے دکھاتے تھے میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا''.....

اور لکھا:.....''پہلے چار سو انبیاء کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں۔ اور سب سے زیادہ جس کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں''.....

اور تصریح کردی کہ.....''یہودی جو عیسیٰ اور ان کی ماں پر طعن کرتے ہیں ان کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم ہرگز ان پر رد کر سکتے ہیں''.....

اور تصریح کردی کہ.....''عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں ان کے بطلان نبوت پر قائم ہیں۔ ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں شمار کردیا ہے''.....

ان کے سوا اُس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں۔

Scanned with CamScanner

"قاسم نانوتوی" نے "تحذیر الناس" میں کہا:

....."بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"....(صفحہ ۱۴)

....."بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"....(صفحہ ۲۸)

....."عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں"....(صفحہ ۳)

"رشید احمد گنگوہی" اپنے ایک فتوے میں لکھ گیا کہ:

....."جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی در کنار فاسق بھی نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں۔ جیسا اس نے کہا اور بس۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی".....

اور اسی گنگوہی اور "خلیل احمد انبیٹھوی" نے اپنی کتاب "براہین قاطعہ" میں تصریح کی کہ ان کے پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا بُرا قول خود اس کے بدالفاظ میں یہ ہے

....."شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے".....

اور اس سے پہلے لکھا کہ:

....."شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے".....

"اشرف علی تھانوی" نے چھوٹی سی رسلیا ("حفظ الایمان") میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار

Scanned with CamScanner

پائے کو حاصل ہے۔اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے

.....''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے''.....

آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں؟.....اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں.....تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے؟ جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا:

.....''جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے''.....

جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے۔

اور جو ان میں شک کرے.....یا انہیں کافر کہنے میں تأمل کرے.....یا ان کی تعظیم کرے .....یا ان کی تحقیر و توہین سے منع کرے.....تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

ہمیں جواب افادہ کیجئے اور بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ سے بہت ثواب لیجئے۔

خلاصہ فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین شریف

مسمیٰ بنام تاریخی

فوائد فتاویٰ کا خلاصہ

۱۳۲۵ھ

علمائے حرمین نے قادیانیوں، دیوبندیوں پر کیا احکام لگائے

ان اقوال کے قائلین بدعت کفریہ والے، اشقیا، سب کے سب مرتد ہیں..... باجماع امت اسلام سے خارج ہیں..... بیدینی و بدمذہبی کے خبیث سردار ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر فاجر..... سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہیں۔

ملحد، کذاب، بددین، زیاں کار، گمراہ، ستمگار، خارجی، دوزخ کے کتے، شیطان کے گروہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں..... دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں، جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں، کافروں کے راز دار ہیں، دین کے دشمن ہیں۔

ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال..... ان میں کوئی دین متین کو پھینکتا ہے..... کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے..... اسلام میں ان کا نام نشان کچھ نہ رہا، مفتری، ظالم ہیں، وہابی ہیں، ان سے بڑھ کر ظالم کون، اللہ کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں۔

اپنی خواہش کو خدا بنالیا..... ان کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ..... تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے..... حد سے گزرے ہوئے ہیں، توبہ سے محروم ہیں، اسلام کے نام کو پردہ بنائے ہیں۔

Scanned with CamScanner

مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک دین سے نکل گئے جیسے بال آٹے سے..... جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑیں، ان کا نہ روزہ قبول، نہ نماز، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ کوئی فرض، نہ نفل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں، یہ اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔

اہل بطلان، اہل فساد، کافروں سے بھی بدتر، سخت رسوائی کے مستحق، بطلان والے شیطان، عقلاء میں رسوا، ان کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب سا روشن ہے۔

وہ، وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، انہیں بہرا کر دیا، ان کی آنکھیں اندھی کر دیں، ان کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ انہیں اللہ نے گمراہ کیا، ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگا دی ان کی آنکھوں پہ پردہ ڈال دیا۔

سو (۱۰۰) کافروں سے دین میں ان کا نقصان زیادہ سخت ہے کہ عالموں، فقیروں، نیکوں کی شکل بنتے ہیں اور دل ان خباثتوں سے بھرا ہوا۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ قیامت تک ان پر وبال ہے۔

بد مذہب، گھنونی گندگیوں میں لتھڑے، کفری نجاستوں میں بھرے، زندیق، بیدین دہریے ہیں، الوہیت و رسالت کی شان گھٹاتے ہیں۔ ان پر وبال اور ذلت لازم ہو چکی ہے۔

وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں، اوندھے جاتے ہیں۔ انہوں نے شان الٰہی کو ہلکا جانا، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو خفیف ٹھہرایا، شامت پھیلانے والے، زہر دیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خود اللہ و رسول (جل جلالہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر زیادتی کی..... چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے برا مانیں کافر۔

شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہ حق سے روک دیا کہ ہدایت نہیں پاتے، وہ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں کہ ﴿اے نبی! ان سے فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد﴾

Scanned with CamScanner

شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے آراستہ کیا، ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا، طرح طرح کے کفران کے لئے گڑھے تو ان میں اندھے ہو رہے ہیں یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے.....اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو ان اقوال کا معتقد ہو.....کافر ہے، گمراہ ہے.....دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

علمائے حرمین نے ان بے دینوں کے لئے جو دعائیں فرمائیں

الٰہی! ان پر اپنا سخت عذاب اتار، اور انہیں اور جو اِن کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کر دے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود الٰہی.....ان سے شہروں کو خالی کر.....انہیں تمام خلق میں نکٹا کر.....انہیں عاد و ثمود کی طرح ہلاک کر.....ان کے گھر کھنڈر کر دے۔

خدا اِن پر لعنت کرے.....ان کو رسوا کرے.....ان کا ٹھکانہ جہنم کرے.....ان پر ایسے کو مسلط کرے جو ان کی شوکت کی بنیاد کو کھود کر پھینک دے.....اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔

اللہ ان کی ناک خاک میں رگڑے.....انہیں ہلاکی ہو.....خدا اِن کے اعمال برباد کرے.....ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت.....اللہ انہیں قتل کرے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی.....اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔

علمائے حرمین نے مسلمانوں کو ان مرتدوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کا حکم دیا

بیشک ''بزازیہ'' اور ''درر و غرر'' اور ''فتاویٰ خیریہ'' اور ''مجمع الانہر'' اور ''درمختار'' وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ:

.....''جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد.....ان کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے.....خود کافر ہے''.....

Scanned with CamScanner

شفا شریف میں فرمایا:

.....''ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے..... یا ان کے بارے میں توقف لائے
..... یا شک لائے''.....

ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے.....ان کے جنازے کی نماز پڑھنے.....ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے.....ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانے.....ان کے پاس بیٹھنے.....ان سے بات چیت کرنے.....اور تمام معاملات میں ان کا حکم بعینہ وہی ہے، جو مرتد کا ہے۔

یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام اشد گناہ ہیں جیسا کہ ہدایہ.....غرر..... ملتقی..... درمختار ..... مجمع الانہر..... برجندی.....فتاویٰ ظہیریہ.....اور طریقۂ محمدیہ حدیقہ ندیہ.....فتاویٰ عالمگیری وغیرہا میں تصریح ہے۔

ہاں ہاں احتیاط احتیاط! کہ بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ.....لوگوں کو ان سے ڈرائے اور نفرت دلائے.....ان کے فاسد راستوں، باطل عقیدوں کی برائی بیان کرے.....ہر مجلس میں ان کی تحقیر و توہین واجب.....ان کے عیب سب پر ظاہر کرنا درست ہے۔ اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہو اور ان کے پھندوں میں پڑنے سے اللہ کی پناہ چاہے۔

وہ لوگ تمام علماء کے نزدیک سزاوار تذلیل ہیں.....کافروں سے ان کا نقصان زیادہ سخت ہے۔ اس لئے کہ کھلے کافروں سے عوام بچتے ہیں.....اور یہ تو.....عالموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں تو عوام ان کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے.....اور ان کا باطن جو اِن خباثتوں سے بھرا ہے وہ اسے نہیں جانتے تو دھوکا کھاتے.....اور جو کفر اُن سے سنتے ہیں اسے قبول کر لیتے ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرہ کا خوف ہے۔ خصوصاً ان شہروں میں جہاں حاکم مسلمان نہیں۔

Scanned with CamScanner

ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے جیسے آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے.....اور جس سے ہوسکے کہ ان کو ذلیل کرے ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے.....اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے بجالائے.....جو ان کی ناپاکیوں کے سبب انہیں چھوڑے اس پر اللہ کی رحمت و برکت۔

ہر عقل والے پر واجب ہے کہ ان کی تعظیم نہ کرے.....مشہور علماء جن کی زبان کو اللہ نے وسعت دی ہے.....ان پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں مٹانے میں کوشش کریں.....کہ شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے راحت پائیں۔

اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت و ثواب کا امیدوار ہو کہ.....ان لوگوں سے پرہیز کرے اور ان سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے.....کہ اس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض ہے.....اور چلتی ہوئی بلا اور نحوست ہے۔

واجب ہے کہ منبروں پر.....اور رسالوں اور مجلسوں اور محفلوں میں مسلمانوں کو ان سے ڈرایا جائے ان سے نفرت دلائی جائے..... تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے اور ان کے کفر کی جڑ کٹ جائے.....کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں، گمراہ گروں کی سرایتِ عقائد سے بچائے آمین۔

Scanned with CamScanner

اسمائے مبارکہ مفتیان حرمین طیبین

جن کی تصدیقیں حسام الحرمین پر ہیں

(۱) شیخ علمائے مکہ معظمہ مفتی شافعیہ مولانا شیخ محمد سعید بابصیل

(۲) شیخ الخطباء والائمہ بمکہ معظمہ مولانا شیخ احمد ابوالخیر میرداد

(۳) ناصر سنن فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ مولانا علامہ شیخ صالح کمال

(۴) صاحب رفعت وافضال مولانا شیخ علی بن صدیق کمال

(۵) بقیۃ الاکابر عمدۃ الآواخر جلوہ گاہ نور مطلق مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی

(۶) محافظ کتب خانہ حرم حضرت علامہ مولانا سید اسمٰعیل خلیل

(۷) صاحب علم محکم مولانا علامہ سید ابوحسین مرزوقی

(۸) سرشکن اہل مکر وکید مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید

(۹) سابق مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین مالکی

(۱۰) فاضل، ماہر، کامل مولانا شیخ علی بن حسین مالکی

(۱۱) ذوالجلال والزین مولانا شیخ جمال بن محمد بن حسین

(۱۲) نادر روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف

(۱۳) نکوئی روزگار مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہان

(۱۴) مدرس مدرسہ صولتیہ مولانا محمد یوسف افغانی

(۱۵) اجل خلفائے حاجی امداداللہ صاحب مولانا شیخ احمد مکی امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ

(۱۶) عالم عامل فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط

Scanned with CamScanner

(۱۷) والا منزلت بلند رفعت حضرت مولانا محمد صالح بن محمد بافضل

(۱۸) صاحب فیض یزدانی مولانا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی

(۱۹) فاضل کامل مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی

(۲۰) فاضل کامل حضرت مولانا حامد احمد محمد جداوی

(۲۱) مفتی حنفیہ حضرت سیدنا و مولانا تاج الدین الیاس مفتی مدینہ طیبہ

(۲۲) عمدۃ العلماء، افضل الافاضل سابق مفتی مدینہ طیبہ عثمان بن عبدالسلام داغستانی

(۲۳) فاضل کامل شیخ مالکیہ سید شریف مولانا سید احمد جزائری

(۲۴) صاحب فیض ملکوتی حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خربوتی

(۲۵) صاحب خوبی و نکوئی شیخ الدلائل مولانا سید محمد سعید

(۲۶) عالم جلیل فاضل عقیل مولانا محمد بن احمد عمری

(۲۷) ماہر علامہ صاحب عزوشرف حضرت مولانا سید عباس بن جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل

(۲۸) فاضل کامل العقل مولانا عمر بن حمدان محرسی

(۲۹) فاضل کامل عالم عامل مولانا سید محمد بن محمد مدنی دیداوی

(۳۰) مدرس حرم مدینہ طیبہ مولانا شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری

(۳۱) مفتی شافعیہ مولانا سید شریف احمد برزنجی شافعی

(۳۲) فاضل نامور حضرت مولانا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی

(۳۳) شیخ فاضل مولانا عبدالقادر توفیق شلبی

رحمة الله تعالیٰ علیهم اجمعین

Scanned with CamScanner

فتاوائے علمائے اہل سنت و جماعت ہند

در تصدیق حسام الحرمین شریف

الاستفتاء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت مفتیان دین وملت کثرھم اللّٰہ تعالیٰ و ایدھم اس مسئلہ میں کہ:

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصّلاۃ والسلام کی سخت سخت توہینیں اور گستاخیاں کیں۔

رشید احمد گنگوہی نے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا اور اسی گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتایا۔

اور اشرف علی تھانوی نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چار پاؤں کے علم کی طرح لکھا۔

اور قاسم نانوتوی نے حضور آخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا۔

ان لوگوں کے متعلق حرمین شریفین کے علمائے کرام ومفتیان عظام سے استفتاء کیا گیا۔

ان حضرات کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال ملعونہ کے سبب کافر و مرتد ہیں.....

اور جو شخص ان کے ان کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔

ان فتاوائے مقدسہ کا مجموعہ مدت ہوئی "حسام الحرمین" کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں؟.....اور تمام مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم و ضروری ہے یا نہیں؟

اظہار حق فرمایئے اور اللہ عزوجل سے اجر پایئے۔ بینوا و توجروا.

المستفی : عرب حسن بن احمد مصری عفی عنهما

از گونڈل کاٹھیاوار۔ رسالدار پنشنر ریاست جونا گڑھ۔

فتوائے سرکار مارہرہ مطہرہ

(۱) الجواب اللهم هداية الحق و الصواب

بیشک فتاویٰ مبارکہ "حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین" حق و صحیح ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ نا قابل توجیہ و تاویل کی بنا پر جن کا حوالہ اس استفتار اور مجموعہ فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین میں ہے ضرور کفار، مرتدین، ملعونین ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے اِن کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانے وہ خود کافر۔

مسلمان پر احکامِ حسام الحرمین کا ماننا فرض قطعی ضروری.....اور ان کے مطابق عمل کرنا حکم شرعی، لازم حتمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمه جل مجده اتم و احکم۔

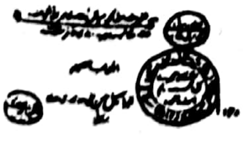

کتبه الفقیر اولادرسول محمد میاں القادری البرکاتی عفی عنه

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ، ۸؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ھ

(۲) الجواب صحیح ۔ فقیر اسماعیل حسن عفی عنہ قادری احمدی برکاتی

جامعہ رضویہ دار العلوم منظر اسلام اہل سنت و جماعت بریلی شریف کا فتویٰ

(۳) کتاب لا جواب حسام الحرمین الشریفین کے سب احکام بیشک وارتیاب حق وصواب ہیں۔ بے شبہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کثیر کفریات واضحہ شنیعہ قبیحہ کے سبب کافر ہے اور یقیناً ایسا کہ اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں ادنیٰ شک، ذرا تأمل، کچھ تردد، تھوڑا سا شبہ کرنے والا بھی اسی کی طرح کافر کہ..... جس طرح ایمان کو ایمان جاننا لازم ہے..... یوں ہی کفر کو کفر ماننا۔

کفر ضد ایمان ہے اور ''الاشیاء تعرف باضدادھا'' جو کفر کو کفر نہ جانے گا وہ ایمان کی قدر کیا جانے گا۔ اندھے کو روشنی کا حال کیا کھلے گا۔ تو جو کفر کو کفر نہیں جانتا یقیناً وہ اندھے کی طرح ہے۔ روشنی ایمان سے اس کا قلب محروم ہے۔ ہر مسلمان کو بحکم قرآن کفر و ایمان دونوں کی پہچان ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللّٰہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی﴾

جس نے کفر کیا طواغیت سے اور ایمان لایا اللہ پر تو اس نے بیشک مضبوط گرہ تھامی۔

تو جو بات اللہ عزوجل کے ساتھ کفر ہے اسے ہر مسلمان ضرور کفر جانتا ہے۔ اور جو اسے کفر نہ جانے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

قادیانی اس لئے کافر ہے کہ اس نے ختم نبوت کا انکار کیا اور انکار ختم نبوت، قرآن کا انکار ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آدمی کچھ کافر ہو کچھ مسلمان۔ اگر سارے قرآن پر دعویٰ ایمان رکھتا ہو اور ایک کلمہ کی قرآنیت سے منکر ہو۔ وہ سب کا منکر اور کھلا کافر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

Scanned with CamScanner

"افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض"

قادیانی اپنی نبوت کا مدّعی ہے۔ جو جھوٹا نبی بنے وہ مفتری علی اللہ کافر باللہ ہے .....قادیانی حضرت روح اللہ وکلمۃ اللہ و نبی اللہ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی توہین کرتا ہے..... یوں ہی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی.....بلکہ بہت سے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی۔ اور جو کسی ایک نبی کی توہین کرے وہ اجماعاً قطعاً یقیناً کافر ہے۔ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

اس کے کفریات اس قدر ہیں جن کا شمار دشوار ہے۔ اور گنتی کیا درکار ہے کہ.....جو ایک ہی وجہ سے کافر ہو، انہیں کفار کی طرح مبتلائے قہر قہار، مستوجب غضب جبار، مستحق سخت عذاب نار، لائق لعنت حضرت کردگار ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العزیز الغفار

یوں ہی قاسم نانوتوی جس نے قرآن عظیم پر بے ربطی کی لم لگائی، جس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام پھر صحابہ کرام، تمام ائمہ عظام وعلمائے اعلام اور سب مسلمانوں خواص وعوام کو نافہم و خطا کار ٹھہرایا.....جس نے وضاحت سے ختم نبوت کا انکار کیا۔ وغیر ذلک من الھزلیات۔

یوں ہی رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھوی جنہوں نے شیطان کے علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم عظیم سے زائد بتایا.....جنہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننے کو شرک جانا اور خود شیطان کے لئے علم محیط ارض مانا اور یوں ابلیس کو خدا کا شریک جانا.....جنہوں نے مجلس میلاد مبارک کو کنھیا کے جنم سے بدتر کہا۔ گنگوہی نے تصریح کی کہ

....."میلاد مبارک جس طرح بھی ہو ہر طرح ناجائز و بدعت ہے".....

جس نے صاف منہ بھر کہا کہ:

....."وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے".....

یعنی معاذ اللہ خدا کے کذب کا امکان تو امکان وقوع ہولیا۔

یوں ہی اشرف علی تھانوی جس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی شان رفیع میں وہ سخت گندی ناپاک گالی بکی۔

Scanned with CamScanner

ضرور یہ سب کے سب بے شبہ ایسے ہی کفار مرتدین ہیں۔ جن کے کفر میں ذرا شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ مجمع الانہر، درمختار وغیرہما معتمدات اسفار میں ہے

"من شك فی كفره و عذابه فقد كفر" والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام ماننا اوران کے مطابق عمل فرض ہے۔

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم قالہ بفمہ و امر برقمہ

الفقیر مصطفیٰ رضا القادری النوری عفی عنہ (حضور مفتی اعظم ہند)

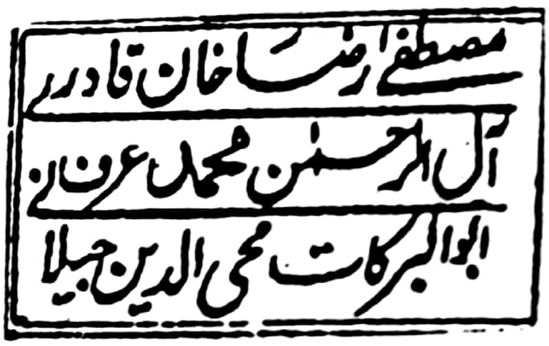

(۴) ہذا ہو الحق و الحق بالا تباع احق۔

حررہ الفقیر الی رحمۃ ربہ و نعمۃ حبہ محمد المدعو بحامد رضا القادری النوری الرضوی البریلوی حماہ ربہ من کل شر مزوی وسقاہ من نمیر منہل کرمہ المروی آمین

(۵) لقد اصاب من اجاب۔ رحم الٰہی غفرلہ (صدر المدرسین: دار العلوم اہل سنت و جماعت)

(۶) الجواب صحیح۔ الفقیر القادری محمد عبد العزیز عفی عنہ (مدرس دوم: دار العلوم منظر اسلام)

(۷) ذلك كذلك ۔ خویدم الطلبہ محمد حسنین رضا القادری البریلوی

(۸) للہ در المجیب۔ محمد ابراہیم رضا رضوی عفی عنہ (مہتمم: دار العلوم منظر اسلام)

(۹) الجواب صحیح۔ سردار علی البریلوی عفی عنہ

(۱۰) لقد اجاد المجیب و افادہ۔

محمد تقدس علی قادری رضوی غفرلہ (نائب مہتمم: دار العلوم منظر اسلام)

(۱۱) ذلك ہو الحق و بالقبول احق

فقیر احسان علی عفی عنہ مظفر پوری (مدرس چہارم: منظر اسلام)

(۱۲) الجواب صحیح ۔ محمد نور الہدیٰ حیات پوری

(۱۳) الجواب صحیح ۔ عبد الرؤف عفی عنہ فیض آبادی

(۱٤) انه لجواب صحیح لایأتیه الباطل من بین یدیه و لامن خلفه .والله تعالیٰ اعلم

راقم سب سنّیوں کا خادم فقیر سید غلام محی الدین بن السید مولانا المولوی رحمت اللہ قادری راندیری عفی عنہ

(۱٥) هذا هو تحقیق الحق الحقیق والحق بالاتباع یلیق .

العبد المسکین غلام معین الدین اللکھنوی

(۱٦) الجواب صحیح ۔ فقیر محمد صدیق اللہ بنارسی

(۱۷) الجواب نور والمجیب منصور ۔ محمد نور عفا الله عنہ آروی

(۱۸) صح الجواب والله اعلم بالصواب ۔ مختار احمد عفی عنہ بہاری

(۱۹) ذلك كذلك انا مصدق لذلك والله خیر مالك ۔

فقیر غلام جیلانی اعظمی قادری برکاتی غفرله ماتقدم من ذنبه وما سیاتی

(مدرس: دار العلوم منظر اسلام بریلی)

(۲۰) الجواب صحیح ۔ ابوالانوار سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی جیلانی جائسی غفرلہ

(۲۱) هذا الجواب صحیح ۔ فقیر حسین الدین قادری رضوی فرید پوری

(۲۲) الجواب صحیح و المجیب نجیح ۔

فقیر عبد العزیز القادری الرضوی المصطفوی المظفر پوری ثم الگورکھپوری

غفرله ذنبه المعنوی والصوری

(۲۳) الجواب صحیح ۔ محمد شاہد الحق عفی عنہ قادری

(۲٤) صح الجواب ۔ والله تعالیٰ اعلم ۔

Scanned with CamScanner

فقیر ابوالمعانی محمد ابرار حسن صدیقی تلہری عفا اللہ تعالیٰ عن ذنبہ الجلی و الخفی
(مفتی دارالافتاء جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی)

(۲۵) حسام الحرمین حسام و ھوا حق بالاتباع واللہ ولی الانعام و ھو اعلم نمقہ۔
عبدالعاصی سلطان احمد البریلوی عفی عنہ

(۲۶) حسام الحرمین شمشیر براں ہے جس کی دھار مخالفین بیدین کے گرانے سے گرنہیں سکتی۔
فقیر ہیچمداں وزیر احمد خاں محمدی سنی حنفی قادری بوالحسینی رضوی غفرلہ

(۲۷) اصاب المجیب نمقہ
الفقیر ابوالفرح عبیدالحامد محمد علی السنی القادری الحامدی الآنولوی غفرلہ ذنبہ الجلی والخفی مولاہ العلی القوی آمین

(۲۸) الجواب صواب والمجیب مثاب و علی من خالفہ اشد العذاب و سوء العقاب۔
فقیر ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ربہ القوی

(۲۹) بیشک حسام الحرمین حق ہے اور اس میں جن اشخاص کی بابت فتویٰ کفر ہے وہ صحیح ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے مانیں اور اس پر عمل کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم واحکم۔
الفقیر حشمت علی السنی الحنفی القادری البریلوی غفرلہ الولی

فتویٰ آستانہ کچھوچھہ مقدسہ

(۳۰) الجواب بعون اللہ الوھاب اقول وباللہ التوفیق

بیشک مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کر کے کافر ہوا۔ بلاشبہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی واشرف علی تھانوی و قاسم نانوتوی نے سرکار الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی اور منہ زوری کی جس کی بنا پر مردود بارگاہ ہوئے اور ذریت ابلیس میں پناہ پایا۔

Scanned with CamScanner

علمائے حرمین طیبین نے جوفتویٰ ان کے حق میں صادر فرمایا ہے اس کا لفظ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق و درست ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر جاہل یا منافق اور اسی بنا پر ہم ان لوگوں کو کافر، مرتد جانتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں اور ہر وہ شخص جو اپنے مسلمان ہونے کا مدّعی ہو اس پر فرض ہے کہ ان گستاخان بارگاہ محبوب ذی الجلال و الجاہ کو کافر جانے اور دل میں ایسا ہی اعتقاد رکھے کہ "من شك فی كفره و عذابه فقد كفر" فقہائے کرام کا قانون ہے۔

هذا ما عندی و العلم عند الله سبحانه و تعالیٰ و علمه اتم و احكم و صلی الله تعالیٰ علی خير خلقه و نور عرشه سيدنا محمد افضل العالمين.

كتبه العبد المسكين محمد المدعو بافضل الدين البهاری غفرله الله الباری امین الافتاء فی الجامعة الاشرفية الكائنة بكضره كچھوچھہ المقدسة ضلع فیض آباد۔

(۳۱) نعم الجواب و حبذ التحقيق و بالقبول والاتباع حری و حقيق والله تعالیٰ اعلم وانا العبد الفقير السيد احمد اشرف القادری الچشتی الاشرفی الجيلانی كان له الفضل الربانی

(۳۲) لاريب ان فتاوی علماء الحرمين المحترمين فی تكفير هولاء المذكورين صحيحة

وانا الفقير ابوالحامد السيد محمد الاشرفی الجيلانی عفا عنه الله الصمد (حضور محدث اعظم ہند)

(۳۳) انا مؤيد لما اجاب فان هٰؤلاء الذين ذكروا قد ارتدوا بعد ايمانهم كافرين وما افتی به علماء نامن الحرمين المنورين صلی الله تعالیٰ علی منورهما وآله و صحبه وبارك وسلم فهو حق صحيح لانشك فيه اصلا ولا ينبغی ان يريب فيه

احد بعد ان شهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله كيف لا و انهم كذبوا الله و رسوله فهم الذين امنوا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم وماقدروا الله حق قدره فختم الله على سمعهم و على ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظيم.

قاله بفمه وحرره بيده الفقير معين الدين احمد غفرله الاحد

صدر المدرسین فی الجامعۃ الاشرفیۃ

(۳۴) لله در المجيب المصيب فى ما اظهر الحق و بين ان اولئك المذكورين قد كفروا بالله العظيم فلا اعتذار لهم بعد ان كفروا بعد ايمانهم و هذا اعتقادنا انهم اتبعوا الشيطان فامتثلوا ما امرهم واتخذوه ولياً ومن يتخذ الشيطان ولياً فساء وليا.

قاله بفمه وحرره بيد العبد المسكين ابوالمعین السید محی الدین الاشرفی الجیلانی المتوطن فى الكچهوچهه المقدسة.

(۳۵)الجواب صحیح ۔سید حبیب اشرف

(۳۶)الجواب صحیح ۔فقیر محمد سلیمان اگرپوری

فتوائے حضرات جبل پور

(۳۷) فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین بے شبہ حق وصواب، مطابق سنت وکتاب ہے۔ اس کا ماننا اس کے ارشادات جلیلہ کو عینِ مطلوبِ شرعِ مطہر.....اور اصول ومقاصدِ مذہبِ حق سے جاننا.....اس کے مطابق عقیدہ رکھنا، عمل کرنا مسلمانوں پر فرض.....اور ان کے کامل الایمان، صحیح الاعتقاد سچے پکے سنی مسلمان ہونے کی دلیل.....اور فرمان الٰہی جل وعلا ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا﴾ (سورہ نساء/۵۹) کی عین تعمیل ہے۔

اور اس کا انکار اس سے انحراف.....مذہب حق وہدایت اور عقائد اہل سنت واجماع ائمہ ملت سے انحراف.....اور حدیث شریف "اتبعوا السواد الاعظم" کے صریح خلاف.....اور تہدید

نبوی "من شذ شذفی النار "اور وعید شدید قرآنی ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (سورہ النساء/۱۱۵) کے تحت حکم اپنے داخل ہونے کا اعتراف ہے۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم و علمہ عز مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ الفقیر عبدالباقی محمد برہان الحق القادری الرضوی الجبلفوری غفرلہ

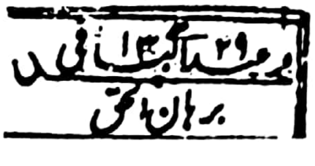

(۳۸) الجواب صحیح۔ محمد عبدالسلام ضیاء صدیقی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی جبل پوری غفرلہ

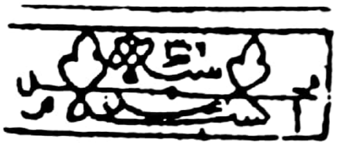

فتوائے دربار علی پور شریف

(۳۹) حسام الحرمین کے فتاوے حق ہیں اور اہل اسلام کو ان کو ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ جو شخص ان کو تسلیم نہیں کرتا وہ راہ راست سے دور ہے۔ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان مبارک میں جو شخص عمداً و سہواً بھی گستاخی کرے اور آپ کی ادنیٰ توہین و تنقیص کا تقریراً یا تحریراً مرتکب ہو وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ جو شخص اس کافر اور بے ایمان کو مسلمان سمجھتا ہو وہ بھی اسی کا حکم رکھتا ہے۔ "اھانۃ الانبیاء کفر "عقائد کا صریح مسئلہ ہے اور رضا بالکفر بھی کفر ہے۔ جیسا کہ کتب اسلامیہ میں باتفاق جمہور علمائے متقدمین و متاخرین مرقوم ہے۔

اس لیے ان اشخاص سے جو کہ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دیگر حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی اہانت کریں نفرت و بیزاری ضروری و لازمی امر ہے۔

الراقم جماعت علی عفا اللہ عنہ بقلم خود از علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب۔

(۴۰) الجواب صحیح۔ محمد حسین عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں

(۴۱) جواب صحیح ہے۔ محمد کرم الٰہی، بی۔ اے، سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ علی پور سیداں

(۴۲) الجواب حسن۔ العاصی خان محمد بقلم خود مدرس اوّل مدرسہ اسلامی ٹولہ ضلع اٹک۔

(۴۳) الجواب صحیح۔ محمد کامران بقلم خود

فتوائے سرکار اعظم اجمیر مقدس

(۴۴) یہ لوگ ان اقوال خبیثہ کی وجہ سے کافر و مرتد خارج از اسلام ہیں۔ ایسوں کے بارے میں ارشاد ہوا کہ ''من شك في كفره و عذابه فقد كفر'' جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ فتاوائے علمائے حرمین کریمین بلاشبہ حق ہیں۔ ان کی اتباع اہم الفرائض اور ان کا ماننا نہایت ضروری۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ (صدر الشریعہ صاحب بہار شریعت)

(۴۵) بیشک دعویٰ نبوت کفر اور گستاخیاں، شان اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کفر اور ارتداد .....اور خدائے عز وجل صادق وسبحان کو کذب کا عیب لگانا کفر صریح..... علٰی هذا علم اقدس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شیطان ملعون کے علم سے کم بتانا موجب لعنت و کفر..... نیز حضور اقدس و انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اعلیٰ کو مذکورہ اشیاء کے علم سے تشبیہ دینا توہین علوم نبوی..... اور موجب ارتداد و کفر۔

اور ان کفریات کا قائل اور یہ اشخاص جن کی کتب مطبوعہ سے اس قسم کے عقائد ثابت ہیں حسب فتاوائے علمائے حرمین شریفین نہ محض بے ادب اور گستاخ..... بلکہ خدا اور رسول کے دشمن اور بقاعدہ شرعیہ کافر و مرتد ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

امتیاز احمد انصاری مفتی دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف

(۴۶) بیشک ان اقوال کا قائل ومعتقد کافر ہے اور فتاوائے حرمین حق ہیں۔

محمد عبد المجید عفی عنہ مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف۔

Scanned with CamScanner

(۴۷) ان کان ذلك فذلك ۔عبدالحی عفی عنہ مدرس دارالعلوم عثمانیہ اجمیر شریف۔

(۴۸) الجواب صحیح ۔فقیر غلام علی عفی عنہ

(۴۹) لاریب فیما صرح فی کتاب حسام الحرمین المکرمین الشریفین فالعمل به واجب ۔فقیر محمد حامد علی عفی عنہ

(۵۰) جواب صحیح ہے۔غلام محی الدین احمد عفی عنہ بلیاوی

(۵۱) جواب صحیح ہے۔فقط احمد حسین رامپوری عفی عنہ

(۵۲) الجواب صحیح ۔قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی بہرائچ شریف

(۵۳) ما اجاب به المجیب اللبیب فهذا هو الحق الصریح ۔

احمد مختار الصدیقی صدر جمعیت علماے صوبہ بمبئی

(۵۴) الجواب صحیح ۔ابوالہدیٰ محمد عظیم اللہ علمی عفی عنہ

(۵۵) اصاب من اجاب۔ابوالحسنات سید محمد احمد رضوی قادری الوری

(۵۶) اصاب من اجاب۔خادم الفقراء ظہور حسام غفرلہ

(۵۷) ختم نبوت کے بعد دعویٰ نبوت کفر ہے تو ہین سرکار رسالت کفر بلکہ اعظم الکفریات والعیاذ باللہ

حررہ الفقیر محمد عبدالقدیر قادری (بدایونی فرزند حضرت تاج الفحول رحمۃ اللہ علیہ)

(۵۸) اشخاص مذکورہ مرتد و کافر اور فتویٰ حسام الحرمین واجب العمل ۔

فقیر سید غلام زین العابدین سہسوانی

(۵۹) حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہوا ہے سب برحق ہے۔فقیر محمد محسن عفی عنہ

(۶۰) جواب صحیح ہے۔فقیر اسد الحق مرادآبادی عفی عنہ

(۶۱) فتاویٰ حسام الحرمین الشریفین بلاشک صحیح اور اس پر عمل لازم۔

فقیر محمد فخر الدین بہاری پورنوی غفرلہ

(۶۲) فتاویٰ حسام الحرمین الشریفین بلاشبہ حق ست و بران عمل کردن از ضروریات دین ست۔

Scanned with CamScanner

فقیر غلام معین الدین بہاری عفا عنه الباری

(۶۳) من اعتقد اوتفوه بقول من الاقوال المذکورة فهو کافر بلاشبهة و من شك فی کفره فقد کفر و حسام الحرمین صحیح حق و العمل به واجب واللّٰه اعلم۔

الفقیر الحافظ عبدالعزیز المرادآبادی غفرله اللّٰه ذوالایادی

(۶۴) فتاوی حسام الحرمین بلاشبہ حق ہے اوراس پر عمل واعتقاد اهم الفرائض۔

غلام سید الاولیاء محی الدین الجیلانی المتعوذ باللطف الرحمانی علی گڑھی

فتوائے دارالافتاء مراد آباد

(۶۵) ''حسام الحرمین'' ہندوستان کے فخر وعزت حضرت عظیم البرکۃ خاتم الفقهاء شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا الحاج المولوی الشاہ محمد احمد رضا خان صاحب قدس سره العزیز کا محققانہ فتوی ہے۔ جس میں بیدینان ہند کے کفر کا حکم فرمادیا ہے۔ حرمین طیبین کے نامدار افاضل نے اس کی تصدیقیں فرمائی ہیں۔ براہین ساطعہ و حجج واضحه سے مؤاثق مؤید ہے۔ اہل حق کو اس کے حق ہونے میں شبہ نہیں کہ وہ حکم صاف ہے شریعت غراء مصطفویہ کا۔ علی صاحبها الف الف صلاۃوسلام و تحیة واللّٰه سبحنه اعلم۔

کتبه العبد المعتصم بحبله المتین محمد نعیم الدین عفا عنه المعین۔(صدرالافاضل صاحب تفسیر خزائن العرفان)

(۶۶) ما اجاب به سیدی فهو حق صراح۔عمر النعیمی

(۶۷) الجواب صحیح۔محمد عبدالرشید غفرله المجید

فتوائے مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

(۶۸) حسام الحرمین جو فتوی علمائے حرمین شریفین ہے۔ وہ سرتاپا حق و بجا ہے اور جن اقوال پر فتوی دیا گیا ہے فریقین میں منصف کو ان کی کتابوں سے ان اقوال کو مطابق کر کے دیکھنا کافی ہے اور

Scanned with CamScanner

معاند کو تمام قرآن بھی پڑھ لے، نفع نہیں بخشتا۔ اللہ جل شانہ مسلمانوں کو توفیق انصاف دے اور ان بیدینوں سے اپنی امن میں رکھے۔

فقط ابو محمد دیدار علی عفا اللہ عنہ

(۶۹) نحمده و نصلی علی حبیبه الکریم: لاریب حسام الحرمین مجموعہ فتاوائے علمائے حرمین طیبین زاد اللہ لهما تعظیما و شرفا حق و بجا ہے۔ اور جملہ مسلمانان عالم کا فرض اولین ہے کہ اس کو مانیں اور حق جانیں۔

قاله بفمه و نمقه بقلمه العبد الراجبی رحمة ربه القوی ابوالبرکات سید احمد سنی حنفی قادری الوری۔ مدرس دار العلوم حنفیہ مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

(۷۰) الجواب صحیح ۔سید فضل حسین نقشبندی قادری مجددی گجراتی

(۷۱) الجواب صحیح ۔سید عبد الرزاق نقشبندی مجددی حیدر آبادی

(۷۲) ذلك كذلك انا مصدق لذلك ۔نور محمد قادری دولوی شیخوپوری

(۷۳) هذا الجواب صحیح ۔مفتی محمد شاہ پونچھوی

(۷۴) الجواب المذكور صحیح ۔عبد الغنی ہزاروی کارکری

(۷۵) الجواب صحیح ۔محمد مقصود علی عفی عنہ

(۷۶) الجواب صحیح ۔خاکسار حاجی احمد نقشبندی عفی عنہ

(۷۷) هذا الجواب صحیح ۔محمد عبد الغنی لاہوری

فتوائے مدرسہ فیض الغربا آرہ

(۷۸) بلا شبہ ایسے عقائد والے کافر و مرتد ہیں۔ اس لئے کہ ان میں توہین و تنقیص شان اللہ و رسول ہے یہ لوگ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں

﴿ قل ابالله وایته ورسوله کنتم تستهزءُون. لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ﴾

Scanned with CamScanner

یعنی کہہ دیجئے اے نبی! ان سے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔

عالمگیری میں ہے: ''یکفر اذا وصف اللّٰہ تعالیٰ بما لا یلیق به اونسبه الی الجهل اوالعجز اوا لنقص ''الخ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔ اسی طرح جو اسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔

''اِعلام'' میں ہمارے علمائے اَعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ہے:

''من تلفظ بلفظ الکفر یکفر (الی قوله) و کذا کل من ضحك علیه او ا ستحسنه اورضی به یکفر''

جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا، اسی طرح جو اس پر ہنسے یا اسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو کافر ہوجائے گا۔

میں نے حسام الحرمین کو شروع سے آخر تک دیکھا ہے۔ جو کچھ اس میں ہے صحیح ہے۔ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا واجب ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد ابراہیم عفی عنہ آروی حنفی قادری رضوی مدرس مدرسہ فیض الغربا آرہ

(۷۹) بیشک ایسے عقائد کفریہ کے قائل کافر ہیں، میں نے حسام الحرمین کو دیکھا ہے صحیح ہے۔ اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا چاہیے۔

فقط محمد عبدالغفور عفی عنہ مدرس اول مدرسہ فیض الغربا آرہ

(۸۰) صح الجواب۔ محمد اسمٰعیل عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغربا آرہ ضلع شاہ آباد

(۸۱) صح الجواب ۔محمد نور القمر عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغربا آرہ

(۸۲) الجواب صحیح ۔فقیر محمد حنیف حنفی آروی عفی عنہ

Scanned with CamScanner

(۸۳)الجواب صحیح۔سلطان احمد آروی عفی عنہ

(۸۴)الجواب صحیح۔محمد نعیم الدین عفی عنہ آروی

(۸۵) اصاب من اجاب۔عبدالحلیم آروی عفا اللہ عنہ

(۸۶)الجواب صحیح۔فقیر محمد عبدالمجید غفرلہ الحمید رضوی آروی

(۸۷)الجواب صحیح۔عبدالرحمن دربھنگوی

(۸۸) اصاب من اجاب۔محمد حنیف مدرس مدرسہ فیض الغربا آرہ

(۸۹)اصاب من اجاب۔محمد نصیر الدین آروی عفی عنہ

(۹۰)الجواب صحیح۔محمد غریب اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض الغربا آرہ۔

فتوائے بانکی پور پٹنہ

(۹۱) فتاویٰ حرمین طیبین ضرور حق ہیں۔جن کی حقیت میں اصلاً شبہ نہیں اس کی حقیت پر آفتاب سے بھی روشن تر دلیل یہ ہے کہ ان اقوال کے قائلوں نے اس کے مقابل نہ صرف سکوت ہی کیا بلکہ حکم میں اتفاق کیا جس کا مجموعہ ایک مستقل رسالہ میں بنام "الختم علی لسان الخصم" دیوبند میں چھپ چکا ہے۔جس میں ان لوگوں نے تصریح کی کہ بے شک ایسے اعتقاد وخیال واقوال والے کافر ہیں۔

رہی یہ بات کہ ایسے اقوال کن لوگوں کے ہیں جن پر باتفاق علمائے بریلی واہالی دیوبند کفر کا فتویٰ ہے۔ان مطبوعہ کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے جن کا حوالہ "حسام الحرمین" میں ہے۔ جسے چھپے ہوئے بیس سال ہوگئے۔کیا قادیانیوں کے ارتداد اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کفر جیسے اتفاقی مسئلہ میں بھی استفسار وسوال کی ضرورت ہے۔واللہ اعلم

محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ

Scanned with CamScanner

فتوائے سیتاپور

(۹۲) صورت مسؤلہ میں جن لوگوں کے نام لکھے گئے ہیں وہ ہر ایک شخص اپنے اقوال کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور جو شخص ان کے اقوال پر واقفیت تامہ رکھتے ہوئے ان کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں جانتا یا کچھ شک رکھتا ہے وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

کتاب مستطاب حسام الحرمین الشریفین قطعی حق ہے اور علمائے حرمین شریفین نے جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ قطعاً یقیناً حق ہے۔ اس حسام الحرمین کو غلط نہ جانے گا مگر وہ شخص جو اپنی پیاری جان سے زیادہ عزیز ایمان سے ہاتھ دھوئے گا۔ اس فتاویٰ مبارکہ کے حق ہونے میں اور اس کے مسائل کے حق ہونے میں شک کرنا سراسر ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔

اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب ومحبوب طالب ومطلوب دانائے کل غیوب کے صدقہ اور طفیل میں ہر ایک مسلمان کو اس مبارک فتوے پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور عامہ مسلمین کو ان عقائد باطلہ سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ اور ان دشمنان دین کے ظاہری تقویٰ و طہارت پر والہ وشیدا ہونے سے بچائے۔

یہ اشخاص مذکورہ بالا اسلام سے کوسوں دور ہیں ان کی نماز وروزہ سب نامقبول اور عند اللہ تعالیٰ یہ مشرکین ونصاریٰ سے بدتر۔ واللہ الموفق للحق و الصواب وما علینا الا البلاغ

فقیر سید ارتضا حسین قادری برکاتی خادم سجادہ برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ وارد حال ضلع سیتاپور، اودھ

فتوائے ریاست جلال آباد

(۹۳) مجموعہ حسام الحرمین یقیناً حق اور درست ہے۔ اور اس کی تصدیقات میں علمائے آفاق کا اتفاق اس کی حقانیت پر آفتاب سے زیادہ روشن برہان ہے۔ صرف چند نجدی خیالات والے تو ہم پرست اگر انکار کریں تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادمان والا کو کچھ ضرر نہیں دے سکتا۔

مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مجموعہ حسام الحرمین پر عمل کر کے سچے پکے

Scanned with CamScanner

مسلمان اور صاحب ایمان رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اسمٰعیل محمود آبادی مفتی ریاست جلال آباد ضلع فیروز پور پنجاب

فتوائے پوکھریرا ضلع مظفر پور

(۹۴) رب زدنی علما حسام الحرمین ایک معتبر اور مستند، واجب العمل فتویٰ ہے۔ اس کے مفتی علام، وحید العصر، فرید الدہر، مفتی اسلام، مرجع عام، امام انام، بیخ کن نجدیاں، صف شکن بد مذہباں ہیں اور اس کے مصدقین عالی مقام ومُقرِّظینِ اَعلام علمائے بلد اللہ الحرام اور ساکنان بلدۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ جزاهم الله تعالیٰ خير الجزاء عنا و عن سائر المسلمين.

ان خبثائے مذکورین فی السوال کے اقوال ملعونہ ان کی خباثت باطنی کا نمونہ ہیں۔

اے اللہ مجھے اور میرے سب سنی بھائیوں کو ان کے کید سے بچانا۔ بجاه المصطفیٰ صلى الله تعالیٰ عليه وسلم آمين يارب العلمين۔

حسام الحرمین سنی مسلمانوں کا دستور العمل ہے۔ ہر سنی اس کو اپنا دستور العمل بنائے اور جس سے بچنے اور دور رہنے کو یہ رسالہ کہتا ہے اس کو اپنے سے دور کردے گو اپنا ہی کیوں نہ ہو۔ هذا بيان للناس وهدی و موعظة و بشری للمؤمنين والله تعالیٰ اعلم وعنده ام الكتاب۔

خادم مفتی الاسلام ابوالولی محمد عبدالرحمٰن مُحِبّی ناظم نور الاسلام پوکھریرا

محلہ نور الحلیم شاہ۔ شریف آباد ڈاکخانہ رائپور ضلع مظفر پور۔

(۹۵) الجواب صحيح و المجيب نجيح۔

فقیر رشید احمد عرف صاحب جان مکیاوی در بھنگوی كان الله ورسوله له

(۹۶) زہے کتاب مبارک حسام الحرمین ست کہ مزین بتصدیقات علمائے حرمین طیبین ست۔ دراں لغو و دروغ بنظر نمی آید مگر کسے را کہ قائل کذب خدائے قدوس باشد وصف حقانیت اواز من مپرسید۔ برحقیت او گواہ عادل کلام اہل حرم را بہ بیند۔

Scanned with CamScanner

محمد عطاء الرحمٰن المتخلص بعطا عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا

(۹۷) حسام الحرمین کتاب لاریب فیه هدی اللمتقین قهر رب العالمین علی المرتدین من الوهابیین و النجدیین و القادیا نیین خذلهم الله انی یوفکون ۔

محمد ولی الرحمٰن غفرلہ المنان قادری رشیدی علیمی حلیمی مدرس اول مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا

(۹۸) صدق المجیب ۔

محمد شفاء الرحمٰن قادری رضوی کان اللہ لہ مدرس سوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا

(۹۹) الجواب حق و المجیب محق ۔ شرف الدین مدرس اول مدرسہ نور العلوم واقع کومان ۔

(۱۰۰) کتاب حسام الحرمین کے ہر مسئلہ پر مسلمان کو عمل کرنا ضروری ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد رحیم بخش قادری رضوی عفی عنہ

(۱۰۱) فتاویٰ حرمین شریفین زاد هما الله شرفاو تعظیما کا ہر فتویٰ محقق وواجب العمل ہے ۔ رہے مخالفین تو ﴿ لهم فی الدنیا خزی و لهم فی الاخرة عذاب عظیم مهین ﴾ ہیں ۔

محمد حبیب الرحمٰن مدرس چہارم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا

(۱۰۲) مجیب محقق کا جواب لاجواب ہے ۔ فقیر عبد الکریم بلیاوی عفی عنہ

(۱۰۳) حسام الحرمین "صارم ہندی بر گردن بد مذہبی" ہے ۔ فقیر عبد الحفیظ دربھنگوی غفرلہ

(۱۰۴) الجواب لاریب فیه ۔ فقیر ابو الحسن مظفر پوری عفی عنہ

فتوائے ریاست بہاولپور

(۱۰۵) بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علیٰ رسوله الکریم سیدنا و مولانا محمد معدن الجود و الکرم و اله و صحبه اجمعین الی یوم الدین. اما بعد اشخاص مذکورین فی السوال اعنی مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی ورشید احمد گنگوہی وخلیل

Scanned with CamScanner

احمد انبیٹھوی و اشرف علی تھانوی بلاشک وشبہ اپنے اقوال ملعونہ خبیثہ مجموعہ کفر وضلال کے باعث یقیناً کافر و مرتد ہیں.....اور جو شخص ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر، مرتد ہے۔

کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں علمائے کرام و مفتیان عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا و تعظیما کے جو فتاویٰ مبارکہ مقدسہ ہیں، وہ بالکل حق و صحیح ہیں اور مسلمانوں کو ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

ذلك ما عندى والله سبحنه و تعالىٰ اعلم و علمه جل مجده اتم و احكم و الصلوة و السلام على حبيبه الاكرم سيدنا و مولانا محمد معدن الجود و الكرم وا له و صحبه اجمعين الى يوم الدين.

كتبه عبده المذنب الفقير ابو محمد محمد . الموعو بغلام رسول البھاولفوری عفى عنه بمحمد المصطفىٰ النبى الامى و اله صلى الله تعالىٰ عليه وعليهم و سلم .

فتوائے گڑھی اختیار خان بہاولپور

(۱۰۶) حسام الحرمین استفتار کا کافی جواب اور سراسر حق وصواب ہے۔ اور میں نہ عالم ہوں اور نہ مفتی، صرف سرکار ابد قرار مظہر اتم لاسم الله الاعظم سمیع بصیر علیم خبیر ہر غائب وحاضر در ہر زمان و مکان حاضر و ناظر سید المرسلین محبوب رب العلمین قاسم ارزاق اولین وآخرین المنزه عن ادناس البشرية و الماء و الطين صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم الیٰ یوم الدین کا نعت خوان اور سگ آستان حضرت حسان ہوں۔ الحمد لله على احسانه۔

توہین انبیاء ومرسلین صلوات الله عليهم اجمعين متفق علیہ کفر ہے۔

حضرت مولانائے روم رحمه القيوم کے ایک شعر پر جو مثل شیر نر حملہ آور ہے۔ ختم کرتا ہوں:

کیست کافر غافل از ایمان شیخ
کیست مردہ بے خبر از شان شیخ

Scanned with CamScanner

ایک دو، اور بھی سن لیجئے:

کافراں دیدند احمد را بشر
چوں ندیدند از وے انشق القمر
ہاں و ہاں ترک حسد کن بامہاں
ورنہ ابلیسے شوی اندر جہاں

فقط عبد النبی المختار محمد یار فریدی محمدی معینی چشتی قادری بقلم خود۔ از گڑھی اختیار خاں ریاست بہاولپور۔

فتوائے کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

(۱۰۷) الجواب وبالله التوفیق: فتاوی حسام الحرمین میں نے دیکھا مفتیان عظام نے جو کچھ لکھا ہے بالکل صحیح و درست۔ اہل اسلام کو ان فتاویٰ کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

کتبہ ابو یوسف محمد شریف الحنفی الکوتلوی عفا الله عنه

(۱۰۸) حسام الحرمین میں جو فتوے مندرج ہیں وہ حق اور صواب ہیں جو ان کو نہ مانے وہ خود کافر اور بیدین ہے۔

ابو الیاس امام الدین حنفی قادری رضوی عفی عنہ از کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔

(۱۰۹) الجواب صحیح۔ ابو صالح سید میر حسین امام مسجد کوٹلی لوہاراں۔

فتوائے کھرڑ وٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ

(۱۱۰) حسام الحرمین نہایت صحیح فتاویٰ کا مجموعہ ہے علمائے حرمین کی اتباع ضروری ہے۔ جو نقائص

Scanned with CamScanner

سوال میں درج ہیں وہ واقعی کفریات ہیں خداوند قدوس پر جھوٹ کی تہمت لگانا صریح کفر ہے۔
العیاذ باللہ .

علی ھذا القیاس حضور پرنور شفیع یوم نشور صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی توہین خواہ کسی طرح ہو کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

الفقیر السید فتح علی شاہ القادری عفی عنہ من مقام کھڑوٹہ من مضافات سیالکوٹ

فتوائے چتوڑ۔ راجپوتانہ

(۱۱۱) بیشک فتاویٰ حسام الحرمین حق ہیں اور ان میں جن جن کو کافر کہا گیا وہ واقعی کافر ہیں۔ ہر مسلمان کو ان کا ماننا ضروری ہے۔ بلکہ ان کا کفر ایسا کھلا ہوا ہے کہ بقول علمائے کرام ان کے اقوال سے واقف ہو کر بھی جو شخص ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور حسام الحرمین میں تو ان خبثار کے اقوال کی عبارتیں ان کی اصل کتابوں سے صفحہ بصفحہ نقل کردی گئیں جن کو دیکھ کر ہر منصف حق و باطل میں تمیز کرسکتا ہے اور مسلمانوں کو ایسے خبثار سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ **ھذا ھو الحق الصریح و خلافه باطل قبیح** واللہ تعالیٰ اعلم۔

الفقیر عبدالکریم غفرله المولی الرحیم چتوڑی

فتوائے مفتی لدھیانہ

(۱۱۲) **بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد :**
استفتار میں جو کچھ درج ہے وہ سب صحیح ہے۔ تمام مسلمانان اہلسنت و جماعت کو کتاب مستطاب حسام الحرمین کے مندرجہ فتاویٰ کو مان کران پر عمل پیرا ہونا لازم ہے۔
اس کے سوا ایک دیگر کتاب "**تقدیس الوکیل عن توھین الرشید و الخلیل**" مصدقہ علمار مفاتی ائمۂ اربعہ حرمین شریفین **زادھما الله شرفا و تعظیماً** میں بھی اسی طرح لکھا

Scanned with CamScanner

ہے جیسے کہ کتاب حسام الحرمین۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ عقائد واقوال مندرجۂ استفتاء کلمات کفریہ ہیں۔

پس تمام مسلمانان اہل سنت وجماعت کو حدیث شریف'' فایاکم و ایاھم ''اور آیات ﴿واما ینسینك الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین ﴾اور﴿ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ﴾پر عمل کر کے ان مذکورۂ بالا اشخاص اوران کے پیروؤں سے مقاطعہ کرنا ضروری ہے جب تک کہ وہ علی الاعلان تحریری توبہ نہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی مقیم لدھیانہ پنجاب۔

فتوائے دہلی

(۱۱۳) اس عاجز کا یہ کہاں زہرہ کہ حضرات علمائے حرمین شریفین کے مخالف لب کشائی کر سکے ان حضرات نے جو کچھ فرمایا حق وواجب العمل ہے۔

فقط محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتح پوری دہلی

فتوائے مزنگ لاہور

(۱۱۴) باسمہ سبحنہ ۔ الجواب بعون الملك الوھاب: فتاویٰ حسام الحرمین شریفین زادھما اللہ تشریفاً و تکریماً حق ہیں۔ و الحق احق و احری بالقبول

اہل اسلام کو ان کا ماننا لازم بلکہ الزم ہے۔ اوران پر عمل کرنا لابدی امر ہے۔ مذکورۃ الصدر اشخاص ذیاب فی ثیاب ہیں۔ ان سے اجتنابِ کلی ضروری ہے۔ ھذا ما عندنا و اللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم.

وانا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابورشید محمد عبدالعزیز عفا اللہ عنہ

خطیب: جامع مسجد مزنگ لاہور متصل چاہ چنڈالہ۔

Scanned with CamScanner

(۱۱۵) فتاویٰ حرمین میں جو کچھ ہے چاہے کسی شخص یا کسی قول یا فعل کی بابت بیان اور حکم ہے، وہ سب مسلمانوں کو ماننا لازم اور واجب ہے۔ جیسا کہ مجیب مصیب نے تحریر فرمایا ہے۔

گل محمد امام: مسجد مرزا احمد دین۔ محلہ چاہ بچھواڑہ۔ مزنگ لاہور

فتوائے سہاور ضلع ایٹہ

(۱۱۶) اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سب متبع ہیں اور اس بارے میں ان کی تصریحات وتحقیقات بلیغ کی طرف رجوع کرنا بہت کافی ووافی، بہ نسبت اس کے کہ اب کسی سے جدید فتوے حاصل کئے جائیں۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔

فقط رقیمہ ہیچمدان بلید محمد عبدالحمید عفی عنہ۔

فتوائے مدراس

(۱۱۷) حسام الحرمین کے فتاوے حق ہیں اور مسلمانوں پر ان کا ماننا لازم اور ضروری اور واجب العمل ہے۔ ان فتاویٰ کا انکار گمراہی ہے۔ واللہ اعلم

فقیر محمد خلیل الرحمٰن بہاری قادری حنفی رضوی مقیم مدراس۔

فتوائے بھین ضلع جہلم

(۱۱۸) باسمہ سبحنہ: حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہے عین حق ہے۔ دیوبندی جن کے سرگروہ خلیل احمد ورشید احمد ہیں..... نجدی گروہ متبعین محمد بن عبدالوہاب نجدی سے بھی زیادہ خطرناک ہیں کیوں کہ نجدی تو پہلے ہی سے مسلمانانِ مقلدین سے الگ تھلگ ہوگئے مسلمانوں کو ان کے عقائد خبیثہ سے آگاہی ہوگئی اور ان سے مُجتَنِبْ ہوگئے۔ لیکن ''دیوبندی، حنفی نما وہابی'' حنفی مسلمانوں سے شکر وشیر ہوکر گویا حلوے میں زہر ملا کر ان کو ہلاک کررہے ہیں۔ اعاذنا اللہ منھم..... اور اب تو

Scanned with CamScanner

ابن سعود نجدی کے مدّاح بن کر عملاً مسلمانوں سے انہوں نے علاحدگی اختیار کر لی ہے۔ بہرحال نجدیوں اور دیوبندیوں کے دلوں میں خدا اور رسولِ خدا کی کچھ عظمت نہیں ہے۔

امکانِ کذبِ باری کے قائل ہو کر انہوں نے توہینِ ذاتِ باری کے جرم کا ارتکاب کیا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان میں مشرکین سے بھی بڑھ گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا علم معاذ اللہ حیوانات اور مجانین کی طرح اور شیطان کے علم سے کم بتایا..... میلاد النبی کو کنھیا کے سوانگ سے تشبیہ دی اور میلاد کرنے والوں کو مشرک کہا۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "لا یومن احد کم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین" اور چوں کہ ان لوگوں کے دلوں میں حبِّ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذرہ بھی موجود نہیں۔ اس لئے یہ خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ جیسا کہ علمائے حرمین شریفین کا مدلل و مفصل فتویٰ ان کی نسبت صادر ہو چکا ہے۔ والسلام۔

خاکسار ابوالفضل محمد کرم الدین عفا اللہ عنہ از:۔ بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم

(۱۱۹) الجواب صحیح۔ احمد دین واعظ الاسلام از:۔ بادستھائی ضلع جہلم

(۱۲۰) صح الجواب۔ محمد فیض الحسن عفا عنہ (مولوی فاضل)

مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول چکوال ضلع جہلم

فتوائے سنبھل ضلع مرادآباد

(۱۲۱) مجموعۂ حسام الحرمین میں نے از اول تا آخر دیکھا اس کے سب فتاویٰ حق اور اقوال معتبرہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ اس میں ان علمائے کرام کی تحقیقات کے دریا اُمنڈ رہے ہیں جن کو علاوہ فضل و کمال کے فیضِ حضوری کا بھی شرف حاصل ہے۔

واقعی غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی اپنے اپنے مذکورہ بالا اقوال کی بنا پر کافر، مرتد خارج از اسلام ہیں اور ان اقوال کی کفری مراد ایسی ظاہر ہے کہ ان

Scanned with CamScanner

میں کسی ایسی تاویل کی گنجائش نہیں جس سے ان کا اسلام ثابت ہو سکے۔ لہٰذا جو شخص باوجود اقوال مذکورہ پر مطلع ہونے کے ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

کتبہ محمد اجمل القادری مدرس المدرسۃ الاسلامیۃ الحنفیۃ، من سنبھل

فتوائے دادوں ضلع علی گڑھ

(۱۲۲) **الجواب وھو الموفق بالصدق والصواب**: کتاب حسام الحرمین بیشک درست اور بالکل صحیح اور بلا ریب قابل عمل ہے۔ جن جن اشخاص پر جو جو حکم بتایا گیا وہ میرے نزدیک یقیناً حتماً جزماً حق وصواب ہے۔ اور وہ اشخاص بحکم شریعت غرائے محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ صاحبہا وآلہ وبارک وسلم وکرم ایسے ہی ہیں۔ اور جو شخص ان ملاعنہ کے اقوال خبیثہ پر یقینی اطلاع پا کر ان کو مسلمان جانے وہ کفر میں ان کا ساتھی ہے۔ **العیاذ باللہ العلی العظیم** ان کی یہ بھیانک کالی بلا اس کو بھی لپٹ گئی۔ **واللہ سبحانہ و تعالیٰ بالصواب اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔**

وانا الفقیر القادری محمد المدعو بعماد الدین الجمالی غفرلہ

(۱۲۳) میں مجیب کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہوں۔ فقیر غلام محی الدین قادری جمالی غفرلہ

فتوائے شاہجہاں پور

(۱۲۴) بیشک مرزا غلام احمد قادیانی مرتد ملعون نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں اور دریدہ دہنیاں کی ہیں.....اور نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا.....اور رشید احمد گنگوہی نے امکان کذب باری کو تسلیم کیا..... بلکہ محمود حسن دیوبندی نے جسے وہابیہ "شیخ الہند" کا خطاب دیتے ہیں ہر عیب کا ذات باری میں امکان مانا.....اور خلیل احمد انبیٹھوی نے کتاب براہین قاطعہ مصدقہ رشید احمد گنگوہی میں علم اقدس کو شیطان کے علم سے کم بتایا.....اور اشرف علی تھانوی نے کتاب حفظ الایمان میں علم

Scanned with CamScanner

اقدس کو بچوں پاگلوں وغیرہ کے علم سے تشبیہ دی.....اور بہت کچھ خرافات بکے۔

جس کی بنا پر علمائے حرمین طیبین زادھما اللہ شرفا نے کفر کے فتوے دیئے جو حسام الحرمین میں سب موجود ہیں۔ حسام الحرمین کے فتاوے کے موافق ہر مسلمان کو عمل کرنا چاہیے بلاریب یہ سب فتوے درست اور صحیح ہیں اور ان کے حق ہونے میں ذرہ برابر شک وشبہ نہیں۔

خادم الاطباء فقیر سلامت اللہ قادری رضوی عفی عنہ از:۔ رنگین چوپال شاہجہان پور

فتوائے نکودر ضلع جالندھر

(۱۲۵) کتاب براہین قاطعہ مؤلفہ مولوی خلیل احمد ومصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صفحہ ۲ میں لکھا ہے "امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے اور اس پر طعن کرنا مشائخ پر طعن کرنا ہے۔ اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے"

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں امکان کذب کے قائل ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۱ میں ہے:

"شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے"

صفحہ ۵۲ میں ہے:

"ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ"

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ اور یہ قرآن سے ثابت ہے۔ حضرت کی وسعت علم قرآن سے ثابت نہیں۔

دوسری عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ملک الموت کے برابر بھی نہیں زیادہ ہونا تو علاحدہ ہے۔

Scanned with CamScanner

مولوی اشرف علی تھانوی حفظ الایمان صفحہ ۷ میں لکھتے ہیں

"اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔

یہ اقوال باطلہ ہیں اور گمراہی پیدا کرنے والے ہیں۔ ہر مومن مسلمان کو ایسے بدعقیدے سے توبہ کرنی چاہیے۔ ان اقوال کا قائل اور ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص گمراہ ہے۔ حسام الحرمین کے فتاوے صحیح ہیں اور علمائے حق کے لکھے ہوئے ہیں۔ براہین قاطعہ کے دیگر مقاموں پر فاتحہ علی الطعام ومیلاد شریف کو بھی ناجائز لکھا ہے یہ بھی غلط ہے۔ ایسی بیہودہ کتاب کا پڑھنا بھی درست نہیں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق تو فتاوائے مطبوعہ کثرت سے ہیں۔ جن میں اس کو قطعی کافر لکھا گیا ہے اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

فقیر سید محمد حنیف چشتی مفتی نکودر ضلع جالندھر

فتوائے مئو ضلع اعظم گڑھ

(۱۲۶) فتاوی مقدسہ حسام الحرمین بہت درست اور حق ہیں۔ صحیح العقائد مسلمانوں کو اس کا ماننا ضروری ہے۔ بدباطنوں کا ذکر نہیں۔

ابوالمحامد احمد علی از: مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ

ملخص از فتوائے معسکر بنگلور

(۱۲۷) اہل ایمان کے لئے رسالہ قاہرہ حسام الحرمین حجت قوی ہے.....اہل سنت اس رسالہ متبرکہ کے مطیع وفرمانبردار ہیں.....اس رسالہ بارقہ کا منکر وہابی دیوبندی قادیانی ہے.....اس کے مصنف مجدد مأتہ حاضرہ صاحب حجت قاہرہ امام الحنفیہ شیخ الاسلام بحر العلوم علامہ زخار مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قادری حنفی سنی بریلوی قدس سرہ ہیں.....اس رسالہ پر ہم اہل سنت کو عمل کرنا واجب

Scanned with CamScanner

ہے کیونکہ وہ ہم اہلسنت کے امام تھے۔

پس اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ پر اور آپ کی تصانیف پر اعتراض کرنے والا وہابی خبیث ہے اور وہابیہ کے لئے علمائے عرب بالخصوص مفتیان حرمین طیبین کا یہ فتویٰ ہے:

"من لم یکفر النجدیة الوھابیة فھو کافر"

جو شخص نجدیوں اور وہابیوں کو کافر نہ کہے تو وہ کافر ہے اور کفر بھی ایسا سخت کہ

"من شك فی کفرہ و عذابه فقد کفر"

یعنی جو شخص وہابیوں و دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کافر ہونے میں شک کرے تو وہ خود کافر ہے۔

فتاوی الحرمین اور افتائے حرمین کا تازہ عطیہ ملاحظہ ہو کہ اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ کو علمائے عرب و مفتیان حرمین طیبین نے کن خطابات سے یاد کیا اور آپ کی ذات بابرکات کو مغتنمات سے جانا اور آپ کے وجود پر افتخار فرمایا۔

واللہ سبحانه و تعالیٰ اعلم و علمه جل مجدہ اتم و احکم حررہ الراجی لطف ربه القوی عبد النبی الامی السید حیدر شاہ القادری الحنفی

بھڑوالہ المقیم فی معسکر بنگلور۔

فتوائے امروہہ ضلع مرادآباد

(۱۲۸) ان اقوال کے کفریہ ہونے میں جو حکم فتاوی حسام الحرمین میں دیا گیا ہے حق ہے۔ مسلمانوں کے لئے واجب الاعتقاد، واجب العمل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد خلیل عفی عنہ مدرس: مدرسہ اہل سنت و جماعت مسماۃ بمدرسہ محمدیہ حنفیہ، امروہہ

(۱۲۹) علمائے حرمین شریفین کی رائے سے میں متفق ہوں۔ سید محمد عبد العزیز

Scanned with CamScanner

(۱۳۰) الجواب صحیح. سید سعید احمد عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ

(۱۳۱) الجواب صحیح والمجیب مصیب۔

عبد الحمید بقلم خود عفی عنہ مدرس دوم: مدرسہ محمدیہ حنفیہ، امروہہ

ملخص از فتوائے کھنوڑہ ضلع ہوشیار پور

(۱۳۲) جو کچھ حسام الحرمین میں لکھا ہے بالکل صحیح و درست ہے۔ اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم بلکہ الزم ہے۔ مسلم مع نووی جلد ا صفحہ ۱۰ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

.....''یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آباوکم ایاکم و ایاھم لایضلونکم و لا یفتنونکم''.....

آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے بڑے دھوکے باز، بڑے جھوٹے تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے، ان سے دور بھاگو انہیں اپنے پاس سے دور کرو، وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

حررہ الراجی لطف ربہ القوی امجد علی غفرلہ الولی۔ مقام کھنوڑہ ضلع ہوشیار پور پنجاب۔

فتوائے دیگر از لاہور

(۱۳۳) حامداً او مصلیا: جو شخص گنگوہی و تھانوی و دیوبندی مذکورین کا معتقد ہو وہ بھی ضرور وہابی کافر مرتد ہے۔ اس کی کلمہ گوئی و قبلہ روئی وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں وہ قولہ تعالیٰ ﴿ومن الناس من یقول امنا باللہ و بالیوم الآخر وما ھم بمؤمنین﴾ کا مصداق ہو کر اہل اسلام سے خارج ہو گیا۔ گو بظاہر مسلمان کہلائے۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ نے آیات منافقین میں تمام گمراہ گر بد مذہب

Scanned with CamScanner

شامل فرمائے ہیں۔ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

دیوبندی علماء ''آدم نما ابلیس'' ہیں۔ مسلمانوں کی بولی بول کر کافر بناتے ہیں۔ جیسے مثنوی میں فرماتے ہیں:

زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر

تا فریبد مرغ را آں مرغ گیر

ان لوگوں کا کفر والحادان کی تصنیفات مردودہ سے اظھر من الشمس ہے۔ مسلمانوں پر حجت قائم ہوگئی۔ اہل اسلام ایسے ڈاکوؤں سے ایمان بچائیں اور ان کی چرب لسانی و وساوس شیطانی اور دھوکوں سے بچیں۔

کتاب حسام الحرمین شریف ایسے ڈاکوؤں سے بچنے کے لئے نہایت عمدہ کتاب ہے بلکہ سپر ایمان ہے۔ مسلمانوں کو اس پر عمل فرض ہے۔ اور جو شخص اس کو برا کہے اسے مردود وہابی دیوبندی سمجھیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوائے رسالت کھلم کھلا کیا۔ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سخت توہین کی، اس کے کفریات لاتعد ولا تحصی ہیں جو شخص ایسے ملحدوں کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہوتا ہے۔

فقیر صانہ القدیر محمد نبی بخش حلوائی لاہوری کان اللہ لہ

(۱۳۴) واقعی کتاب حسام الحرمین شریف پر عمل کرنا اہل سنت و جماعت کے لئے ایمان کی سپر ہے جو اسے برا کہے وہ کاذب اور گمراہ گر ہے۔ سید مختار علی شاہ حال لاہوری

(۱۳۵) حسام الحرمین واقعی صحیح کتاب ہے۔ فی زماننا درستی ایمان کے لئے اس پر عمل کرنا ضروری ہے اور اس کا خلاف ضلالت در ضلالت ہے۔ محمد فضل الرحمٰن عفی عنہ

Scanned with CamScanner

فتوائے وزیر آباد

(۱۳۶) واقعی ایسے عقائد والے اشخاص دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہٰذا ایسے شخصوں کے ساتھ اہل اسلام کو مؤانست و مؤاکلت و مشاربت و مجالست کرنا شرعاً حرام ہے۔ چاہے دیوبندی ہو چاہے قادیانی ہو۔﴿واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم و من یضللہ فلا ھادی لہ﴾ اور کتاب حسام الحرمین کو بندہ نے غور سے پڑھا ہے اور مطالعہ کیا ہے۔ جوابات صحیح اور درست ہیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

ابوالمنظور خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری سروری عفی عنہ

حال وارد وزیر آباد دروازہ موجدین۔

فتوائے رامپور

(۱۳۷) فتاویٰ حسام الحرمین یقیناً قابل عمل ہے اور صحیح ہے۔

محمد ریحان حسین العمری المجددی مدرس: مدرسہ ارشاد العلوم

فتوائے کان پور

(۱۳۸) فتاوائے حسام الحرمین واقعی علمائے حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کے دستخط کردہ شدہ اور مصدقہ اور تحریر کردہ ہیں۔ ان علماء میں سے اکثر کو میں جانتا ہوں۔ اس زمانہ میں جب کہ ابن سعود نا مسعود کے جور و تشدد کا زمانہ آیا تو ہندوستان کے غیر مقلدین و وہابیین کی بن آئی، انہوں نے اپنی ریشہ دوانی سے ان علماء سے جو بچے رہ گئے تھے ان کو اپنے دستگیر ابن سعود کے ذریعے سے انواع و اقسام کی تکالیف دلوائیں یہاں تک کہ بہت سے اہل مکہ و علمائے مکہ طائف میں شہید کر دیئے گئے اور بہتوں نے حجاز کو چھوڑ دیا کوئی افریقہ میں اور کوئی یمن میں اور کوئی ملک جاوا میں جا کر امن پذیر ہوا۔ ان فتاویٰ پر ہر مسلمان اہل سنت و جماعت کو عمل کرنا ضروری ہے۔ اور جو مسلمان

Scanned with CamScanner

بداطلاع۔کے عمل نہ کرے گا۔یا شک کرے گا؟ اُنہیں وہابیوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ ہر سنی مسلمان کا فرض ہے کہ ان فتاوے کے مطابق عمل کرے۔

واللہ یهدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم. واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد مشتاق احمد عفا عنہ الصمد سابق مدرس: مدرسہ شمس العلوم بدایوں حال نزیل کان پور مسجد رنگیاں مدرسہ دار العلوم۔

(۱۳۹) الجواب صحیح و المجیب مصیب

العبد فقیر محمد غفرلہ الصمد مدرس: مدرسہ احسن المدارس، کانپور

(۱۴۰) جواب صحیح ہے اور مجیب نجیح ہے۔ واقعی ان فتووں پر عمل کرنا ضروری ہے اور امور بالا کے معتقد کافر اور مرتد ہیں۔ کتبہ محمد سلیمان عفا عنہ ذنوبہ خادم آستانہ احمدیہ دار العلوم کانپور

(۱۴۱) الجواب حق لا شك فیه ۔

خادم العلماء ابوالمکرم محمد وسیم خان عفا عنه المنان مدرسہ دار العلوم کانپور

فتوائے آنولہ ضلع بریلی

(۱۴۲) نحمده و نصلی علی رسوله الکریم وعلی اله و اصحابه اجمعین

کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ رضی اللہ عنہ حق اور بلا ریب حق اور عین حق ہے۔ اس کتاب کی جلالت اس کے صفحات پُر ضیا سے ظاہر، اس کی رفعتِ مکان اس کے اوراق پُر فضا سے باہر ..... جن علمائے اعلام و مقتدایان انام کے زرّین دستخطوں سے مزین ہے وہ ہستیاں ہمارے لئے مایۂ ناز ہیں..... اور ان کے مواہیر ہی اس کی تصدیق کے لئے مہر ہیں۔ جو کچھ اس کتاب میں مسطور ہے وہ بالکل واقع کے مطابق، مسائل شرعیہ کے موافق ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بیشک دعویٰ نبوت کیا اس سے وہ مرتد ہوا..... خلیل احمد انبیٹھی نے

Scanned with CamScanner

اپنی کتاب براہین قاطعہ میں جس کی تصدیق رشید احمد گنگوہی نے کی۔ رب ذوالجلال کو کذب پر قادر ہونا لکھا..... سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان وملک الموت کی وسعت علم سے کم بتایا..... اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور کے علم کو زید وعمر واور صبی ومجنوں وحیوانات و بہائم کے علم کے برابر لکھا۔

ہر مسلمان جس کے دل میں ایک ذرہ ایمان بھی ہوگا۔ وہ صاف اپنے ایمان سے فیصلہ کر لیگا کہ آیا یہ کلمات شان اقدس میں توہین ہیں یا نہیں؟..... انہیں توہین آمیز کلمات کے قائلین پر علمائے حرمین طیبین نے کفر وارتداد کے فتوے دیئے تا کہ مسلمان ان کی ظاہری صورت کو دیکھ کر ان کے مکر وکید سے محفوظ رہیں۔

حرره الفقير القادری محمد عبدالحفيظ الحنفی السنی عفی عنه ابن الحضرة عظيم البركة مولنا المولوی الحافظ الحكيم الحاج محمد عبدالمجيد القادری الآنولوی البريلوی ادام الله علينا ظلاله

(۱۴۳) الحمد لله الذی نور قلوبنا بنور الايمان و وقانا من شر الفرقة الضالة المضلة الوهابية وجميع المرتدين و اهل الطغيان و افضل الصلاة و اكمل السلام على النبی العالم مايكون وما كان المنزه من كل عيب و نقصان وعلى آله و صحبه رفيع المكان و اولياء امته و علماء ملته ذوی الفضل و الاحسان آمين

بیشک کتاب لاجواب حسام الحرمین حق وصواب اور اہل سنت وجماعت کی جان کا ایمان اور ایمان کی جان، دلوں کا سرور، آنکھوں کا نور..... اور اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب سید ابرار جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کے سروں پر غیظ وغضب کا پہاڑ، ان کی آنکھوں میں غصہ وغم کا جلتا کھٹکتا انگار اور خار، اور دلوں میں رنج والم کا خنجر آبدار ہے۔ لاریب اس میں علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین شریفین زادهما الله شرفاً وتعظيماً نے ان سرگروہ وہابیہ ملاعنہ مذکورین فی السوال اور غلام احمد مرزا قادیانی خذلهم الله تعالیٰ فی الدنيا و الاخرة پر ان کے عقائد خبیثہ فاسدہ و

اقوال کفریہ باطلہ کے سبب فتوائے کفر وارتداد دیا اور صاف صاف بالاتفاق فرمادیا اور حکم شرع سنادیا کہ "من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر" جوان خبثائے ملاعنہ کے اقوال کفریہ پر مطلع ہوکر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے۔ وہ بھی انہیں جیسا کافر، مرتد ہے۔

اس لیے کہ اس نے اللہ عزوجل کی جلالت وعزت، محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کو ہلکا جانا اور ان بدگویوں کو کافر نہ مانا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

کتبہ الحقیر الفقیر الی جناب القدیر **محمد عبداللطیف** القادری الحنفی السنی الآنولوی البریلوی عفی عنہ وعن والدیہ بمحمد النبی الرؤف الرحیم علیہ و علی آلہ و اصحابہ افضل الصلاۃ و التسلیم اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین۔

فتوائے ہلدوانی ضلع نینی تال

(۱۴۴) حسام الحرمین شریف کے فتاویٰ سراسر حق و ہدایت ہیں۔ ان کا ماننا اور ان پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے لازم وضروری ہے ان کا خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ بددین بندہ شیاطین۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔

حررہ ابوالفیاض عبدالحی علیمی غفرلہ خادم: مدرسہ معین الاسلام ہلدوانی۔

(۱۴۵) **ھذا الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔ کتبہ محمد اسمٰعیل**

فتوائے مان بھوم

(۱۴۶) علمائے حرمین شریفین نے ان کے اقوال پر مطلع ہوکر فتویٰ دیا اور ان کو حق تھا کہ ایسے اقوال ملعونہ کہنے والے کے لئے اللہ اور اس کے رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم صاف صاف بیان فرمادیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو بہتر جزا دے آمین۔ حسام الحرمین شریفین کے فتاویٰ بیشک حق ہیں ان میں شک کرنے والے وہی ہیں جو اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

کل مسلمانوں کو ان کا ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فقیر ابو الکشف محمد یحییٰ العلیمی غفرلہ ذنوبہ

مدرس: مدرسہ اسلامیہ کنواڈمہ ضلع مان بھوم

فتوائے حیدرآباد دکن

(۱۴۷) ان سب (قادیانی، گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی، تھانوی) کی ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی اور گستاخی و بے ادبی کا دنداں شکن جواب حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت مدلل طریقہ سے دیا ہے۔ فتاویٰ حسام الحرمین میں بھی ان کی اچھی خبر لی گئی ہے۔ ہدایت پر آنے والوں کے لئے یہ بہترین کتاب ہے۔ البتہ جن کے قلب پر قساوت کی مہر لگادی گئی ان کے لئے نہ تو قرآن شریف ہی ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے اور نہ رسولوں کی تبلیغ ﴿ ومن یضلل الله فلا هادی له﴾

علاوہ ان خبیث عقائد کے سب سے بڑا فتنہ جو ان کی کتابوں سے برپا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ جس کسی مسلمان کو انہوں نے اپنے عقائد سے چاہے جزئیات ہی میں کیوں نہ ہوں مختلف پایا ساتھ ہی اس کو کافر ٹھہرایا ان کی اس کوتاہ نظری اور کافر گری کے باعث ان کے ہم خیال معدودے چند حواریوں کے سوا باقی روئے زمین کے چالیس کروڑ مسلمان کافر ٹھہرتے ہیں۔ العیاذ باللہ جس گروہ کا صبح سے شام تک یہ کام ہو کہ مسلمانوں کو کافر بنایا کرے ان کے متعلق جو کچھ بھی کہا جائے کم ہے۔ اور ان کی اس کافر گری کے سبب علمائے حرمین نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ سراسر حق ہے اس کتاب کے طبع ہونے کے بعد سے حق واضح اور باطل سرنگوں ہو چکا خود اس کتاب کا اسم گرامی اپنی حقانیت کا آپ ضامن ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پروردگار عالم ہر عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کافر گروں کے شر و آفات سے مامون و مصون رکھے۔

المجیب الفقیر الی اللہ الغنی السید محمد بادشاہ الحسینی واعظ مکہ مسجد۔ حیدرآباد دکن

(۱۴۸) الجواب صحیح۔ احمد حسین

(۱۴۹) المجیب الحبیب لبیب مصیب۔ السید وحید القادری الموسوی

(۱۵۰) نعم الجواب لاریب فیہ۔ محی الدین قادری سید شاہ لطیف

(۱۵۱) المجیب مصیب جو شخص ان حضرات وہابی اعتقاداً و حنفی فروعاً کی کتابیں دیکھتا ہے تو پاتا ہے کہ ہر قدم پر اہل حق کی تکفیر اور حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اپنی دانست میں تحقیر کرتے ہیں اور رات دن اسی فکر میں اپنی عمر گذارتے ہیں اور روز ایک نیا مسئلہ اسی مقصد کا نکالتے ہیں۔ حقیقت میں یہ لوگ فوارۂ تکفیر ہیں کہ

از ومی خیزد و بروی ریزد

یہ لوگ غیر مقلدین سے بدتر ہیں کہ ان کو ائمہ سے اختلاف ہے اور ان حضرات کو حبیب خدا سے عناد ہے ﴿یریدون لیطفؤ انور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون﴾

الفقیر عبدالقادر قادری حیدرآبادی سینئر پروفیسر شعبہ دینیات کلیہ جامعہ عثمانیہ (حیدرآباد دکن)

فتوائے سورت

(۱۵۲) کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف بیشک حسامِ اہل اسلام ہے اس کتابِ فیض نصاب میں حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً و تکریماً کے اکابر علمائے کرام ومفتیان عظام نے قادیانی، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی، تھانوی پر نام بنام فتویٰ دیا ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے عقائد خبیثہ وکفریاتِ ملعونہ کے سبب اسلام سے خارج، کافر، مرتد، بددین، گمراہ، گمراہ گر ہیں۔ جو شخص ان کے عقائد کفریہ سے واقف ہوکر باوجود علم اور سمجھنے کے ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، مرتد، گمراہ ہے۔ یہ سب صحیح اور قابل عمل ہیں۔ مسلمانوں کو اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

Scanned with CamScanner

کتبہ المسکین سید غیاث الدین بن مولانا حافظ سید غلام محی الدین سنی حنفی قادری نقشبندی

غفرلہ و لوالدیہ فی الحال مقیم سورت

(۱۵۳)الجواب صحیح۔غلام محی الدین قادری غفر اللہ ذنبہ

(۱۵۴)الجواب صحیح۔سید احمد علی عفی عنہ

(۱۵۵)الجواب صحیح۔غلام محمد

(۱۵۶)الجواب: بیشک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حرفاً حرفاً صحیح و درست اور بجا و حق ہے اور جن لوگوں کا سوال میں تذکرہ۔ہے وہ یقیناً کافر، مرتد ہیں اور جو ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، مرتد ہے۔تمام مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا شرعاً فرض ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد نظام الدین قادری برکاتی نوری ہدایت رسولی غفرلہ، از مقام سورت

فتوائے بھروچ

(۱۵۷) کتاب حسام الحرمین میرے پاس ہے اور میں نے تمام پڑھی ہے۔اس کتاب میں قاسم نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی، قادیانی اور ان کے ہم خیال شخصوں پر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ سے کفر کے فتوے ہیں۔اور یہ کہ جو شخص ان کے اقوال پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔جب سے کتاب حسام الحرمین شائع ہوئی ہے۔تب سے تو آج تک شاید کوئی ان کے عقیدہ والا ہی ان کو مسلمان جانتا ہوگا۔ان کا کفر روشن اور سب کو معلوم ہوگیا ہے۔ان لوگوں کی کتابوں سے بھی ان کے کفریات کا پورا روشن ثبوت ہے۔فقط

الفقیر بندہ عباس میاں ولد مولوی علی میاں صاحب صدیقی از:۔بھروچ لال بازار

Scanned with CamScanner

فتوائے بمبئی وبدایوں ودہلی وبرہان پور

(۱۵۸) الجواب واللہ الملھم للصواب اللھم صل و سلم وبارك علی من اوتی علوم الاولین و الاخرین و علی الہ و صحبہ اجمعین

بیشک دعویٰ نبوت یا کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی جدید نبی کا وجود جائز بتا کر ختم نبوت کا بحال رہنا تسلیم کرنا..... یا خدائے قدوس جل جلالہ کو بالفعل یا بالقوہ کاذب جاننا..... یا حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطلق علم غیب سے انکار..... یا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم مقدسہ غیبیہ کو بچوں پاگلوں جانوروں کی طرح جاننا یا تشبیہ دینا یامعاذ اللہ..... حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم میں شیطان سے کم کہنا..... یہ جملہ امور بوجہ تنقیص شان اقدس سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر صریح ہیں۔

پس علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین محترمین متعنا اللہ تعالیٰ بعلومھم کا ان امور اوران کے قائلین ومعتقدین کے متعلق کفر کا فتویٰ دینا حق و بجا اور کتاب حسام الحرمین جو ان فتاویٰ کا مجموعہ مع مزید توضیحات ہے صحیح وزیبا ہے۔

ہر مسلم پر واجب ہے کہ مذکورہ بالا لغویات سے مجتنب اور مفتیان عظام حرمین محترمین وعلمائے کرام اہل سنت و جماعت کے ارشادات عالیہ کا معتقد وملتزم رہے سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں غایت ادب کو اصل توحید اور اسی کو اہل حق کا مسلک سدید اور موہبتِ رب مجید ومثمر فضل مزید تصور کرے۔ و نعم ما قیل و للہ درقائلہ

شعر

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

و اللہ لموفق للخیر والمسؤل حسن الختام.

حررہ افقر الوری میرزا احمد القادری کان اللہ لہ، ناظم سنی کانفرنس صوبہ بمبئی

(۱۵۹) جواب صحیح ہے، مولیٰ تعالیٰ مجیب لبیب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

Scanned with CamScanner

شیخ نورالحق نذیراحمد خجندی مدیر غالب بمبئی

(۱۶۰) بیشک جن لوگوں کا ذکر استفتا میں کیا گیا ہے ان لوگوں کے اقوال سے اہل اسلام میں تفرقہ پڑ گیا۔ لہٰذا علمائے حرمین شریفین نے اور حضرت مجیب نے فتویٰ ہذا میں جو لکھا ہے، بجا ہے ایسے لوگوں سے ملنا جلنا ہرگز جائز نہیں جب تک وہ علی الاعلان توبہ نہ کریں۔

ابوالسعود محمد سعداللہ مکی خادم: مسجد زکریا بمبئی

(۱۶۱) الجواب صحیح۔ محمد ابرارالحق غفرلہ

(۱۶۲) اصاب من اجاب۔ حافظ عبدالمجید دہلوی عفی عنہ

(۱۶۳) ذلك كذلك انى مصدق لذلك

محمد جمیل احمد القادری البدایونی امام مسجد اہل سنت خوجہ محلہ بمبئی

(۱۶۴) لاشك فى ان الجواب صحيح و المجيب مصيب و اعتقاده لازم على كل المسلمين ۔ خادم العلماء محمد معراج الحق صدیقی عفی عنہ

(۱۶۵) الله اكبر ـ ما افتى به العلماء الكرام جزاهم الله خير الجزاء فى حسام الحرمين فهو موافق و مطابق للاصول و حرى بالقبول والله اعلم و علمه اتم واحكم

احقر الطلبه محمد ابراهيم الحنفى القادرى البدايونى غفرله

(۱۶۶) مجیب کا جواب نہایت صحیح ہے اللہ پاک مجیب کو اجر عظیم عنایت فرمائے۔

غلام محمد لکھنوی عفی عنہ

(۱۶۷) بسم اللہ باذن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اشاعت عقائد فاسدہ اور تبلیغ کفریات کی کثرت دیکھنے کے بعد ناممکن تھا کہ ارباب حق اظہار حق وصدق سے گریز کرتے سیف بدا ں حسام الحرمین باطل پرستوں کے فاسد عقیدوں کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والی وہ مدلل بہترین اور زبردست کتاب ہے جس کو ترتیب دینے کے بعد مؤلف مبرور نے نہ صرف حق اسلام ادا کیا بلکہ

Scanned with CamScanner

وارثگان اسلام پر وہ احسان کیا کہ زندگی بھر اس کا حقیقی شکریہ ادا نہیں ہوسکتا۔ مجیب لبیب نے سوال بالا کا جو جواب ارقام فرمایا ہے وہ عین مشرب اہل سنت و جماعت ہے۔ مالک عالم جل جلالہ ان کو جزا عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کو توفیق یقین و عمل نصیب کرے۔

حررہ الفقیر محمد المدعو بعبد العلیم الصدیقی متوطن میرٹھ

(۱۶۸) الجواب صحیح۔

احقر العباد کمترین خاکپائے اَنام محمد فضل کریم دہلوی امام: مسجد رنگاری محلّہ۔

(۱۶۹) ذلك كذلك ۔عبد الحلیم النوری الشاہجہان پوری

(۱۷۰) بیشک حسام الحرمین عقائد باطلہ کے بطلان کے واسطے شمشیر بُرّاں ہے۔ اور اہل سنت و جماعت کے لئے بہترین کتاب ہے۔ خداوند عالم مجیب کو اظہار حق پر جزائے خیر دے۔

محمد شمس الاسلام خلف مولوی عبد الرشید مرحوم مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی

(۱۷۱) حضرت مجیب صاحب دام فیضہ کا جواب صحیح ہے۔ بیشک مرزا غلام احمد قادیانی، ورشید احمد گنگوہی واشرف علی تھانوی وخلیل احمد کے اقوال جو ان کی تصانیف میں موجود ہیں قطعاً یقیناً وہ اقوال کفریہ ہیں بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے "من شك في كفره و عذابه فقد كفر" اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بد مذہبوں کے عقائد سے بچائے۔ آمین ثم آمین

حررہ محمد عبد الحلیم امام: مسجد دھوبی تالاب

(۱۷۲) اصاب من اجاب۔ حافظ عبد الحق عفی عنہ امام: مسجد قبرستان خورد بمبئی

(۱۷۳) الجواب صحیح و المجیب نجیح ۔ حررہ العبد الآثم محمد عبد اللہ عفی عنہ

(۱۷۴) صحّ الجواب۔ محمد عبد الخالق عفاعنہ الرازق پیش امام: مسجد حجرہ محلّہ

(۱۷۵) بیشک حسام الحرمین بیماران عقیدہ کے لئے ایک معجون شفاء ہے۔

خادم الطلباء محمد احمد خان دہلوی

(۱۷۶) الحمد للہ مجھ خاکسار کا بھی یہی عقیدہ اور اسی پر اتفاق ہے۔ الجواب صحیح۔

Scanned with CamScanner

عبدالرحیم بن محمد علی دھلوی عفی عنہ۔

(۱۷۷) کتاب حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے علمائے وہابیہ دیوبندیہ پر جوفتویٰ دیا ہے۔ فقیر کواس سے اتفاق ہے۔ فقیر سید احمد علی برہان پوری عفی عنہ۔

(۱۷۸) فتاویٰ حسام الحرمین حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ کا ایک حق اور صحیح فیصلہ مذہبی ہے کہ حضرت مرحوم نے علمائے حرمین شریفین کے روبرو رکھ کر مسلمانان اہل سنت کے لیے مستند و معتبر فتاویٰ شرعی مرتب کر دیا ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اہانت خواہ وہ کنایۃً ہی ہو کفر ہے۔ لہٰذا فتاویٰ مذکور موافق کتب شرعیہ اور مطابق مسلک حنفیہ ہے۔ اس سے انکار کفر وضلالت ہے۔ فقط

محمد عبدالغفار حنفی حوض قاضی دہلی۔

فتوائے بھیمڑی ضلع تھانہ

(۱۷۹) فتاویٰ حسام الحرمین نہایت صحیح وحق و مدلل ہیں ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ غیر مقلدین ووہابیہ ونجدیہ خذلھم اللہ الی یوم التناد سے اجتناب کرے۔ اوران کے اقوال وعقائد پر لاحول بھیجے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

کتبہ الحقیر الفقیر الی اللہ المتین المدعو بمحمد امین القادری الچشتی الاشرفی عفی عنہ بھیمڑی ضلع تھانہ

(۱۸۰) بلاریب جمیع اہل سنت و جماعت کو ان عقائد باطلہ سے اجتناب ضروری ہے اور قائلین ان کے بلاشک کافر اور مرتد ہیں۔ جس کا مفصل حال وکیفیت حسام الحرمین میں مندرج ہے، جو بالکل صحیح ہے۔

راقم الحروف حقیر فقیر محمد جسیم امام: مسجد مرغی محلّہ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی ساکن بھیمڑی

(۱۸۱) الجواب صحیح۔

Scanned with CamScanner

محمد یوسف صدیق اللہ شاہ چشتی قادری اشرفی عفی عنہ (شافعی) خطیب جامع مسجد بھیمڑی

(۱۸۲) اصاب من اجاب۔ محمد یٰسین مدرس: مدرسہ نجم الاسلام بھیمڑی

(۱۸۳) صحّ الجواب۔

فقیر خادم العلماء والفقراء محمد نور الحق قادری برکاتی نوری غفرلہ ذنبہ المعنوی و الصوری

فتوائے جام جودھپور کاٹھیاواڑ

(۱۸۴) الجواب و منه هداية الحق و الصواب: بیشک مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی و خلیل احمد انبیٹھوی و اشرف علی تھانوی و رشید احمد گنگوہی اپنے اقوال کفریہ وعقائد مردودہ کے سبب کافر، مرتد ہیں اور جو شخص ان کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پا کر اس کے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے بلا ریب وہ بھی کافر مرتد ہے۔

ان لوگوں کے متعلق مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ زادهما الله تعالىٰ شرفاً و تكريماً کے مفتیان کرام وفضلائے عظام نے جو حکم صادر فرمایا ہے جس کا مجموعہ حسام الحرمین کے نام سے طبع ہو کر شائع ہو گیا ہے۔ حق ہے اور تمام امت مصطفویہ علیٰ صاحبها الصلوة والسلام پر اس کا ماننا اور اس پر عمل کرنا فرض قطعی ہے: وما ذا بعد الحق الا الضلال هذا ما عندی والله اعلم بالصواب واليه المرجع و المآب۔

كتبه العبد المفتقر الى مولاه محمود جان السنى الحنفى القادرى الفشاورى ثم الجام جو دهفورى الكاتهياوارى

(۱۸۵) مذکورین فی السوال قادیانی، دیوبندی، گنگوہی، انبیٹھوی، نانوتوی، تھانوی نہ صرف مسائل فرعیہ اجماعیہ اہل سنت میں مخالف ہیں بلکہ اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن اولیائے کرام سے بدظن حتیٰ کہ مسائل تنزیہ وتقدیس باری وتکریم رسالت پناہی میں جو اعلیٰ و اہم واقدم مسائل ضروریہ دینیہ سے ہیں۔ ابن عبد الوہاب نجدی قرن الشیطان ومن تبعه کے ہم عقیدہ ہیں

Scanned with CamScanner

جس نے تمام امت کو کافر مشرک کہا اور روضہ پاک سرور انبیاء صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صنم اکبر کا خطاب دیا۔ **قبحھم اللہ تعالیٰ وخذلھم** پس ان کا حکم وہی ہے جو حضرت مفتی صاحب اور حضرات مفتیان حرمین شریفین نے دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ العبد العاصی غلام مصطفےٰ السنی الحنفی القادری عفی عنہ

فتوائے دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۸۶) مذکورین گروہ کے عقائد باطل اور مردود ہیں اور عقیدہ اہل سنت و جماعت سے مطرود ان لوگوں کے کفر میں کچھ شک نہیں مطلق کافر ہیں **الحق**! علمائے محققین ومفتیان فاضلین حرمین شریفین نے ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ دیا اظہار حق کا فرض ادا کیا اور حضرت مولانا **بالعزوا لفخر اولنا** حامی ملت ودین **سیف الحق علی اعناق المنکرین** مقبول بارگاہ یزداں مولوی احمد رضا خاں صاحب کا فتاویٰ مقدسہ حسام الحرمین ہر ایک مسلمان کے لئے تحفۂ دارین ہے۔ ہر شخص مومن کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضرور اور فرض ہے۔ اگر اصلاح اسلام ودین اور قوت ایمان ویقین چاہتا ہو تو اس کتاب پر عمل کرے اس کو اپنا وظیفہ کر لے۔ ان کا ہر ایک کلمہ وسطر **مجلی نظر** ومسیح اثر ہے۔

واللہ یھدی الی سواء السبیل واللہ اعلم

الساطر الخاطی خادم العلماء عبد الکریم بن المولوی حامد صاحب المرحوم متوطن دھوراجی

(۱۸۷) کتاب مستطاب حسام الحرمین وہ کتاب ہے جس پر کامل اعتقاد رکھنا اور پورا عمل کرنا ہر ایک مسلمان کو لازم ہے، یہ کتاب لاجواب باصواب برحق ہے۔ **واللہ اعلم وعلمہ اتم**

راقم آثم عبد الحلیم بن حاجی مولوی عبد الکریم ساکن دھوراجی کاٹھیاواڑ۔

(۱۸۸) جواب برحق ست۔ طالب العلماء خادم الفقراء احقر حاجی نور محمد بن ایوب صاحب

(۱۸۹) **الجواب صواب**۔ خادم العلماء صالح محمد بن احمد میاں مرحوم بقلم خود

(۱۹۰) **المجیب مصیب فی جوابہ**۔ سعید الدین مدرس: مدرسہ جامع مسجد دھوراجی کاٹھیاواڑ

Scanned with CamScanner

(۱۹۱) جو جناب مولانا عبدالکریم صاحب نے استفتار کا جواب باصواب تحریر فرمایا ہے۔اس پر تمام اہل سنت و جماعت کو عقیدت مند ہونا چاہیے اگر ذرا لغزش ہوئی شیطان کی طرح مارا گیا۔

بندۂ حقیر فقیر حکیم محمد عبدالرشید خاں بدایونی وارد حال دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۹۲) حسام الحرمین شریف میں جو فتاوے ہیں وہ موافق کتب صحیحہ معتبرہ مذہب اہل سنت کے درست بلکہ بہت ہی اصح ہیں۔لہٰذا اُس کا خلاف، مذہب اہل سنت کا خلاف ہے۔

فقیر حقیر خاکسار بے مقدار محمد علی بن ابراہیم علی حال مقیم یتیم خانہ اسلامیہ دھوراجی

(۱۹۳) کتاب مستند حسام الحرمین میں بیدین مرتد وہابیہ کے بارے میں قرآن شریف وحدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق کفر کا حکم فرمایا ہے بیشک وہ حق اور سچ ہے۔جو شخص ان بیدینوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

راقم آثم خادم العلماء محمد میاں بن حاجی صالح میاں ساکن دھوراجی

تصدیقات فتوائے مارہرہ مطہرہ

(۱۹۴) حضرت مجیب مدظلہم الاقدس نے جواب سوال میں جو کچھ افادہ فرمایا وہ حق وصواب بلا ارتیاب ہے۔سوال میں جن اکابر وہابیہ کے نام درج ہیں ان کے متعلق حسام الحرمین میں جو احکام تحریر فرمائے ہیں ان پر اعتقاد جازم لازم وواجب العمل ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ضیاء الدین المکنی بابی المساکین عفا عنہ رب العالمین

(۱۹۵) جواب سوال میں جو کچھ حضرت مجیب زیدت فیوضھم و دامت برکاتھم نے تحریر فرمایا ہے وہ عین حق ہے۔ بیشک یہ سب اشخاص مندرجہ سوال موافق فتاوائے حسام الحرمین کافر ہیں ان کے کفر میں شک وشبہ کرنے والا خود کافر ہے۔واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عبدالحئی قادری رضوی پیلی بھیتی بقلم خود

(۱۹۶) کتاب حسام الحرمین میں جن کی تکفیر کی گئی وہ حق ہے۔وما ذا بعد الحق الا الضلال و

الحق احق ان یقبل ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد شمس الدین قادری رضوی ناگوری غفرلہ

(۱۹۷) حسام الحرمین جس میں ان ملعونین مذکورین فی السوال کی تکفیر علمائے کرام وسادا تنا العظام نے فرمائی ہے۔ حق اور صواب ہے بلکہ ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہوکر تکفیر نہ کرنے والا بھی قطعاً انہیں میں سے ہے۔ کتب فقہ اس مسئلے سے مملو ہیں کہ "من شك فى كفره فقد كفر"

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ فقیر ابو الضیاء محمد حفیظ اللہ اعظمی قادری رضوی غفرلہ

(۱۹۸) حضرت سیدی شاہزادہ خاندان برکات مولوی سید محمد اولا د رسول محمد میاں صاحب مدظلہم العالی ۔ نے جواب باصواب تحریر فرمایا وہ بلا شک حق ہے۔ قادیانی، گنگوہی، تھانوی، انبیٹھوی، نانوتوی مذکورہ فی السوال یقیناً مرتد ہیں۔ فتویٰ مبارکہ حسام الحرمین قطعاً حق ہے۔

العبد ابو المرتضیٰ مطیع الرضا امیر حسن عفی عنہ مراد آبادی

(۱۹۹) قبلہ عالم حضرت شاہ محمد میاں صاحب کے ہر لفظ سے اتفاق ہے۔

فقط خاکسار ابو الارشاد سید سجاد حسین متوطن قصبہ شیش گڑھ ضلع بریلی

(۲۰۰) الجواب صحیح ۔ خادم العلماء غلام احمد فریدی رضوی بقلم خود

(۲۰۱) الجواب صحیح ۔ فضل احمد عفی عنہ

(۲۰۲) الجواب حق مدلل بالاصول و الحق احق بالقبول و ان انکره الجاهد الضلول ۔

و انا العبد الغريب السيد محمد حسن عرب المدنى المغربى السنوسى القادرى النقشبندى الفضل الرحمانى عفى عنه

(۲۰۳) الجواب صحیح و المنكر فضیح ۔ بشیر حسن دہلوی قادری رضوی عفی عنہ

Scanned with CamScanner

فتوائے پیلی بھیت

(۲۰۴) الجواب واللہ الملہم لصدق والصواب: علمائے حرمین طیبین نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ بالکل حق و بجا ہے۔ واجب القبول ولائق عمل ہے۔ حسام الحرمین میں جو شائع ہو چکا ہے یہ فتاوائے اہل حق اور نائبان مختار کل حضرت حق جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراسر حق وصواب ہیں۔ اہل اسلام کو ان فتاویٰ پر اعتقاد رکھنا، عمل کرنا فرض ہے اور جو جان بوجھ کر ان کو نہ مانے وہ مومن نہیں۔

اس کی تصریح وتشریح وتفصیل وتوضیح کتب مصنفہ امام العلماء، سید الاولیاء، وارث سید الرسل، نائب خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکۃ، روح الملۃ و الشریعۃ والسنۃ والطریقۃ، محی الاسلام والدین مجدد مائۃ حاضرہ عالم دین وسنت امام اہل سنت مولانا مولوی حاجی حافظ قاری مفتی شاہ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نفعنا اللہ تعالیٰ و المسلمین ببرکاتہ فی الدین و الدنیا و الآخرۃ میں خوب روشن وواضح طور پر موجود ہے۔

اس فقیر ناکارہ وطالب علم ناسزا کا بھی بحمدہ اللہ تعالیٰ وہی مذہب ومسلک ودین وایمان ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اسی پر رکھے اسی پر مارے اسی پر اٹھائے جو اس کے خلاف چلے اور مخالف بتائے وہ پکا بدمذہب وبے دین گمراہ وگمراہ گر ہے۔ جو اس کو صحیح نہ مانے وہ بھی جہنمی ہے۔ اہل اسلام کو اگر اپنا دین وایمان درست رکھنا منظور ہو تو ان (اعلیٰ حضرت) کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان پر عمل کریں۔

افسوس کہ اب اہل اسلام کی یہ حالت ہوگئی اور نوبت بایں جا رسید کہ ان کی تحریروں اور فتوؤں کے متعلق سوال کرنے لگے یہ کمزوری ایمان ہے۔ تمام دنیا کو آنکھیں بند کر کے ان پر عمل کرنا چاہیے۔ میرے نزدیک ہندوستان بھر میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ان سے افضل واعلیٰ ہو جس سے ان کی بابت سوال کیا جائے، یہ تو ایسی بات ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اعلیٰ حضرت فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الرسل وسید الکل ہیں تو کیوں صاحب یہ بات صحیح وقابل عمل ہے۔

استغفر اللہ اللہم احفظنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم. و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ و علماء امتہ

Scanned with CamScanner

و اولیاء ملته وعلینا معهم اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین الی یوم الدین آمین

فقیر قادری ابوالفضل محمد عبدالاحد حنفی رضوی غفرلہٗ ابن حضرت ولی باخدا مولانا شاہ وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہ العالی

ناظم: مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت مشہور بسلطان الواعظین صانه الله تعالیٰ عن شر کل حاسد اذا حسد و شر کل ماردو عفریت۔

فتوائے آگرہ

(۲۰۵) الجواب وهو الموفق للصواب: اقوال مذکورہ فی السوال میرے والد بھی نعوذ بالله کہتے تو بھی ان پر توہین کی وجہ سے کفر عائد ہوتا۔

قرآن میں ہے: ﴿والله و رسوله احق ان یرضوه ان کانوا مؤمنین﴾

یعنی اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی رکھنے کے لئے کوشش چاہیے اور وہی اس کے مستحق ہیں کہ راضی کیے جائیں ان کے مقابلہ میں کسی کی کیا ہستی ہے۔

جو فتویٰ موسوم بہ حسام الحرمین ہے۔ مدلل بدلائل شرعیہ ہے اس کو جاہل بے علم گمراہ بد مذہب نہ مانے تو نہ مانے، سنی مسلمان تو مجبور ہے ماننے کے لئے، واللہ اعلم وعلمہ اتم

نثار احمد عفا اللہ عنہ مفتی جامع مسجد آگرہ

فتوائے پبّی ضلع پشاور

(۲۰۶) الجواب من وجه الکتاب قال صاحب الهدایه فی باب التراویح عادة اهل الحرمین الشریفین و توارثهم دلیل شرعی فاجماعهما دلیل شرعی بالطریق الاولیٰ فالعمل بحسام الحرمین المکرمین واجب قطعاً وایضا اذا طبع فارسل الیّ امام اهل السنة والجماعة المرحوم البریلوی فطالعت فوجدته صحیحا

مطابقا للاصول الشرعية فيعمل به من له العقائد الاسلامية

اگر نام مبارک حسام الحرمین درمیان نبودے من از کتب معتبرہ کفر اشخاصے کہ عقیدہائے مزبورہ داشتہ باشند و نیز عدم قبول توبہ ایشاں بلا نقل تحریر کردے۔ لکن بخیال ادب حسام الحرمین چیزے نہ نوشتم۔ عقیدہ ہمہ اہل السنۃ والجماعۃ بلکہ عقیدہ ہمہ مومنان و مسلمانان ہمیں ست کہ در حسام الحرمین مذکور ست۔

العبد خادم الشريعة المحمدية والطريقة القادرية المحمودية الى الله عز شانه شيخ الاسلام ابو النصر كمال الدين الحاج الخليفة المولوى حمد الله القادرى المحمودى۔

خلیفہ خاص بغداد اشرف البلاد و مہتمم مدرسۂ قادریہ محمودیہ عالیہ ساکن پنی ضلع پشاور

فتوائے مدرسہ شمس العلوم بدایوں

(۲۰۷) بیشک اللہ پاک کی کسی صفت میں نقص کا اعتقاد موجب کفر ہے اور یقیناً اہانت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور نیز ختم نبوت سے انکار اور جناب سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہ ماننا اور ان کے بعد دعوئ نبوت یا رسالت موجب کفر ہے جس شخص کے عقائد اس قسم کے ہوں اس کے کفر کا فتوی واجب الاشاعۃ ہے۔

عبد السلام عفی عنہ مدرس اول: مدرسہ شمس العلوم واقع بدایوں

فتوائے مفتی فرنگی محل لکھنؤ

(۲۰۸) صورت مسئولہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنا یا سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرنا حد کفر کو پہنچا تا ہے۔ واللہ اعلم

محمد عبد القادر عفا اللہ عنہ مدرسہ عالیہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ

Scanned with CamScanner

فتوائے سراج گنج بنگال

(۲۰۹) فتاویٰ علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا و تعظیماً جو مدت سے بنام حسام الحرمین مطبوع ہو کر ملک میں شائع ہو رہے ہیں وہ بیشک حق ہیں اور تمام مسلمانوں پر ان کے حکموں کو حق جاننا اور ان فتوؤں کے مطابق عمل درآمد کرنا نہایت ضروری بلکہ واجب ہے۔ مذکورہ بالا فتاویٰ میں جن لوگوں پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا گیا ہے، فی الواقع وہ لوگ ان اقوال کفریہ اور عقائد باطلہ وفاسدہ کی وجہ سے ضرور بالضرور کافر ہو گئے اور جو لوگ ان کے ان اقوال پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر ہونے میں شک کریں، وہ بھی کافر ہیں کیوں کہ ان لوگوں نے اللہ و رسول سے بے ادبی اور گستاخی کی ہے اور ان کی شان گھٹائی ہے اور اللہ ورسول سے بے ادبی و گستاخی کرنے والا البتہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب اعمال نیک ضائع اور بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل قرآن پاک کی سورۂ حجرات کی ابتدائی آیات میں مذکور ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ''کتاب الخراج'' میں فرماتے ہیں:

''اَیُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَوْ کَذَّبَہٗ اَوْ عَابَہٗ اَوْ تَنَقَّصَہٗ فَقَدْ کَفَرَ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَبَانَتْ مِنْہُ امْرَاَتُہٗ۔''

یعنی جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ بیشک کافر ہو گیا اور اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی۔

درمختار میں ہے:

''اَلْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ مُطْلَقًا وَمَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَ کُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ۔''

یعنی جو شخص کسی نبی کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنے کے سبب کافر ہوا اُس کی توبہ بھی کسی طرح

قبول نہیں اور جو شخص اس کے مستحق عذاب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔
پس تمام مسلمانوں پر لازم بلکہ الزم ہے کہ ایسے بدعقیدے والوں سے اپنے کو کوسوں دور رکھیں اور ان گندم نما جوفروش لوگوں کے دھوکے اور فریب سے اپنے عقائد اور دین وایمان کی حفاظت ونگہبانی کریں۔

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم والسلام علی من اتبع الھدی ۔
راقم بندہ آثم ابوناظم محمد کاظم رحمتی چشتی۔ سراج گنج بنگال

فتوائے پارہ ضلع اعظم گڑھ

(۲۱۰) بیشک بیشک فتاوٰی حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حق وصحیح ودرست وصواب ہے اور بلاریب جن لوگوں پر اس میں کفر کا فتوٰی ہے ان میں سے ہر ایک کافر، مرتد، مستحق عذاب ہے ایسا کہ جو اس کے کفری قول بدتر از بول پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ کہے وہ بھی خارج از اسلام اور دو جہاں میں روسیاہ وخانہ خراب ہے۔
جس قدر احکام حسام الحرمین شریف میں ان مرتدوں پر فرمائے ان سب پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض بلاشک وارتیاب ہے۔ جو اِن پر عمل کرے گا، اس کے لئے نور ونجات وثواب ہے اور جو اِن پر عمل نہ کرے اس کے واسطے ظلمت وہلاک وعقاب ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم
فقیر نور محمد اعظمی قادری برکاتی رضوی غفرلہٗ
ساکن موضع پارہ ڈاک خانہ سورہن ضلع اعظم گڑھ

فتوائے کرمبر ضلع بلیا

(۲۱۱) لاشك ان ما افتی بہ علماء الحرمین المحترمین فی الکتاب المستطاب المسمی بحسام الحرمین علی منحر الکفر والمین فھو حق وصواب و صحیح و

Scanned with CamScanner

کل واحد من الذین افتی العلماء بکفرھم من القادیانی و النانوتوی والگنگوھی والانبیٹھی والتھانوی کافر مرتد فضیح ومن شک فی کفر احد من ھولاء الخمسة بعد اطلاعه علی اقاویلھم الکفریة فھو خارج من الاسلام داخل فی الکفر القبیح ومن عمل بالا حکام المصرح بھا فی حسام الحرمین فھو ناج مثاب نجیح لان کلھا حق صراح .والله تعالیٰ اعلم و علمه جل مجدهٗ اتم و احکم۔

فقیر ابوالمسعود فرقان الحق محمد عبدالعظیم قادری رشیدی علیمی شاہدی عفی عنہ ساکن موضع کرمبر ڈاک خانہ جیگر سنڈھ ضلع بلیا۔

فتوائے فتح پور ہسوہ

(۲۱۲) بیشک حسام الحرمین شریف میں علمائے کرام ومفتیان عظام مکہ مکرمہ ومدینہ محترمہ نے جو کچھ تحریر فرمایا سب حق ودرست اور سراسر نور ہے۔ قادیانی، گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھوی، تھانوی جن پر کتاب مذکور میں کفر کا فتویٰ دیا ان میں سے ہر ایک ضروریات دینیہ اسلامیہ کا منکر اور کافر مرتد اور اسلام سے نفور ہے۔

حسام الحرمین کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض وضرور ہے، حق سے اندھی باطل بیں آنکھیں اگر اس کی حقانیت کا انکار کر جائیں تو اس میں کتاب موصوف کا کیا قصور ہے۔ ”ختم الله علی قلوبھم وعلی سمعھم و علی ابصارھم غشاوة “فرمان رب جبار وغفور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد عبدالعزیز خاں قادری چشتی اشرفی عفی عنہ ساکن محلہ زیدوں فتح پور ہسوہ۔

(۲۱۳) الجواب صحیح و صواب ومن خالفه یستحق سوء العقاب والله اعلم ورسوله جل جلاله وصلی الله تعالیٰ علیه وسلم

فقیر محمد یونس قادری چشتی اشرفی سنبھلی عفا الله عن ذنبه الخفی والجلی

(۲۱۴) الجواب ھو الحق الحقیق بالقبول ولا ینکره الا المرتد الجھول۔

Scanned with CamScanner

فقیر احمد یار خاں قادری بدایونی عفی عنہ

(۲۱۵) الجواب صحیح والمجیب نجیح وخلافہ باطل وانا العبد الفقیر ابو الاسرار.

محمد عبداللہ المراد آبادی غفرلہٗ اللہ ذو الایادی

فتوائے ریاست رام پور

استفتاء بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے اہل سنت ومفتیان دین وملت کثرھم اللہ تعالیٰ و نصرھم. ان مسائل میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں سخت سخت گستاخیاں کیں اور دعویٔ نبوت کیا۔

ایک مولوی (قاسم نانوتوی) نے اپنی کتاب (تحذیر الناس) کے صفحہ ۳ پر لکھا:

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں "ولکن رسول اللہ و خاتم النبین" فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تأخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی"۔

اسی صفحہ پر آگے چل کر لکھا: "بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تأخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہوجاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا"

Scanned with CamScanner

صفحہ ۴ پر لکھا: ''سو اِسی طور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے''۔

صفحہ ۱۴ پر لکھا: ''اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں۔نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیائے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''۔

صفحہ ۲۸ / پر لکھا ''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔

ایک دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) سے استفتا کیا گیا کہ: دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے ایک کی طرفداری کے واسطے تیسرے شخص نے کہا کہ ''میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں'' یہ قائل مسلمان ہے یا کافر بدعتی ضال ہے یا اہل سنت باوجود قبول کرنے کے وقوع کذب باری کو؟

اس دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) نے فتویٰ دیا ''اگرچہ شخص ثالث نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے کیوں کہ وقوع خلف وعید کو جماعت کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے خلف وعید خاص ہے۔اور کذب عام ہے کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے گاہ وعدہ گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہے لہٰذا وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو پس بناءً علیہ اس ثالث کو کوئی کلمہ سخت نہ کہنا چاہیے کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے۔حنفی شافعی پر اور بعکس بوجہ قوت دلیل اپنی کے طعن و تضلیل نہیں کر سکتا اس ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے''

اسی دوسرے مولوی نے ایک تیسرے مولوی (خلیل احمد انبیٹھوی) اپنے شاگرد کے نام سے ایک کتاب (براہین قاطعہ) لکھی اور خود اپنے دستخط سے اس کے حرف بحرف کی تصدیق آخر

کتاب میں چھاپی اس کے صفحہ ۵۱ پر لکھا:

"الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔

ایک چوتھے مولوی (اشرف علی تھانوی) نے اپنے ایک رسالہ (حفظ الایمان) کے صفحہ ۸ پر لکھا:

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہوسکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں۔ اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے"

ان پانچوں اشخاص کے ان اقوال کے متعلق علمائے کرام مکہ معظّمہ و مفتیانِ عظام مدینہ طیبہ سے استفتار کیا گیا ان حضرات کرام نے ان پانچوں آدمیوں پر نام بنام بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال کی وجہ سے کافر ہیں اور جو شخص ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور ان لوگوں پر مرتدین کے تمام احکام ہیں۔ ان فتاویٰ کا مجموعہ مدت ہوئی حسام الحرمین شریف کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں اور مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم ہے یا نہیں۔ امید کہ حق ظاہر فرمائیں

Scanned with CamScanner

گے اور اللہ عزوجل سے اجر پائیں گے۔ بینوا توجروا

راقم سلیمان رجب قادری برکاتی نوری غفرلہٗ محلّہ بوہرواڑ پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات

(۲۱۶) الجواب واللہ سبحٰنہ و تعالیٰ ھو الموفق للصواب

حسام الحرمین میں جن علمائے حرمین شریفین اہل السنۃ والجماعۃ کے فتوے ہیں وہ حق اور صواب ہیں۔ فانها مشیدة بدلائل جليلة جلية من الايات الظاهرة الزاهرة القطعية والاحاديث الصحيحة الصريحة الباهرة البهية.

لہٰذا اہل اسلام پر عموماً علمائے حقانیین اور بالخصوص علمائے حرمین شریفین اہل سنت و جماعت کا اتباع ان کے اوامر ونواہی کو ماننا ان کے فتوؤں پر عمل کرنا ضروری فانهم اهل الحق و الامر والدين .وقدقال الله سبحانه وتعالىٰ فى الكتاب المبين

﴿اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم﴾ الآية

والمراد باولى الامر فى الآية العلماء فى اصح الاقول اه ردالمختار عن شرح الكنز للعلامة البدر العينى وهم السواد الاعظم وحزب الله المكرم وهم اهل السنة والجماعة وهم ورثة الانبياء فمن اقتفى اثرهم وابتع امرهم فقد نجا واهتدى ومن حادعنهم فقد تاه وغوى.

والله سبحانه وتعالىٰ من كل اعلم علمه احكم الراجى رحمة رب النشأتين ۔

كتبه العبد محمد نور الحسين الرامفورى كان الله لهٗ

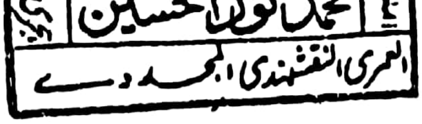

فتوائے ارشاد العلوم رامپور

(۲۱۷) المجیب مصیب ان اقوال منقولہ کی نسبت علمائے اہل سنت کی طرف سے قاہر تصانیف بحمد اللہ تعالیٰ کثیر ہو چکی ہیں جو مؤید ببراہین شرعیہ ہیں مزید سوالات انہیں امور سے کرنا بیکار ہے۔

حسام الحرمین نے جن لوگوں کے عقائد پر حکم کفر کیا ہے وہ حکم نقل کیا ہوا کتب فقہیہ حقہ حنفیہ کا ہے جس کا ماننا ایک مقلد مذہب حنفی کے لئے لازم ولابدی ہے پس حسام الحرمین کے احکام حسب نقول صحیحہ معتبرہ لازم الاتباع ہیں۔ولله درهم والله اعلم وعلمه اتم واحکم۔

العبد محمد معوان حسین العمری المجددی الرامفوری مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۱۸) الجواب صحیح۔محمد شجاعت علی عفی عنہ مدرس: مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۱۹) الجواب صحیح۔محمد سراج الحسین عفی عنہ

(۲۲۰) الجواب حق و صواب۔العبد عبد اللہ البہاری عفا عنہ الباری مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۲۱) یہ اقوال موجب کفر ہیں۔العبد محمد عبد الغفار عفی عنہ

(۲۲۲) الجواب صحیح۔سید یار محمد دہلوی بقلم خود

(۲۲۳) الجواب صحیح و المجیب نجیح ومن انکره فهو کافر مرتد فضیح

کتبہ الفقیر محمد عمر القادری الرضوی اللکھنوی غفرلہ ابن حضرة اسد السنة سیف اللہ المسلول مولانا المولوی محمد ہداہت رسول علیہ رحمة الرب و رضوان الرسول

Scanned with CamScanner

فتوائے کان پور

(۲۲۴) هو الموفق للحق کسی ایک عالم حقانی ناقد بصیر فقیہ کے فتوے پر عمل کرنا لازم وواجب ہے نہ کہ جم غفیر علمائے حرمین شریفین کے فتاویٰ پر جو حسام الحرمین میں مذکور اور مؤید بحجج ظاہرہ و براہین باہرہ ہیں۔

قال العلامة ابن نجيم في الاشباه: فتوى العالم للجاهل بمنزلة اجتهاد المجتهد في وجوب العمل ۵۱ والله سبحانه وتعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم

عبدالغنی غفرلہ ربہ الولی مدرس مدرسہ حنفیہ غوثیہ واقع مسجد بکر منڈی قلی بازار کان پور

(۲۲۵) صح الجواب والله اعلم بالصواب

الحقير الفقير ابوالقاسم محمد حبیب الرحمٰن کان الله لهٗ خادم خانقاہ کشفی کان پور

(۲۲۶) الجواب صحيح. والله تعالىٰ اعلم ـ محمد عبدالکریم عفی عنہ

(۲۲۷) ماقال المجيب فهو حق واحق ان يتبع ـ محمد آصف عفی عنہ

(۲۲۸) الجواب صحيح والمجيب نجيح وجاحده فضيح

نمقه العبد الفقير عبد الغني العباسي نسبا و الحنفي مذهبا و القادري المعيني الاشرفي مشربا و الهزاروي مولداً المدرس في المدرسة دار العلوم في كانفور

(۲۲۹) هذا الجواب صحيح نمقه محمد عبدالرزاق عفا عنه ـ المدرس بمدرسہ امدادالعلوم کان پور

(۲۳۰) الجواب صحيح و المجيب نجيح ـ

نمقه ابوالمظفر شاکر حسین غفرله في الدارين

Scanned with CamScanner

فتوائے جاورہ

(۲۳۱) مولوی قاسم نانوتوی ومولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی خلیل احمد انبیٹھوی ومولوی اشرف علی تھانوی کے جواقوال استفتا میں نقل کیے گئے ہیں ان پر سابق ازیں بحث وتمحیص ہوکر علمائے اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو ان کو کافر نہ کہے اس پر بھی کفر عائد ہوتا ہے۔

رسالہ حسام الحرمین طلب کرکے عوام کو آگاہ کیا جائے تاکہ عام مسلمان ایسے گندے عقیدوں سے محفوظ رہیں۔ المجیب محمد مصاحب علی

فتوائے علمائے حاضرین عرس شریف اجمیر مقدس رجب المرجب ۱۳۴۷ھ

(۲۳۲) بیشک ان عبارات مذکورہ میں ضرور تکذیب خدائے قدوس جل جلالہ، وتوہین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکار ضروریات دین ہے (اور تکذیبِ خدا وتوہینِ رسول وانکار ضروریاتِ دین قطعی اجماعی کفریات ہیں جن کے مرتکب کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر مرتد ہے)۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے عقائد والوں سے اور ان کے معتقدوں سے اجتناب کریں۔ وباللہ التوفیق واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمود زیدی حسینی الوری

(۲۳۳) هذا الجواب صحیح و مطابق المذهب اهل السنة و الجماعة

كتبه الفقير الى الله السيد محمد میران الشافعی كان الله له.

المدرس بمدرسہ نجم الاسلام الواقعۃ فی بلدۃ بھیمڑی من مضافات تھانہ۔

(۲۳۴) الجواب صحيح۔ فقیر نثار احمد ناگوری

(۲۳۵) هذا الجواب حق۔ فقیر شمس الدین احمد جونپوری

(۲۳۶) الجواب صحيح۔

فقیر محمد حامد علی فاروقی عفی عنہ مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین رائپوری۔ پی

(۲۳۷) الجواب صحيح۔ حبیب الرحمٰن غفرلہ

Scanned with CamScanner

(۲۳۸) الجواب حق و صواب۔
سید رشید الدین احمد غفرلہ الصمد بریلوی، الحال وارد دار الخیر اجمیر شریف۔

تصدیقات برہمیں فتوی حاصل کردہ

از علمائے کرام واردین بمبئی بماہ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ

(۲۳۹) الجواب صحیح ۔ محمد عبداللطیف اجمیری
(۲۴۰) الجواب صحیح ۔ عبدالمجید القادری الآنولوی
(۲۴۱) من اجاب فقد اصاب ۔ محمد زاہد القادری (دریا گنج دہلی)
(۲۴۲) الجواب صحیح ۔ محمد احمد دہلوی
(۲۴۳) الجواب صحیح ۔ صوفی ظہور محمد سہارنپوری
(۲۴۴) الجواب صحیح و المجیب نجیح ۔ محمد عارف حسین قریشی علی گڑھی

(۲۴۵) حضرت والامرتبت عالی منزلت گل گلزار جیلانی گلبن خیاباں سمنانی مولانا سید شاہ ابواحمد علی حسین صاحب چشتی اشرفی مسند نشین سرکار کچھوچھہ کے دو مقدس ارشاد واجب الانقیاد

پہلا مفاوضہ عالیہ

فرزند عزیز سلمہ اللہ تعالیٰ! فقیر سید ابواحمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

بعد دعائے درویشانہ سلام خوب کیشانہ، دعا نگار ہے۔ تمہارا کارڈ جوابی آیا خوشی حاصل ہوئی۔ میں ادھر آنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر چند وجوہ سے نہ آسکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد عرس شریف حضرت جداعلیٰ قدس سرہ بشرط زندگی ماہ جمادی الثانی تک سورت میں آؤں گا۔ اب میرے آنے کو غنیمت سمجھنا میں بہت ضعیف ہوتا جاتا ہوں۔

اور فرقہ گاندھویہ کی رفاقت اور ان کا ساتھ دینا جائز نہیں ہے۔ اور مولانا احمد رضا خاں صاحب عالم اہل سنت کے فتوؤں پر عمل کرنا واجب ہے۔ کافروں کا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

اور ہمارے جملہ مریدان ومحبان اور جمیع پرسان حال کو سلام ودعا کہنا۔۲۱/ ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

دوسرا مفاوضہ عالیہ

بسم اللہ الرحمین الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر سید ابو احمد المدعو علی حسین الاشرفی الجیلانی کی جانب سے جمیع مریدان اور محبان خاندان اشرفیہ کو واضح ہو کہ فرزند حاجی غلام حسن جو ہمارے خلیفہ برہمچاری قطب الدین سہیل ہند کے مرید ہیں۔ اگر ان سے اور آپ لوگوں سے کسی مسئلہ میں اختلاف ظاہری پیدا ہو تو لازم ہے کہ اس کو فقیر کے پاس لکھ کر باہمی تسکین کرلو۔

اس فقیر کو مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خاص رابطہ خصوصیت ہے یعنی حضرت مولانا سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ مولانا کے پیر نے مجھ کو اپنی طرف سے خلافت عطا فرمائی ہے مولانا بریلوی اور اس فقیر کا مسلک ایک ہے۔ ان کے فتوے پر میں اور میرے مریدان عمل کرتے ہیں۔

بڑی نادانی کی بات ہے کہ ایک خاندان اور ایک سلسلہ کے لوگوں میں صورت نفاق پیدا ہو۔ اور میں عنقریب بمبئی سے سورت میں آؤں گا۔ جملہ مریدان ومحبان کو فقیر کی طرف سے سلام ودعا پہنچے۔

عبدہ الفقیر السید ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

فتوائے ننگل ضلع حصار

(۲۴۶) کتاب حسام الحرمین نہایت صحیح اور عمدہ کتاب ہے جو وہابیہ کے دام سے بچنے کے لئے ایک نایاب خزینہ ہے۔

فقیر ابو الفیض چشتی سلیمانی عفا اللہ عنہ، ساکن ننگل ضلع حصار، ڈاکخانہ رتیا

فتوائے گونڈل کاٹھیاواڑ

(۲۴۷) بیشک فتاویٰ حسام الحرمین الکریمین نہایت حق وصحیح وقابل قبول مسلمان ہے۔

خادم الطلباء قاسم میاں رضوی عفی عنہ ساکن گونڈل کاٹھیاواڑ

فتوائے جوناگڑھ کاٹھیاواڑ

(۲۴۸) کتاب حسام الحرمین کو اس فقیر نے بغور دیکھا۔ یہ کتاب جمیع اہل سنت و جماعت کے لئے واجب العمل بلکہ تمام اسلامی مدارس میں زیر تعلیم رکھی جانے کے قابل ہے خدا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ اس کے مصنف کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔

احقر العباد خادم قوم محمد قاسم ہاشمی قادری عفی عنہ خطیب: جوناگڑھ اسٹیٹ کاٹھیاواڑ

(۲۴۹) کتاب حسام الحرمین الشریفین نہایت صحیح ومعتبر ہے۔

احقر محمد عبد الشکور گیسو دراز سنی حنفی قادری اویسی ساکن دھوراجی عفا اللہ عنہ نزیل جوناگڑھ کاٹھیاواڑ

فتوائے جلال پور جٹان پنجاب

(۲۵۰) حقیقت امر یہ ہے کہ جماعت وہابیہ دیوبندیہ نے اسی کا بیڑا اُٹھایا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو معاذ اللہ حضور کی توہین میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے..... کسی نے چھوٹے بڑے چوہڑے چمار سب کو برابر کہا..... کسی نے حضور کا تصور گاؤخر سے بدتر سمجھا..... کسی نے شیطان کے علم سے کمتر آپ کا علم بتایا..... کسی نے صبی ومجنون وبہائم کا ہمسر ٹھہرایا۔ (معاذ اللہ)

لیکن یادرکھنا چاہیے کہ کتنے دشمنان خدا ورسول غارت وتباہ خسر الدنیا و الآخرۃ ہوگئے اور جو ہیں ان کا حشر بھی وہی ہونا ہے "انّ شانئك هو الا بتر "

اے لوگو! آخر تمہیں مرنا ہے اور خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا ہے۔ خداوند عالم

Scanned with CamScanner

نے تم کو جو حکم فرمایا ہے کہ" و تعزروہ و توقروہ "اس حکم کی تعمیل یوں ہی کی جاتی ہے؟.....کیا اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ حضور کی توہین کرو؟.....کیا تم اس حکم سے مستثنیٰ ہو کہ"ان تحبط اعمالکم"؟.....ہرگز نہیں۔ جبکہ ادنیٰ رفع صوت وہ بھی بقصد اہانت نہیں، موجبِ حبطِ اعمال ہو، تو جو شخص بالقصد حضور کی شان میں بے ادبی و دریدہ دہنی کرے وہ کیوں کر اس وعید سے بری ہوسکتا ہے۔

جن اشیاء کو حضور کی ذات مقدس سے نسبت ہے ان کی توہین موجب کفر ہے۔

....."لو قال محمد درویشک بود او قال جامہ پیغمبر ریمناک بود۔او قال قد کان طویل الظفر اذ قال علی وجہ الاھانۃ کفر".....(ہدایہ۔عالمگیری)

جو شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ کرے اور کلمات گستاخانہ بلکہ ملحدانہ بکے اور اسی کو اپنا دین و ایمان سمجھے وہ کب مومن رہ سکتا ہے۔کیا ایمان اسی کا نام ہے کہ حضور کی شان والا میں زبان دارزی کرے؟

دیکھو عاص بن وائل جس کی ادنیٰ گستاخی پر حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے سورۂ کوثر نازل فرما کر اپنے محبوب پاک کی کس قدر دلداری فرمائی اور اس کافر بدنصیب کو کیا کچھ نہ کہا اسی خبیث نے حضور کی شان اقدس میں لفظ"ابتر" استعمال کیا تھا اب کہ ایمانداروں کی زبان سے جو کلمات سرزد ہورہے ہیں کیا وہ عاص بن وائل کے قول سے کمتر ہیں؟.....نہیں اس سے بدر جہا بڑھ کر پھر باوجود ان کفریات کے یہ مومن ہی رہے۔استغفر اللہ

یہ لوگ قہر الٰہی کے مستحق و سزاوار ہیں اگر جناب رحمۃ للعالمین کا واسطہ نہ ہوتا تو دنیا ہی میں عتاب الٰہی ہوتا یہ حضور ہی کا طفیل ہے کہ یہ یہاں مصون و محفوظ ہیں مگر آخرت میں"ان شانئک ھو الابتر" کے زمرے میں ہونگے۔

درمختار میں ہے:"الکافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبتہ،مطلقا و من شک فی عذابہ و کفرہ کفر"

جو شخص کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ بھی قبول نہیں

Scanned with CamScanner

اور جو شخص اس کے عذاب وکفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

جو صاحب دیوبندیوں کے کفر پر فتاوی مع مواہیر دیکھنا چاہیں تو علمائے حرمین طیبین سے بڑھ کر کہاں کی ہوگی جہاں سے دین کا آغاز ہوا۔ لہٰذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کے لئے اعلان ہے کہ کتاب "حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" منگا کر دیکھیں۔ جس کے ہر صفحہ پر اصل کتاب کی عربی عبارت اور اس کے مقابل سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے کوئی شہر کوئی محلہ کوئی مکان اہل سنت و جماعت کا اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیے۔ کیوں کہ ہر جگہ دیوبندیوں نے شور مچا رکھا ہے یہ مبارک کتاب بوقت ضرورت تیز حربہ کا کام دے گی۔

فقیر پر تقصیر حافظ حاجی پیر سید ظہور شاہ واعظ الاسلام قادری جلال پوری عفی عنہ

فتوائے عالی جناب مولانا مولوی محمد صدیق صاحب بڑودی

سند یافتہ مدرسہ دیوبند و سابق مفتی سورتی مسجد رنگون

(۲۵۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین مبین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ

(۱) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ ۸ پر لکھا "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔

ملاحظہ ہو علم غیب کی دو قسمیں کیں۔ علم کل اور علم بعض۔ علم کل کا انکار کیا اور علم بعض کو جانوروں پاگلوں کے علم کی طرح بتایا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ اس عبارت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و بے ادبی ہے یا نہیں؟.....اور شریعت مطہرہ کی رو سے مولوی صاحب موصوف کافر ہیں یا مسلمان؟ بینوا و توجروا

(۲) رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ میں ایک واقعہ چھاپا گیا کہ ایک شخص خواب میں لا الہ الا

Scanned with CamScanner

اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھتاہے جاگتاہے تو بیداری میں ہوش کے ساتھ اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی پڑھتاہے اور بیکار عذر یہ کرتاہے کہ زبان میرے اختیار میں نہ تھی۔ اور دن بھر اس کا یہی حال رہتا ہے پھر مولوی اشرف علی تھانوی کو اس کی اطلاع دیتا ہے تو مولوی صاحب جواب دیتے ہیں کہ "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے"

سوال یہ ہے کہ بیداری میں ہوش کے ساتھ دن بھر غیر نبی کو جپنے والا اور اس کے اس فعل کو تسلی بخش بتانے والا شرع مطہر کے حکم سے کافر ہے یا نہیں؟

(۳) مولوی خلیل احمد انبیٹھوی (ومولوی رشید احمد گنگوہی) نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھا:

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔

عرض یہ ہے کہ تمام زمین کا علم محیط شیطان کے لئے نص سے ثابت ماننا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تمام روئے زمین کا علم محیط ماننے کو شرک کہنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور اس کا قائل کافر ہے یا نہیں؟

(۴) مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

ملاحظہ ہو خاتم النبیین کا انکار کرنیوالا کافر ہے یا نہیں؟ جو شخص ان اقوال کے قائلین کو ان کے ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے یا نہیں؟۔ بینوا توجروا۔

المستفتی بوہرہ سلیمان رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ

از:۔ مقام پادرہ ریاست بڑودہ

Scanned with CamScanner

الجواب و هو الموفق الصواب

الحمد لو ليه و الصلاة و السلام علی نبیه ورسوله و حبيه اما بعد

(ا) حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوٰت واتم التسلیمات کا علم شریف وہ بحر ذخار اور دریائے ناپیدا کنار ہے جس کی کوئی حدو غایت نہیں آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا۔ حدیث مقدس "علمت علم الاولین و الآخرین" (او کما قال) اس کے لئے دلیل ناطق وشاہد صادق ہے۔

ہاں حق سبحانہ وتعالیٰ کا علم اور آپ کا علم مساوی اور برابر نہیں دونوں میں فرق بین ہے۔ علم باری تعالیٰ محیط اور علم حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محاط.....وہ علم قدیم یہ حادث.....وہ ذاتی یہ عطائی .....اور پھر کمیت ومقدار کا فرق بھی موجود یعنی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شریف حق سبحانہ وتعالیٰ کے علم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسا کہ سات دریاؤں میں سے ایک قطرہ۔

لیکن مخلوقات میں کوئی آپ کے علم کے برابر نہیں یہاں تک کہ انبیاء سابقین علیٰ نبینّا و علیہم الصلوٰۃ و السلام کو جس قدر بھی علم عطا ہوا وہ آپ کے علم شریف کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ سات دریاؤں میں سے ایک قطرہ۔ چنانچہ روح المعانی میں قولہ تعالیٰ ولا یحیطون بشئ من علمه کے تحت میں مرقوم ہے۔

"علم الاولياء من علم الانبياء بمنزلة قطرة من سبعة البحر و علم الانبياء من علم نبيناء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بهذا المنزلة و علم نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من علم الحق سبحنه بهذا المنزلة"

قصیدہ بردہ میں ہے۔

فان من جودك الدنيا و ضرتها

ومن علومك علم اللوح و القلم

غرض یہ کہ بہ نسبت مخلوقات کے آپ کے علم کی کوئی انتہا و غایت نہیں ہے:

Scanned with CamScanner

لا یمکن الثناء کما کان حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس ایسے علم شریف ناپیدا کنار کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کی طرح تحریر کرنا اور اس کے ساتھ تشبیہ دینا صراحۃً کفر و جہالت اور کھلی حماقت و نادانی ہے۔ اور نبی برگزیدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے اور آپ کی شان اقدس میں ایک شمہ برابر گستاخی کرنے والا قطعاً مرتد ہے۔ اللھم احفظنا

(۲) حضرات انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ کسی غیر پر استقلالاً صلوٰۃ بھیجنا ہرگز جائز نہیں خواہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوں یا اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ ہاں طبعاً جائز ہے۔ چنانچہ تفسیر احمدی میں آیت کریمہ "ان اللہ و ملائکۃ۔ الآیۃ" کے تحت میں مرقوم ہے۔

"ثم انهم ذکر و ان الصلوۃ علی غیره و اله بطریق التبعیة جائزو بالا ستقلال مکروه تشبه بالر وافض"

پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد میں قصد و اختیار کے ساتھ ہوش و حواس کے درست ہوتے ہوئے عمداً کسی غیر کا کلمہ پڑھنا اور اس پر درود پڑھنا جیسا کہ سائل تحریر کر رہا ہے اور پھر اس کے اس فعل کو تسلی بخش بتانا یقینی کفر و ارتداد ہے۔

(۳) شیطان کے لئے تمام روئے زمین کا علم محیط نص سے ثابت ماننا اور حضور پرنور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا علم اس سے کمتر بتانا کما حرره السائل یہ یقینی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت ترین توہین اور ایسا تحریر کرنے والا قطعاً مرتد ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کی تو وہ شان ہے کہ شیطان تو درکنار اولوالعزم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی اس کے قریب نہیں پہنچتے کما فی القصیدۃ البردۃ وللہ درہ حیث قال

فاق النبیین فی خلق و فی خلق

ولم یدانوه فی علم ولا کرم

Scanned with CamScanner

وکلھم من رسول اللہ ملتمس
غرفا من البحر اورشفا من الدیم
وواقفون لدیه عند حدھم
من نقطة العلم اومن شکلة الحکم

(۴) حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہ ماننا اور آپ کے بعد میں دوسرے نبی کے وجود کو ممکن اور جائز سمجھنا بلا شک نصوص قطعیہ صریحہ کا انکار ہے جو صراحۃً کفر وارتداد ہے۔ آیۂ کریمہ ’’ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین‘‘ اس کے لئے دلیل قاطع وبرہان ساطع ہے۔

تفسیر احمدی میں ہے: ’’ھذہ الآیة تدل علی ختم النبوة علی نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صریحا‘‘

دوسری جگہ ہے: ’’و خاتم النبیین ای لم یبعث بعدہ نبی قط و اذا نزل عیسیٰ فقد یعمل بشریعته ویکون خلیفة له ولم یحکم بشطر من شریعة نفسه و ان کان نبیا قبله‘‘۔

(۵) سرور کائنات مفخر موجودات علیہ افضل الصلوات واتم التسلیمات کی شان اقدس میں ذرہ برابر گستاخی کرنے والا اور شمہ برابر توہین کرنے والا بلا ریب کافر و مرتد ہے۔ اور جو شخص ایسے گستاخ شخص کو اس کے اقوال کفریہ کا علم ہونے کے باوجود کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے کتب عقائد میں صاف وصریح مرقوم ومسطور ہے۔ ’’من شك فی کفرہ و عذابه فقد کفر‘‘

اللھم ارزقنا خیر الدارین واسألك اللھم حبك وحب حبیبك صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم ارزقنازیارة حرمك و حرمه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قبل ان تمتنا و توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا نادمین ولا مفتونین امین یارب العلمین۔

کتبہ العبد الفقیر الی ربہ الغنی محمد صدیق البرودی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشائخہ اجمعین

(۲۵۲)الجواب صواب و المجیب مصیب ۔الراقم احمد سید خالد شامی عفی عنہ

(۲۵۳)ھذا ھو الحق عندی

احقر الزمان محمد عبداللہ بڑودی غفرلہ الرحمن القوی

فتوائے دیگراز بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع مبین اس مسئلہ میں کہ کتاب حسام الحرمین شریف حق ہے یانہیں اور مسلمانوں کواس کے احکام کا ماننا اوران پرعمل کرنا ضروری ہے یانہیں؟ بینوا توجروا۔

المستفتی بوہرہ سیٹھ سلیمن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ۔ازپادرہ ضلع بڑودہ الجواب

(۲۵۴) الجواب: الحمد لله رب المشرقين و المغربين۔ الذی سل حسام الحرمين علیٰ منحر الكفر و المين۔ و افضل الصلوٰة و اكمل السلام فی النشأتين علی حبيبه المزين بكل زين۔ والمنزه من كل عيب وشين، سيد الكونين و جد الحسنين، نبی القبلتين، وسليتنا الی الله تعالیٰ فی الدارين۔ سيدناو مولانا محمد و اله و صحبه و ابنه و حزبه اجمعين فی الملوين ، امين يا خالق الكونين۔ اما بعد

کتاب برکت مآب، کامل النصاب حسام الحرمین شریف ازاول تا آخر بالکل درست وصحیح، بجاوحق ،واجب العمل ، واجب الاعتقاد، واجب الاعتبار ہے۔ بلکہ حسام الحرمین کھرے کھوٹے سچے جھوٹے کو پرکھنے کے لیے سچی کسوٹی اورصحیح معیار ہے۔اگراس کے تمام احکام کوبکشادہ پیشانی حق مان کران کے حضورسرتسلیم خم کردے تو معلوم ہوجائے گا کہ سچاسنی مسلمان ایماندار ہےاوراگر جان بوجھ کرانکارکیاتوکھل جائیگا کہ گمراہ بدمذہب مکار ہے۔

حسام الحرمین ایمان وسنت کاایک مہکتاگلشن لہلہاتاگلزار ہے۔جس کے پھولوں میں باغ حرم کے پھولوں کی خوشبوجس کی بہارچمن طیبہ کی بہار ہے۔حسام الحرمین جلوہ ”باطنه فيه الرحمة

و ظاهره من قبله العذاب ‘‘ کا آئینہ دار ہے کہ اہل سنت کے لئے نمونہ ’’جنت تجری من تحتها الانهٰر ‘‘ ہے۔

اور بدمذہبوں منافقوں کے لئے قہر پروردگار ہے..... دینداروں کے لیے نور..... بیدینوں کے لئے نار ہے..... مسلمانوں کے لئے مہکتے ہوئے پھول..... اور بے ایمانوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے..... حسام الحرمین دین وسنت کی سپر..... اور دشمنان دین کے سروں پر شمشیر برق بار ہے..... پاک خدا کے پاک گھر کعبہ معظمہ کی برہنہ تلوار ہے..... پیارے نبی کی پیاری سرکار مدینہ طیبہ کی تیغ آبدار ہے..... محمدی فوج ظفر موج مفتیان مدینہ منورہ کا نیزہ کافر شکار ہے..... الٰہی لشکر ظفر پیکر یعنی علمائے مکہ معظمہ کا خنجر خونخوار ہے..... کہ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بدگویوں کی گردنوں پر پڑتا وار پر وار ہے..... بیدینوں کو چارہ جوئی کا کہاں وار ہے..... حسام الحرمین کی وہ قاہر مار ہے..... کہ خدا ورسول جلا جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وگستاخی کرنے والوں کے سینوں میں غار ہے..... جس کا ہر وار وار سے پار ہے..... اور کیوں نہ ہو کہ اس کا مصنف محمدی کچھار کا شیر خونخوار ہے..... حیدری اکھاڑے کا شہ زور پہلوان..... میدان حمایت اسلام کا یکہ تاز شہسوار ہے..... جو علمائے کرام کی آنکھوں کا تارا..... مفتیان عظام کے سروں کا تاج..... امت مصطفیٰ کا پاسبان..... حامیان ملت کا سردار ہے..... جس کی بلندی جلالت ورفعت وجاہت علمائے حرمین کے فرمان ’’ شهد له علماء البلد الحرام انه السيد الفرد الامام ‘‘ سے روشن وآشکار ہے..... جو دین پاک کا مجدد..... ملت طاہرہ کا مؤید..... علمائے اہلسنت کا امام..... اور پیشوائے نامدار ہے..... سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زندہ کرنے والا ..... دشمنان مذہب اہل سنت کو خاک وخون میں لٹانے والا..... کفر وشرک کو مٹانیوالا..... حمایت وشریعت وطریقت کا علمبردار ہے..... اس مبارک فتاویٰ پر تصدیق کرنے والوں میں ہر ایک ساکن بلد اللہ الحرام..... یا مجاور آستانہ سرکار ابد قرار ہے۔

جو شخص جان بوجھ کر اسے نہ مانے ..... وہ کافر ومرتد، عذاب نار کا سزاوار ہے..... مستحق غضب جبار ہے..... لائق لعنت کردگار ہے..... مورد قہر قہار ہے..... اس پر خدا کی سخت لعنت اور پھٹکار ہے۔

Scanned with CamScanner

کیوں کہ اس نے اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت وجلالت و وجاہت کو اس قدر ہلکا جانا کہ ان کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ مانا.....اور یہ ظاہر کہ جس طرح اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور گستاخی کرنے والا کافر ہے.....اسی طرح جو شخص اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ جانے.....وہ بھی اسلام سے خارج اور مرتد خاسر ہے۔

بالجملہ بیشک فتاویٰ حسام الحرمین شریف حرف بحرف قطعاً حق وصحیح ہیں.....اور ان کو ماننے والے.....ان پر سچے دل سے عمل کرنے والے.....سچے پکے سنی مسلمان سعید و نجیح ہیں۔

اور بیشک قادیانی، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی، اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ خبیثہ ملعونہ کے سبب جو اصل فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں بعبارتہا منقول ہیں.....جن میں کوئی ایسی تاویل وتوجیہ قطعاً ناممکن، جو قائلین کو قطعی یقینی کفر وارتداد سے بچا سکے.....قطعاً یقیناً کافر مرتد .....لائق تذلیل وتوہین و واجب التفضیح ہیں.....اور بے شک جو لوگ ان کے کفریات قطعیہ ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانیں یا ان کے کافر ہونے میں شک رکھیں یا ان کو کافر کہنے میں توقف کریں وہ بھی خارج از اسلام، داخل کفر قبیح ہیں۔

اور بیشک ان فتاویٰ کا ماننا مسلمانوں پر فرض دینی اسلامی قطعی یقینی اور ان پر عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی۔ **ھذا ما اقول و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد وباللہ التوفیق و علیہ الاعتماد واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم.**

کتبہ الفقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد المدعو بحشمت علی القادری الرضوی اللکھنوی غفرلہٗ ولابویہ واخویہ و جمیع اھل السنۃ و الجماعۃ ربہ المولیٰ العزیز القوی آمین۔

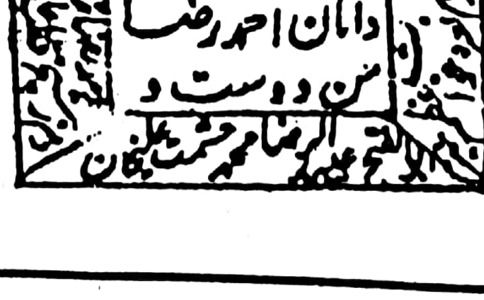

Scanned with CamScanner

فتوائے علمائے سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

استفتاء

چہ می فرمایند علمائے اہل سنت ومفتیان دین وملت کثر اللہ تعالیٰ امدادھم و کسر اضداد ھم دریں مسائل کہ

مرزا غلام احمد قادیانی دعوی نبوت کرد وحضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام راسخت ناپاک دشنامہا داد۔

ازمولوی رشید احمد گنگوہی استفتار کردہ شد کہ

"دو شخص در کذب باری گفتگو میکردند برائے طرفداری یکے شخص ثالث گفت کہ من کے گفتہ ام کہ من قائل وقوع کذب باری نیستم این قائل مسلمان ست یا کافر بدعتی ضال است یا منجملہ اہل سنت باوجودیکہ قبول کرد وقوع کذب باری را"

مولوی رشید احمد گنگوہی فتویٰ داد کہ

اگرچہ شخص ثالث در تاویل آیات خطا کرد مگر وے را کافر یا بدعتی ضال نمی باید گفت زیرا کہ وقوع خلف وعید را جماعت کثیرہ از علمائے سلف قبول می کند خلف وعید خاص است وکذب عام است زیرا کہ قول خلاف واقع را کذب می گویند پس آں قول خلاف واقع گاہے وعیدے باشد گاہے وعدہ گاہے خبر، وایں ہمہ انواع کذب است۔ ووجود نوع وجود جنس را مستلزم ست لہٰذا معنی وقوع کذب (از باری تعالیٰ) درست شد اگرچہ بضمن فردے باشد۔ پس بناءً علیہ ایں ثالث را ہیچ کلمہ سخت نباید گفت کہ دریں تکفیر علمائے سلف لازم می آید۔ حنفی را بر شافعی وشافعی را بر حنفی بوجہ قوت دلیل خود طعن و تضلیل کردن نمی رسد۔ ایں ثالث را، از تضلیل وتفسیق مامون باید کرد۔

مولوی قاسم نانوتوی درکتاب خود مسلمی بہ تحذیر الناس برصفحہ سوم نوشت:

"درخیال عوام خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنی ہست کہ زمانہ آنحضرت بعد زمانہ انبیائے پیشین ست وآنحضرت آخرالانبیاء ہست مگر براہل فہم روشن باشد کہ در تقدم یا تأخر زمانی ہیچ فضیلت بالذات نیست پس درمقام مدح و لکن رسول الله خاتم النبیین فرمودن دریں صورت چگونہ صحیح می تواند شد آرے اگرایں وصف راازاوصاف مدح نشمارند وایں مقام رامقام مدح نگردانند پس البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی درست می تواند بود مگرمن می دانم کہ کسے راازاہل اسلام ایں سخن گوارا نخواہد بود"۔

برہمیں صفحہ نوشت

"بلکہ بنائے خاتمیت برامر دیگرست کہ ازان تاخر زمانی وسد باب مذکور خود بخود لازم می آید وفضیلت نبوی دو بالا می شود تفصیل ایں اجمال آں ست کہ قصہ موصوف بالعرض بر موصوف بالذات ختم می گردد چنانکہ وصف موصوف بالعرض مکتسب از موصوف بالذات می شود و وصف موصوف بالذات از دیگرے مکتسب ومستعار نمی شود"۔

وبرصفحہ چہارم نوشت

"ہمیں طور خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راتصور فرمائید یعنی آنحضرت موصوف بوصف نبوت بالذات ہستند وسوائے ایشاں دیگر انبیاء موصوف بوصف نبوت بالعرض نبوت دیگر انبیاء فیض آنحضرت ست مگرنبوت آنحضرت فیض دیگرنیست (بہمیں معنی) برآنحضرت سلسلہ نبوت مختتم می شود"

وبرصفحہ چہاردہم نوشت

"اگر اختتام نبوت بایں معنی تجویز کردہ شود کہ من گفتم پس خاتم شدن آنحضرت فقط بہ نسبت انبیائے گذشتہ خاص نہ باشد بلکہ اگر بالفرض درزمانہ آنحضرت ہم نبی دیگر شود درآں حال ہم خاتمیت آنحضرت بحال خود باقی می ماند"

وبرصفحہ بست وہشتم نوشت

"بلکہ اگر بالفرض بعدزمانہ نبوی ہم نبی دیگر پیدا شود دریں صورت ہم درخاتمیت محمدیہ ہیچ

فرقے وخللے نخواہد افتاد"

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کتابے بنام "براہین قاطعہ" نوشت واستاذش مولوی رشید احمد گنگوہی حرف حرف ایں کتاب راتصدیق نگاشت۔ دریں کتاب برصفحہ پنجاہ ویکم می نویسد "الحاصل غور می باید کرد کہ حال شیطان وملک الموت رادیدہ علم محیط زمین رابرائے فخر عالم خلاف نصوص قطعیہ بلادلیل محض قیاس فاسدہ ثابت کردن اگر شرک نیست پس کدامی حصہ ایمان ست برائے شیطان وملک الموت ایں وسعت علم بنص ثابت شد بروسعت علم فخر عالم کدام نص قطعی ہست کہ باں ہمہ نصوص راردکردہ یک شرک ثابت می کند"۔

مولوی اشرف علی تھانوی درکتاب خود مسمی بہ "حفظ الایمان" برصفحہ ہشتم نوشت:

"برائے ذات مقدسۂ آنحضرت علم غیب ثابت کردن اگر بقول زید صحیح باشد پس امر دریافت طلب انیست کہ مرادازیں غیب آیا بعض غیب ست یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مرادہستند پس دریں علم غیب تخصیص حضور چیست مثل ایں علم غیب برائے زید وعمرو بلکہ برائے ہر صبی ومجنون بلکہ برائے جمیع حیوانات وبہائم نیز حاصل ست زیرا کہ ہرکسے راامرے معلوم باشد کہ ازدیگرے مخفی است پس باید ہمہ راعالم الغیب گفتہ شد پس اگر زید التزام بکند کہ آرے من ہمہ راعالم الغیب خواہم گفت پس علم غیب رامنجملہ کمالات نبوۃ چراشمردہ می شود وصفے کہ دراں خصوصیت مومن بلکہ خصوصیت انسان ہم نہ باشدا واز کمالات نبویہ چگونہ تواند شد۔ واگر التزام کردہ نشود پس درمیان نبی وغیرنبی وجہ فرق بیان کردن ضروراست واگرتمام علوم غیب مرادہستند بایں طور کہ فردے ازافراد علم غیب خارج ازعلم نبوی نماند پس بطلان ایں، امر بدلیل نقلی وعقلی ثابت است"۔

اکنوں علمائے ربانیین وفضلائے حقانیین براہ ہمدردئ اسلام ومسلمین بلاخوف لومۃ لائم اظہارحق فرمایند کہ آیا ازمذکورین

(۱) مرزاغلام احمد قادیانی کافرومرتدست یانے؟۔ بینوا توجروا۔

(۲) مولوی رشید احمد گنگوہی کہ وقوع کذب باری رادرست گفت ۔مرتکب تکذیب

خدائے قدوس وسبوح جل جلالہٗ ہست یا نے؟۔ بینوا توجروا۔

(۳) مولوی قاسم نانوتوی کہ معنی ختم نبوت راتحریف کردہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء را غلط وخیال عوام گفت ومعنی خاتم النبیین نبی بالذات ساخت وپیدا شدن نبی جدید رابعد زمانہ نبوی ہم تجویز کرد آیا منکر مسئلہ ضروریہ دینیہ ختم نبوت ہست یا نے؟۔ بینوا توجروا۔

(۴) مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کہ علم محیط زمین را برائے شیطان وملک الموت ثابت بنصوص گفت واثبات ہمیں علم رابرائے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گردانید آیا علم شیطان را زائد از علم نبوی گفت یا نے؟ وانبیٹھوی مذکور توہین وتنقیص کنندہ حضور سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہست یا نے؟۔ بینوا توجروا۔

(۵) مولوی اشرف علی تھانوی کہ علم غیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رامثل علم غیب جانوراں وچارپایگان وبچگان ومجنونان گفت آیا اہانت واستخفاف کنندہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہست یا نے؟ بینوا توجروا۔

المستفتی ۔ فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ و ابویہ ربہ القوی مدرس: مدرسہ اہل سنت وجماعت۔ پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات۔

(۲۵۵) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید المرسلین و الہ و اصحابہ اجمعین:

جواب سوال اول: ۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہ دعوئ نبوت ورسالت خود کردہ است چناں کہ از کتب مصنفہ او ظاہر ست ہیچ کس را از اہل اسلام در الحاد وزندقۂ او اختلاف نیست۔

مرزا غلام احمد قادیانی در صفحہ ۱۱ از کتاب خود ''دافع البلا'' اعلان می کند کہ

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''

ودر صفحہ دہم می گوید

''بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیوں کہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے''

ودر صفحہ ۲۱۷ گوید

''اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں''

ودر صفحہ ۳،۲ کتاب ''تریاق القلوب'' می گوید کہ

منم مسیح بہانگ بلند می گویم

منم خلیفہ شاہی کہ بر سما باشد

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

ودر کتاب تتمہ ''حقیقۃ الوحی'' صفحہ ۴۹ ۷ می گوید

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو — اس سے بہتر غلام احمد ہے

درحاشیہ مطلب ایں شعر می نوسید کہ

''اکثر نادان اس مصرعہ کو پڑھ کر نفسانی جوش ظاہر کرتے ہیں مگر اس مصرعہ کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ امت محمدیہ کا مسیح امت موسویہ کے مسیح سے افضل ہے''۔

ازیں عبارت مرزا غلام احمد قادیانی صاف معلوم شد کہ مرزا غلام احمد خودرا نہ فقط نبی ورسول می گوید بلکہ از انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خود را افضل واعلیٰ می داند وتوہین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام برملا کردہ۔ ضروریات دین راصریح تکذیب می نماید۔

وصاحب فصول عمادی نوشتہ است کہ

''اگر کسے گفت کہ 'من رسول خدا ہستم' یا ایں لفظ گفت کہ 'من پیغمبرم' کافر می شود اگر کسے از و معجزہ طلب کرد آں ہم کافر است چرا کہ دعویٰ او را محتمل صدق دانست و اگر بغرض عاجز کردن او می گوید پس کفر نیست''

Scanned with CamScanner

ولفظه هكذا ''قال 'انا رسول الله' او قال بالفارسية ' من پیغمبرم' يريد به' من پیغام می برم' يكفر و لو انه حين قال هذا المقالة طلب غيره منه المعجزه قيل يكفر والمتاخرون من المشائخ قالو اذا كان غرض الطالب تعجيزه و افضاحه قيل لا يكفر" انتهى

وایں مضمون در فتاویٰ ہندیہ و جامع الفصولین ہم مذکور ست و در اشباہ و نظائر در آخر باب ردّہ می نویسد کہ

''اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات "انتهى۔

یعنی کسے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را آخریں انبیاء نمی داند کافر ست چرا کہ ایں عقیدہ از ضروریات دین ست۔

و در شفائے قاضی عیاض تصریح فرمودہ است'' و كذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة فى قولهم ان الائمة افضل من الانبياء" انتهى

وعلامہ قسطلانی در جلد اول ارشاد الساری شرح صحیح بخاری در صفحہ ۱۷۵ می فرماید

'' النبى افضل من الولى و هو امر مقطوع به و القائل بخلافه كافر لانه معلوم من الشرع بالضرورة "انتهى

هذا ما ظهر لى فى هذا الباب والله اعلم بالصواب۔

جواب سوال دوم: مولوی رشید احمد گنگوہی سر گروہ علمائے دیوبند در فتوئ مذکورہ علی الاعلان گفت کہ

''معنی وقوع کذب باری تعالیٰ درست شد اگر چہ در ضمن فردے باشد''

پس بنا برایں عقیدہ بر صدق قرآن شریف کہ اصل اصول اسلام و ایمان ست چہ طور اعتبار و اعتماد خواہد شد چرا کہ اگر کدام یک سخنے کاذب بودن باری تعالیٰ ظاہر شد پس بر دیگر اقوالش چگونہ اعتماد و یقین خواہد شد۔ تعالیٰ الله عما يقولون علوا كبيرا۔

مطلب ایں است کہ از روے ایں عقیدہ فاسدہ نہ اسلام باقی می ماند نہ اصول و فروع

Scanned with CamScanner

آں۔ نعوذ باللہ من ھذا العقیدۃ الشنیعۃ چراکہ بسبب وقوع کذب باری تعالیٰ از ہمہ ضروریات دین دست شستہ شد نہ بر خدائے تعالیٰ ایمان ماند نہ بر قرآن نہ بر رسالت رسل و نہ بر ملائکہ نہ بر قیامت وحشر ونشر وعذاب وثواب بلکہ ہیچ چیز در دست نماند۔

قدروا اللہ تعالیٰ علی ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ حیث قال جل شانہ و عز برھانہ، و قد قدمت الیکم بالوعید ما یبدل القول ا لذی و ایضا قال عزمن قائل ولن یخلف اللہ وعدہ وعیدہ کما ذکرہ الشامی فی رد المختار و ایضا قال اللہ تعالی﴿ و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اولئک یعرضون علی ربھم و یقول الا شھاد ھولاء الذین کذبوا علیٰ ربھم الا لعنۃ اللہ علی ا لظالمین﴾

یعنی کیست ظالم تر از آں شخصے کہ تہمت کذب بر خدائے تعالیٰ می بندد ایں کساں در حضور رب خویش حاضر کردہ خواہند شد و گواہان خواہند گفت کہ ایں آں کساں اند کہ بر رب خویش کذب بستند خبر دار شوید بر ظالمان لعنت خدا است۔

قال الرازی فی التفسیر الکبیر

"قال المحققون اذا ثبت ان من افتری علی اللہ و کذب فی تحریم مباح استحق ھذا الوعید الشدید فمن افتری علی اللہ الکذب فی مسائل التوحید و معرفۃ الذات و الصفات و النبوۃ و الملئکۃ و مباحث المعاد کان وعیدہ اشد و اشق" انتھی

وظاہر است کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی در فتوائے خود مذکورہ بالا نصوص قطعیہ را غیر صادق و بے اعتبار ساختہ تکذیب آنہا کردہ باب ضلالت والحاد را برائے اغوائے عوام خلق اللہ کشادہ است۔ چراکہ در جواب خود تصریح نمود کہ

"قائل وقوع کذب باری تعالیٰ را کافر یا فاسق یا ضال نباید گفت"

حالانکہ از عقائد ضروریہ اہل اسلام انیست کہ حق تعالیٰ را از شائبہ جمیع نقائص منزہ و برتر یقین کردہ باید کما صرح بہ فی العقائد العضدیۃ حیث قال

"وهو تعالیٰ منزه عن جميع النقائص كما سبق من اجماع العقلاء على ذلك "انتهى -

وکسے کہ چنیں عقیدہ ندارد یعنی حق تعالیٰ را از عیوب و نقائص منزہ نگوید آں کس بلا اشتباہ مبتدع وضال ست واز اہل سنت و جماعت خارج ست۔ چنانچہ در فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۵۸ تصریح کردہ است حیث قال

"يكفر اذا وصف الله تعالىٰ بما لايليق به اونسبه الى الجهل والعجز و النقص "انتهى-

ودر جامع الفصولین مطبوع مصر جلد دوم صفحہ ۲۹۸ وفتاوی بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ مصری نوسید کہ" لو وصف الله تعالىٰ بمالا يليق به كفر" انتهى

ودریں شک نیست کہ از جملہ عیوب ونقائص کذب ہم یک شنیع وقبیح ترنقص ست کما صرح به فى تفسير مدارك التنزيل تحت اية ﴿من اصدق من الله حديثا﴾

"اى لا احد اصدق منه فى اخباره و وعده و وعيده لا ستحالة الكذب عليه تعالىٰ لقبحه لكونه اخبارا عن الشئى بخلاف ماهو عليه" انتهى

وہم چنیں علامہ قاضی بیضاوی در تفسیر خود زیر آیت مذکورہ می فرماید

"انكار لان يكون احد اكثر صدقا منه فانه لا يتطرق الكذب الى خبره بوجه لا نه نقص و هو على الله تعالىٰ محال" انتهى .

و ايضا قال فى تفسير خازن تحت الآية المذكورة

"يعنى لا احد اصدق من الله فانه لا يخلف الميعاد ولايجوز عليه الكذب" انتهى.

ازیں عبارات تفاسیر معتبرۂ اہل السنۃ والجماعۃ مبرہن گشت کہ حق تعالیٰ از شائبہ نقص و کذب منزہ وبرتر ست وکذب از حق تعالیٰ ممتنع ومحال ست۔ وکسے کہ نسبت کذب بہ او تعالیٰ می دہد

Scanned with CamScanner

ملحد صریح وزندیق قبیح است۔ قبل ازیں در بعض رسائل علمائے دیوبند ایں عقیدۂ امکان کذب باری تعالیٰ بمطالعہ رسیدہ بود مگر از تقیہ ایں قول فاسد یعنی وقوع کذب باری تعالیٰ را انکار می کردند۔

اکنوں معلوم شد کہ امام طائفہ علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قائل وقوع کذب باری تعالیٰ را بزور در دائرہ اہل سنت داخل کردہ در تنقیص شان الوہیت سعی بیجا نمودہ واز عقیدۂ امکان کذب او تعالیٰ قدم افزودہ تائید وقوع کذب باری تعالیٰ ہم می نماید کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا چونکہ اہل ہوا در مسئلہ امکان کذب عوام را فریب دادہ بر ایمان خلق اللہ دست دراز می کنند لہٰذا ضروری شد کہ بطریق اختصار ردِ دلائل واہیۂ اہل توہب نمودہ فریب بازی ایں قوم ظاہر کردہ شود۔

باید دانست کہ وہابیاں ہمیشہ عقیدہ امکان کذب باری تعالیٰ پیش کردہ مردماں را ایں فریب می دہند کہ در مسئلہ خلف الوعید علمائے اشاعرہ کہ سلف اہل سنت اند ختلاف می دارند و خلف وعید یک شاخ امکان کذب ست چرا کہ وعید ہم یک خبر است پس خلاف آں کذب خواہد شد حالاں کہ ایں صریح فریب بازی اہل مذاہب باطلہ است کہ خلاف حق را با حق آمیختہ دام تزویر می نہند۔

اکابر اہل سنت در تصانیف خویش ایں حقیقت را مثل آفتاب روشن کردہ اند کہ کسانے کہ خلف الوعید را قائل اند آنہا می گویند کہ خلف وعید چیز دیگر ست و کذب چیز دیگر کہ بیک دیگر ہیچ تعلق ندارند چرا کہ وعید انشار تخویف ست یعنی پیدا کردن خوف۔ وظاہر ست کہ صدق و کذب بخبر تعلق می دارند نہ بہ انشار۔

لہٰذا خلف وعید در کذب داخل نخواہد شد باقی خلف وعد کذب ست کہ برخلاف واقع خبر دادن را می گویند وازیں سبب گفتہ اند کہ خلف الوعید از خدائے تعالیٰ فضل و کرم ست و خلف الوعد از حق تعالیٰ محال و نقص ست۔

كما صرح به في مسلم الثبوت و شرحه فواتح الرحموت لمولانا بحر العلوم اللكهنوى و نص العبارة هكذا

Scanned with CamScanner

"الخلف فی الوعید جائز فان اھل العقول السلیمۃ یعودنہ فضلا لا نقصا دون الوعد فان الخلف فیہ نقص مستحیل علیہ سبحنہ و تعالیٰ وردبان ایعاد اللہ تعالیٰ خبر فھو صادق قطعالا ستحالۃ الکذب ھناك و اعتذربان کونہ خبر الممنوع بل ھو انشاء للتخویف فلا باس فی الخلف "انتھی

ازیں عبارت چوں روز روشن ظاہر شد کہ کسانے کہ قائل خلف الوعیدند اوشان ازیں خلف الوعید معنی کذب وخلاف وعدہ ہرگز نمی گیرند بلکہ کذب رانقص ومحال گفتہ حق تعالیٰ را منزہ ومبرا ازکذب یقین می کنند نہ مثل وہابیاں خذلھم اللہ تعالیٰ کہ از خلف وعید خواہ مخواہ امکان کذب باری تعالیٰ ثابت می کنند کہ صریح نقص وعیب ست۔

صاحب ردالمحتار در فصل تالیف الصلاۃ از جلد اول در خلف وعید اختلاف اشاعرہ بیان کردہ می فرماید

"ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاھر مافی المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ لا یعد نقصابل جودا و کرما و صرح التفتازانی بان المحققین علی عدم جوازہ" انتھی

ازیں عبارت معلوم شد کہ محققین اشاعرہ قائل خلف وعید نیستند وغیر محققین نیز آں را کذب ونقص نمی گویند بل جودوکرم می گویند۔

پس حاصل تمامی ایں تحقیق آنست کہ کسے از اہل اسلام خلف وعید را بمعنی کذب نگرفتہ و وہابیاں قاتلھم اللہ تعالیٰ برائے فریب دادن عوام ایں افترا ایجاد نمودند کہ خلف وعید از افراد امکان کذب ست۔ ھذا ما تیسرلی فی ھذا الباب واللہ اعلم بالحق والصواب ۔

جواب سوال سوم: از عبارت کتاب تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی (بانی مدرسہ دیوبند) تصریحا لائح گشت کہ

"خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بایں معنی نیست کہ آخر الانبیا ست ودرزمانہ از ہمہ

انبیاء آخراست واز خاتمیت رسول اللہ معنی آخرالانبیاء فہمیدن خیال عوام بے فہم ست" الخ

حالاں کہ از تمام مفسرین و محدثین و متکلمین اہل السنۃ و الجماعۃ تواتر ایں معنی یعنی خاتم النبیین بودن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمعنی آخرالانبیاء از صحابہ و تابعین و آئمہ مسلمین رضوان اللہ علیہم اجمعین مروی و منقول ست و ایں معنی گرفتن از ضروریات دین شدہ است۔

چنانچہ دراشباہ ونظائر در آخر باب ردۃ تصریح کردہ کہ

"اگر کسے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را آخرالانبیاء نمی داند از اسلام خارج ست چرا کہ حضور انور را آخرالانبیاء دانستن از ضروریات دین ست۔

و عبارۃ الاشباہ ھکذا "اذا لم یعرف ان محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات "انتھی

مزید عجب از مولوی صاحب نانوتوی ایں ست کہ می گوید

"معنی خاتمیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را بمعنی آخر الانبیاء در فضیلت و مدح آنحضرت ہیچ دخل نیست"

حالاں کہ علامہ قاضی عیاض در کتاب شفاء و علامہ قسطلانی شارح بخاری در مواہب لدنیہ می آرد کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بایں چنیں الفاظ فضائل و مناقب عالیہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد وفات وے بصیغہ ندا بیان فرمودہ اند۔ حیث قال

"بابی انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتك عند اللہ ان بعثك آخر الانبیاء و ذکرك فی اولھم فقال و اذ اخذنا من النبیین میثاقھم و منك و من نوح الایۃ ھٰذا". واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

جواب سوال چہارم: از عبارت کتاب براہین قاطعہ مؤلفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاف صاف ہویدا می شود کہ علم شیطان و ملک الموت علیہ السلام از فخر دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام وسیع ترست و ایں وسعت از نصوص قطعیہ ثابت است و برائے فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم بقدر وسعت مذکورہ تسلیم کردن شرک و بے ایمانی ست" الخ

ازیں عبارت چند وجوہ خرابی وفساد عقیدہ اسلامیہ لازم می آیند۔

یکے توہین واستخفاف حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ در مقابلہ علم بے پایاں آں حضور علیہ السلام علم شیطان لعین را زائد گفتہ شد۔

دیگر آں وسعت علمی را کہ برائے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت کردن شرک و بے ایمانی گفتہ است۔ برائے ملک الموت علیہ السلام وشیطان لعین نہ فقط تسلیم کردہ است بلکہ بموجب خیال باطل خود مثبت بنصوص قطعیہ گفتہ است۔

حالاں کہ ایں عقیدہ مسلمہ اہل اسلام است کہ چیزے کہ مستلزم شرک ست آں را برائے ہر کس از ماسوی اللہ تعالیٰ تسلیم کردن شرک وکفر است افسوس کہ مصنف براہین قاطعہ دریں مسئلہ بدیہہ چہ قدر از راہ حق دور افتادہ کہ اثبات وسعت علمی را در حق فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے ایمانی و شرک می داند و برائے ملک الموت وشیطان لعین عین ایمان می پندارد۔

یا للعجب مصنف صاحب در خمار وہابیت از کجا تا کجا رسیدہ است و برخود الزام مشرک شدن و بے ایمانی ثابت کردہ است۔ وللہ در من قالہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اگر چہ مولوی خلیل احمد صاحب مصنف براہین قاطعہ بلکہ تمامی وہابیاں از وسعت علم سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ فقط منکر بلکہ قائل را مشرک و بے ایمان می گویند مگر در حقیقت وسعت علمی سردار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ چوں روز روشن ظاہر و باہر ست۔ ولکن الوھابیین لایعلمون۔

وایں عقیدہ متفقہ اہل سنت ست کہ علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از علم ہمہ مخلوقات وسیع تر و بے پایاں ست و علم تمامی مخلوقات بنسبت علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جزو ست و علم حضور انور

کل.....ومعلومات حضرت سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنسبت معلومات خلاق عالم جل شانہٗ یک قطرہ از بحر ناپیدا کنارست ودریں جا بحث از علم مخلوق کہ بعطائے الٰہی شدہ است کردہ می شود وتصریح ایں الفاظ ازیں باعث ضروری افتاد کہ مفتریاں راموقعہ افترا بدست نیاید۔

قال فی تفسیر المدارک تحت آیۃ﴿ و علمك مالم تكن تعلم﴾

" من امور الدين والشرائع اومن خفيات الامور و ضمائر القلوب و كان فضل الله عليك عظيما فی ما علمك و انعم عليك "انتهى

وايضا قال فی الجلالين

"وعلمك مالم تكن تعلم من الاحكام و الغيب و كان فضل الله عليك عظيما بذلك وغيره "انتهى

وامام زاہدی درتفسیر خود زیر آیت﴿فاوحى الىٰ عبده ما اوحى﴾ می نوسید:

"اى تكلم ما تكلم "یعنی بگفت بابندۂ خود آنچہ گفت از ابتدا تا انتہا کہ ہمہ انبیاء ورسل وہمہ خلائق عاجز آیند از دانستن۔ تفسیر ایں ما بجز خداوند عزوجل ورسول وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "انتہی

ودر تفسیر روح البیان جلد سادس مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴ می نوسید" و كذا صار علمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم محيطا بجميع المعلومات الغيبية الملكوتية كما جاء فی حديث اختصام الملئكة انه قال فوضع كفه على كتفی فوجدت بردها بين ثديی فعلمت علم الاولين و الاخرين وفی رواية علم ماكان وما يكون "انتهى

ودر تفسیر نیشاپوری زیر آیت شریفہ﴿و جئنابك على هو لاء شهيداً ﴾فرمودہ کہ

"روح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیع ارواح وقلوب ونفوس رامی بیند ومشاہدہ می فرماید لان روحه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شاهد على جميع الارواح و القلوب و النفوس"

وحضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ در تفسیر عزیزی درجلد اول زیر آیت شریفہ﴿ ويكون الرسول عليكم شهيداً ﴾جگر اہل توہب راپارہ پارہ می کند ومی فرماید کہ:

''یعنی وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع ست بہ نور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دیں من رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست وحجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس اومی شناسد گناہان شما ودرجات ایمان شما واعمال نیک وبد شمارا، واخلاص ونفاق شمارا لہٰذا شہادت او در دنیا وآخرت درحق امت مقبول وواجب العمل ست وآنچہ از فضائل ومناقب حاضر ان زمان خود مثل صحابہ وازواج واہل بیت یا غائبان از زمان خود مثل اویس ومہدی ومقتل دجال یا از معائب ونقائص حاضران وغائبان می فرماید۔ اعتقاد برآں واجب ست'' انتہی

ودر تفسیر حسینی زیر آیت شریفہ ﴿خلق الانسان علمه البیان﴾ فرمودہ کہ:

''بوجود آورد محمد را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبیاموزانید وے را بیان آنچہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والاخرین ازیں معنی خبری دہد'' انتہی

لہٰذا علمائے اہل سنت تصریح فرمودہ اند کہ دربارۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چنیں گفتن کہ فلاں در علم از آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ است وعلم حضور انور از اں کس کم ست ناجائز وناروا، و کفرست کہ بایں گفتن او تنقیص شان رسالت پناہ ومعیوب گردانیدن آنحضرت معلوم می شود اگرچہ تصریحاً سب نداد مگر حکم سب دہندہ وتنقیص کنندہ یک ست۔

قال القاضی عیاض فی الشفاء و العلامة شهاب الدین الخفاجی فی شرحه المسمی بنسیم الریاض

"ان جمیع من سب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اوشتمه او عابه و هو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقد عابه و نقصه و ان لم یسبه فهو ساب والحکم فیه حکم الساب من غیر فرق بینهما لا نستثنی منه فصلا ای صورة ولا نمتری فیه تصریحا کان او تلویحا و هذا کله باجماع من العلماء وائمة الفتوی من لدن الصحابة رضی الله عنهم الی زماننا هذا وهلم جرا" انتهی مختصرا ـ

دریں جا شعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یاد می آید کہ در مدح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Scanned with CamScanner

وسلم گفتہ است حیث قال:

خلقت مبرا من کل عیب کانك قد خلقت کما تشاء

واحسن منك لم ترقط عینی واجمل منك لم تلد النساء

سوم ازیں عبارت براہین ہویدا شد کہ کسے کہ علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رااز علم شیطان لعین وملک الموت وسیع تر گوید چنانچہ عقیدہ جمیع اہل السنۃ ست، مشرک و بے ایمان ست واین نسبت شرک و بے ایمانی بہ امت مرحومہ دادن صریح ضلالت وخروج از دائرہ اسلام ست۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ در کتاب شفا تصریح کردہ است کہ مایاں قطعاً آں را کافر تسلیم می کنیم کہ درحق امت ایں چنیں لفظ گوید کہ دراں نسبت گمراہی بہ امت باشد۔ حیث قال

" نقطع بتكفير كل قائل قال قولا يتوصل به الى تضليل الامة" انتهى

پس حاصل ایں ہمہ تحقیق آں ست کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کہ علم محیط زمین را برائے شیطان وملک الموت ثابت بنصوص گفت واثبات ہمیں را برائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گردانید بلاشک علم شیطان را زائد از علم نبوی گفتہ، توہین وتنقیص شان رسالت نمودہ است۔

وحکم توہین وتنقیص کنندۂ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از عبارت شفائے قاضی عیاض وشرح او مسمی بہ نسیم الریاض ظاہرست۔

و قد علمت من عبارته المذكورة فيما سبق

"ان من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقد عابه و نقصه"

فما بال من قال ان الشيطان اعلم منه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نعوذ بالله تعالىٰ من امثال هذه الكلمات الكفرية ولقد كان فى زوايا الكلام خبايا من تحقيق وسعة علم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تركنا ذكر تفاصيلها مخافة الاطناب.

والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

جواب سوال پنجم: از عبارت کتاب حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی چوں روز روشن ایں

امر ہویدا گشت کہ علم غیب را دو قسم ست۔

یک محیط کلی کہ از وے ہیچ فرد خارج نشد و ایں قسم را عقلاً و نقلاً باطل تسلیم کرد لہٰذا ایں قسم علم الغیب برائے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل نہ شد۔

دوم علم غیب جزوی و بعض ایں قسم را برائے فخر دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر چہ مجبوراً تسلیم می کند مگر میگوید کہ دریں تخصیص حضور انور چیست ایں چنیں علم برائے زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ برائے جمیع حیوانات و بہائم حاصل ست پس درایں علم درمیان نبی و غیر نبی چہ فرق ست۔

و دریں الفاظ ناشایستہ آں قدر سخت استخفاف و گستاخی و توہین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمودہ است کہ مثل آں از اہل اسلام متصور نیست۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ در جلد سوم از ردالمحتار در باب المرتد تصریح کردہ کہ

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در کتاب الخراج می فرماید کہ "اگر کسے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را دشنام داد یا تکذیب کرد یا تعییب یا تنقیص شان حضور انور نمود، کافر گردد"

و نص العبارة هكذا

"ایما رجل مسلم سب رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **او كذبه او عابه او نقصه فقد كفر بالله تعالیٰ و بانت منه امراته" انتهى۔**

و در قرآن شریف صحابہ کرام را، از لفظ "راعنا" گفتن کہ ایہام معنی توہین داشت سخت ممانعت شدہ۔ اگر چہ غرض صحابہ کرام ازیں لفظ گفتن تنقیص شان آں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرگز نہ بود۔

پس از علمائے وہابیہ افسوس صد افسوس ست کہ دیدہ و دانستہ الفاظ توہین آمیز بر زبان می آرند بلکہ چھاپ کردہ مشتہر می سازند اگر کسے فوٹوے ایں الفاظ گرفتہ در حق مولوی اشرف علی صاحب یا بزرگان و اساتذہ کہ دریں قول ہم نوائش می باشند بگوید کہ

مولوی اشرف علی صاحب و علمائے دیوبند علم محیط کلی ندارند کہ عقلاً و نقلاً غیر مسلم ست باقی

ماند علم جزوی پس دریں تخصیص مولوی اشرف علی وعلمائے دیوبند چیست ایں چنیں علم برائے ہر کناس و چمار بلکہ ہر خر وسگ وخنزیر حاصل ست چرا کہ ہر یک گونہ علم مثلاً ایں چیز از خوردنی اوست حاصل ست اگر چنیں نیست پس درمیان علمائے دیوبند و بہائم خر وسگ وغیرہ وجہ فرق بیان کردن ضروری ست پس ظاہر آں ست کہ ایں الفاظ مُوہِنہ را مولوی اشرف علی صاحب درحق خود واساتذہ خود ہرگز گوارا نکنند واگر گوارا فرماید پس اورا مبارک ست..... وبرایں تقدیر اورا می باید کہ چناں ایں الفاظ را در شان سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوشتہ بذریعہ رسالہ مطبوعہ مشتہر کردہ است ہم چناں برائے خویش و اساتذہ خویش ونیز ایں الفاظ را بصورت اشتہار چھاپ کنانیدہ خود را مشتہر فرماید۔

وقبل ازیں در جواب سوال چہارم وسعت علم حضرت سردار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از جمیع مخلوقات بدلائل ساطعہ مبین ومبرہن کردہ شد کہ اعادہ آن تحصیل حاصل وتطویل لا طائل ست۔

علامہ ابن جریر در تفسیر خود مطبوع مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ از حضرت مجاہد شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شان نزول آیت۔ ﴿ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب قل اباالله و آيته و رسوله كنتم تستهزون. لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم﴾ (سورہ توبہ) بیان می فرمایند کہ

"ناقہ شخصے گم شدہ بود پس آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود کہ ناقہ در فلاں وادی ست پس یکے از منافقین گفت کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از غیب چہ داند۔

وعبارة التفسير هكذا"ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادى كذا و كذا وما يدريه بالغيب" انتهى

از عبارت ایں تفسیر ظاہر شد کہ درحق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفتن کہ او از علم غیب چہ داند صریح استہزاء وتنقیص شان رسالت ست وتنقیص آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ست۔

كما ذكره فى شفاء القاضى عياض و شرحه نسيم الرياض.

هذا ماظهر لى فى هذا الباب والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب.

Scanned with CamScanner

حررہ الفقیر صاحبداد السندھی السلطان کوٹی غفر لہٗ رب العباد

یوم الاثنین ۱۱ رذی القعدۃ الحرام ۱۳۴۷ھ مطابق ۲۲ راپریل ۱۹۲۹ء

(۲۵۶) ایں تمامی اجوبہ حق صراح وصدق قراح اند۔ فللہ در الجیب الفاضل و المحقق الکامل حیث سعی فی اظہار مکائد الوھابیین والردعلی خیالات اھل الزیغ المبطلین جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء وحفظہ عن السھو والزلل والخطا. وانا المصدق.

الفقیر محمد حسن الکتباری عفا عنہ ربہ الباری

(۲۵۷) الاجوبۃ کلھا صحیحۃ۔

خادم حسین عفا عنہ رب المشرقین۔ بلیڈنہ آبادی

(۲۵۸) اصاب الفاضل التحریر فیما اجاب بالتحریر ۔

انا المؤید الراجی رحمۃ ربہ الغنی محمد ابراہیم الیاسینی عفاعنہ اللہ العلی ناظم: جمعیۃ الاحناف صوبہ سندھ

(۲۵۹) المجیب مصیب و جوابہ حق صریح و صدق صحیح .

وانا المصحح الفقیر قمر الدین العطائی مدیر: رسالہ "مہر"

(۲۶۰) للہ در المحرر المحقق و الفاضل المدقق حیث اتی باجوبۃ کافیۃ و دلائل شافیۃ سطع الحق بھا حق السطوع ووضح الصدق بھا حق الوضوح وما ذا بعد الحق الا الضلال وا لھادی ھو اللہ المتعال.

و انا المصدق الفقیر محمد قاسم المتوطن فی گڑھی یاسین ضلع سکھر سندھ۔

(۲۶۱) الاجوبۃ کلھا صحیحۃ۔

فقیر عبدالستار صدر مدرس: مدرسہ الہ آباد نزدیک صحبت پور ضلع سیبوی۔ بلوچستان۔

(۲۶۲) ھذا ھو الحق والحق احق ان یتبع.

نمقہ الفقیر عبدالباقی الھما یونی عفی عنہ

Scanned with CamScanner

(۲۶۳) بجناب اقدس حضرت حامی شرع متین ماحی آثار راہزنان دین مولانا مولوی حشمت علی صاحب سلمہ

فقیر محمد حسن تسلیمات عرض میرساند واستدعائے دعائے خیراز حضور احباب می کند۔

ازمدتے سوالہائے پنجگانہ برائے تصحیح علمائے سندھ بتوسط ایں گمنام بے بضاعت رسیدہ اندالحال واپس رسیدہ اند۔

بحضور عرض داشتہ شدہ اندوایں فقیر بہ نسبت دشمنان حضور اقدس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ بموجب و التعرفنهم فی لحن القول بخار عداوت آنہا از تحریرات وتقریرات خبثیہ آنہا دانستہ توقف را درشان آنہا جائز نمی داند۔ واقول انا لا اتوقف فی شانهم بل غضب الله عليهم و على اعوانهم.

باید دانست کہ ارتداد مرزا غلام احمد قادیانی بدوطریق از اصول مذہب اہل السنۃ و الجماعۃ ثابت ست۔

یکے دشنام دادن مرنبی اولوالعزم حضرت عیسیٰ ابن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ووالدہ طاہرہ ومطہرہ اورا۔

دوم صریح دعوئ نبوت ورسالت او بعد خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وبرہمیں دعوئ رسالت، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسلیمہ کذاب رامرتد وکافر دانستہ بااو حکم جہاد جاری فرمود۔

مولوی رشید احمد گنگوہی بہمیں تحریر بیشک مرتکب تکذیب خدائے قدوس وسبوح ست۔

مولوی قاسم کہ معنی ختم نبوت راتحریف کردو خاتم النبیین رابمعنی آخرالانبیاء غلط وخیال عوام گفت وپیدا شدن نبی جدید بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تجویز کرد۔ بیشک منکر مسئلہ ضروریہ دینیہ ختم نبوت ست۔

مولوی خلیل احمد کہ علم محیط زمین را برائے شیطان وملک الموت ثابت بنصوص گفت و

Scanned with CamScanner

اثبات ہمیں علم رابرائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گفت۔ بیشک توہین وتنقیص کنندۂ حضور اکرم ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہم چنیں حال ست مولوی اشرف علی را۔ خذلهم الله تعالیٰ ما اجراهم على هذا الكلمات الخبيثة الضالة المضلة كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا والسلام على من اتبع الهدى جناب من رائے فقیر ایں ست کہ تحریر نمود و انا استغفر الله العظيم لى ولكم ونسأل الله لنا ولكم الثبات والا ستقامة فى الدين والدنيا والاخرة. ورحم الله عبدا قال آمينا والسلام عليكم وعلى من لديكم.

العبد الفقير محمد حسن الفاروقى المجددى عفى عنه ما كان منه۔

۱۶/ماہ ذی الحجة الحرام ۱۳۴۷ھ

فتوائے ڈیرہ غازی خان پنجاب

(۲۶۴)الجواب: بسم الله الرحمن الرحيم. اللهم صل و سلم و بارك على نبيك محمد و اله بعد د معلوماتك :

میں یقین سے کہتا ہوں اور حق جل شانہٗ سے الحاح والتماس کرتا ہوں کہ میرے اس یقین کو قیامت کے لئے محفوظ و مامون رکھ کر اسے میری نجات اور فلاح کا موجب بنادے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا ریب نبی آخر الزمان ہیں۔اور آپ کا تاخر،تاخر زمانی کہنا ضروریات دین سے ہے۔اگر آپ کی کمال مدح آپ کے بعد انبیاء علیہم السلام کے مستفیض ہوکر تشریف لانے میں ہوتی جیسا کہ نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے۔تو یا اللہ تعالیٰ کے سوا ان آلہہ کا تعدد جائز کہنا پڑے گا جو صاحب اطاعت اور جناب باری عزاسمہ سے صاحب استفاضہ ہوں یا حق جل شانہ کے حق میں اس طرح کی غایت ثنار وکمال مدحت ناجائز ہوگی۔

نانوتوی صاحب کا فقط نہیں بلکہ وہابیہ کے باپ اسمٰعیل دہلوی اور اس کے بعد اس کے اتباع

سب عوام کو دھوکا دینے کے لئے یہ ایک عجیب ڈھکوسلہ ہے۔ جو نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے۔ نہیں معلوم کہ وہ اسے کمال عظمت کیوں نہیں سمجھتا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اس رتبہ عظمیٰ کا مستحق بھی کوئی نہ ہو اور کسی کے کئے آپ کے بعد ایسے منصب کی نہ ضرورت ہو۔ اور نہ وجہ ضرورت۔

اور گنگوہی خلف وعید کے مسئلہ پر بنا کرتے ہوئے بلاشک حق جل شانہ کے کذب اور وقوع کا مجوز ہوا اور بلاشک حق جل شانہ کی گستاخی وتوہین نا قابل معافی ونا قابل تلافی ہے۔ و العلم عند الله العلی العظیم اس نے اپنی رستگاری اور نجات کی کوئی امید باقی نہیں رکھی اور اسی طرح شیطان کے علم کو منصوص بنص ماننا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو مقابلے میں بیان کر کے یہ کہنا کہ ''فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے''۔

الٰہی! قیامت کے دن کونسی خزی اور کس خذلان کا موجب ہوگا۔ افسوس کہ ان اندھوں کو '' وعلمك مالم تکن تعلم و کان فضل الله علیك عظیما '' میں لفظ باری جل شانہ (عظیم) پر اس قدر نظر بھی نہیں پڑی کہ عظمت کا اندازہ لافظ (باری جل شانہ) کے شان اعلیٰ کے مطابق مقصود ہے۔

اور تھانوی کی رسلیا کا فقرہ کہ (ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے) کیسی فاحشہ جہالت ہے۔ حق جل شانہ تو علم غیب پر خبردار کرنے کے لئے رسولوں کو پسند فرمائے کہ الامن ارتضی من رسول..... اور یہ مغرور کہے کہ زید وعمرو پاگل اور بہائم وغیرہ کو حاصل ہے۔ جزاهم الله تعالیٰ احسن ماجوزی به امثالهم

ناظرین بخدا کتاب ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' کو ضروری طور پر ہمیشہ اپنا ورد رکھو جس میں یہ سب مسائل وشرعی احکام مع جواب مفتیان حرمین شریفین موجود ہیں۔

زادهم الله شرفا و تعظیما والله تعالیٰ اعلم بالصواب۔

وانا العبد العاصی المدعو باحمد بخش عفی عنه ساکن ڈیرہ غازی خان بلاک ۳

(۲۶۵) بلاشک یہ معنی خاتم النبیین کا جس کی لفظ مذکور سے ارادہ کرنے میں ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ

Scanned with CamScanner

صحت ارادہ میں کلام ہے ختم نبوت بمعنی لانبی بعدی کے منافی ہے۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کو معنی مذکور کی ادا میں نص بلا تاویل و تخصیص باجماع امت فرماتے ہیں۔اور شرعاً وقوع کذب باری کا قائل بلا خلاف کافر ہے۔اور وقوع کذب کو خلف فی الوعید میں داخل کرنا اور خلف فی الوعید کو نوع کذب کا قرار دینا کمال ابلہ فریبی اور بیباکی ہے اور دلائل عقلیہ ونقلیہ در بارۂ احاطہ علم نبی علیہ اکمل الصلاۃ والسلام جمیع اشیاء ماکان ومایکون کے بکثرت موجود ہیں۔

خداوند تعالیٰ گستاخوں کو گستاخی کا نتیجہ دیگا۔فقط

الفقیر فضل الحق عفا عنہ مدرس اول: مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ غازی خان

(۲۶۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیشک بیشک کتاب مبارک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حق وصحیح ہے اور نانوتوی وگنگوہی وانبیٹھوی وتھانوی وقادیانی میں سے ہر ایک اپنے کفریات واضحہ شنیعہ ملعونہ کے سبب کافر مرتد فضیح ہے اور جو شخص ان میں سے کسی کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک لائے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی اسلام سے خارج کافر واجب التقبیح ہے۔ہم اس عقیدہ کو حق جانتے ہیں اور اس پر اپنے رب جل جلالہ سے اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اجر عظیم ونعیم مقیم کی امید رکھتے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

الفقیر ابو الضمانۃ محمد امانت رسول القادری البرکاتی النوری اللکنوی غفرلہٗ ابن حضرۃ اسد السنۃ سیف اللہ المسلول محمد ہدایت رسول علیہ غفران الرب ورحمۃ الرسول (واعظ الاسلام منجانب سلطنت عالیہ آصفیہ حیدر آباد دکن)

فتوائے ماتر ضلع کھیڑہ

(۲۶۷) بیشک کتاب حسام الحرمین شریف مسلمانوں کے لیے نور اور بے دینوں کے لیے نار ہے۔ اہل ایمان کے لیے باغ سنت کا مہکتا پھول اور بدمذہبوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے۔اہل سنت

Scanned with CamScanner

کے لیے بـرداو سـلامـاکا نمونہ اور بے ایمانوں کے لیے غصہ وغیظ وغضب وغم والم کا بھڑکتا انگارا ہے۔ دین وسنت کی سپر اور کفر و بدعت پر تیغ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مولف حضور پرنور امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حاجی شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ پر اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیشمار رحمتیں فرمائے جنہوں نے یہ مبارک فتاویٰ شائع فرما کر مسلمانان ہند پر وہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ ہندوستان کا کوئی سنی مسلمان آپ کے بار کرم سے سبکدوش نہیں ہوسکتا۔

جن علمائے کرام حرمین محترمین کی اس پر تصدیقات ہیں ان پر اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت ورضوان نازل ہو۔ افسوس اور ہزار افسوس کہ وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ حسام الحرمین شریف کے مقرظین ومصدقین میں سے جو باقی تھے یا ان کی اولاد میں سے باقی بچے رہ گئے تھے ان کو اس بڑھوتی عمر میں خلیل احمد انبیٹھوی علیہ مایستحقہ نے جا کر اپنے آقائے نعمت ابن سعود مردود سے کہہ کر شہید کرادیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون و اشد مقت اللہ علی کل کافر ملعون۔

فقیر خادم العماء والسادات والفقراء پیر سید شفیع میاں غفرلہ

فرزند وسجادہ نشین حضرت پیر سید سید و میاں صاحب قادری علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماتر ضلع کھیڑہ ملک گجرات۔

(۲۶۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت اخی المعظم پیر سید شفیع میاں صاحب قبلہ نے جو جواب تحریر فرمایا ہے حق وصواب ہے میں سب سنی بھائیوں کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر سنی بھائی اس مبارک کتاب کو اپنے گھر میں رکھے جو خود پڑھ سکتا ہو خود پڑھا کرے ورنہ دوسرے سے پڑھوا کر سنا کرے۔

فقیر سید زین الدین قادری علوی غفرلہ ابن حضرت پیر سید سید و میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

Scanned with CamScanner

(۲۶۹)

تصدیق حسام الحرمین

از:۔ فخر المدرسین حضرت مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ

(سابق صدر المدرسین دار العلوم معینیہ عثمانیہ، درگاہ معلی اجمیر القدس)

بتوسل:۔ حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا علیہ الرحمہ

نوٹ:۔ سلسلۂ خیر آبادیات کے درخشندہ ستارے فخر المدرسین حضرت علامہ مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ''حسام الحرمین'' پر تصدیق وتائید مولانا محمد جلال الدین قادری (گجرات) کے مضمون ''شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی'' مشمولہ سالنامہ ''معارف رضا'' شمارہ یازدہم ۱۴۱۲ھ م ۱۹۹۱ء، (کراچی، پاکستان) کے صفحہ ۲۷۷ تا ۲۸۰ سے موصوف کے شکریہ کے ساتھ بلفظہٖ نقل کی جارہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فخر المدرسین حضرت مولانا معین الدین اجمیری کا انہماک اور ذوق چونکہ تدریس میں تھا، اس لئے انھیں ابتداءً علماء دیوبند کی ان تصانیف کے مطالعہ کا وقت نہ ملا۔ جن کی توہین آمیز عبارات پر علماء حرمین شریفین نے ان پر فتویٰ کفر صادر فرمایا، اس لئے مولانا اجمیری ابتداً علماء دیوبند کی تکفیر میں خاموش تھے۔ بلکہ جن علماء نے برصغیر میں ان عبارات کے قائل کو کافر کہا، ان سے ان کے روابط نہ تھے۔ تکفیر کے قائل علماء سے یک گونہ اظہارِ ناراضی فرماتے۔ امام احمد رضا ان علماء میں تھے جن سے مولانا اجمیری بوجہ تکفیر ناراض تھے۔ ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۹ء میں حجۃ الاسلام غالباً اجمیر شریف میں تشریف فرما ہوئے۔ مسئلۂ تکفیر پر مولانا اجمیری سے مراسلت ہوئی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا اجمیری مسئلۂ تکفیر میں دیگر علماء حرمین وبرصغیر کے ہمنوا ہوگئے۔ حجۃ الاسلام اور مولانا اجمیری کی مراسلت سے چند مکتوبات پیش خدمت ہیں۔ (مراسلت کے یہ مکتوبات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مولوی معین الدین صاحب ماھو المسنون!

گرامی نامہ ملا۔ مجھے اگر آپ صاف صاف الفاظ میں یہ تحریر فرمادیں کہ دیوبندی وگنگوہی وغیرہ انفار کے وہ کلمات جو ''حسام الحرمین'' میں ان کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ وسطر منقول ہوئے، فی

الحقیقت کفریات ہیں، اور ان پر جو احکامِ تکفیر حضرات علماء حرمین شریفین زادھما اللہ تعالیٰ شرفاً وتعظیماً نے نام بنام ان قائلین پر محقق فرمائے ہیں۔ ان سب کی دل سے تصدیق کرتا ہوں تو میں اور میرے بعض ہم خیال اشخاص کے قلوب کی صفائی ممکن ہے۔ رہا ''مسئلہ اذان'' وہ ایک فروعی مسئلہ ہے، میں اس کے متعلق آپ پر جبر نہیں کرتا کہ اس کے متعلق ہماری حسبِ تحقیق آپ بھی معترف ہو جائیں۔ ہاں ذاتیاتِ اعلیٰ حضرت قبلہ کی نسبت جناب کے کلمات ضرور قابلِ واپسی ہیں۔ ان دونوں باتوں کے بعد فقیر کو آپ ہر طرح خادمِ خادمانِ احباب پائیں گے۔ فقط!

۱۳ ربیع الآخر ۳۷ھ

الفقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہٗ

اس کے جواب میں مولانا معین الدین اجمیری نے یہ مکتوب لکھا۔

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

جنابِ مولوی صاحب، اعلی اللہ درجتہٗ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواباً عرض ہے کہ آپ اسلامی حسنِ ظن کو پیشِ نظر رکھ کر خانۂ فقیر پر تشریف لائیے۔ ملاقات کا موقع دیجیے تو بہتر ہے، ورنہ آپ مختار ہیں۔ فقیر کو کسی قسم کا حقِ جبر حاصل نہیں۔ نہ کوئی دنیاوی مطلب مطمحِ نظر ہے۔ رہے عقائدِ دیوبندیہ، سو ان کا مجھ کو بالکل علم نہیں کہ کیا ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان کی کتابیں دیکھنے کا آج تک نہ موقع ملا، نہ اس کا شوق نہ کتاب ''حسام الحرمین'' نظر سے گزری۔ البتہ حضرت خاتم الحکماء مولانا فضلِ حق خیر آبادی قدس سرہٗ نے مسئلہ کذب وامکانِ نظیر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طائفۂ دیوبندیہ کی تضلیل وتفسیق کی ہے اور ان کو گروہ مزداریہ سے قرار دیا ہے۔ سو اس کا فقیر مصدق ہے اور اس بارہ میں جس قدر الزام حضرت خاتم الحکماء قدس سرہٗ نے ان پر وارد کیے ہیں، وہ سب بجا اور سراسر حق ہیں، و نیز اجلی انوار الرضا میں جو عقائد اہلِ دیوبند کے ظاہر کیے گئے ہیں، وہ عقائد کفریہ ہیں۔ اس میں فقیر کو کسی قسم کا تامل نہیں، بشرطیکہ وہ ان کے عقائد ہوں۔

بہر حال آپ کی طرح فقیر بھی عقائدِ مسطورہ فی الرسالہ کو کفری تسلیم کرتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے آپ کو اس کا یقین ہے کہ یہ عقائد اہلِ دیوبند کے ہیں اور فقیر کو اسبابِ یقین اس وقت تک فراہم نہ ہوئے۔ اس معذوری کی بناء پر اگر ترکِ ملاقات کو ترجیح دیں تو یہ آپ کو اختیار ہے۔ فقیر اگر صحیح المزاج ہوتا، تو یہ دشواری بھی حائل نہ ہوتی۔ رہے ذاتیات، ان سے بالکل بحث نہ کیجیے۔ ان کا

Scanned with CamScanner

قلع قمع بعد از ملاقات آپ کی مرضی کے موافق ہو جاوے گا۔ اس کا اطمینان رکھیے۔

والسلام۔ فقط فقیر معین الدین کان اللہ لہ ۱۳؍ربیع الثانی ۳۷ھ

حجۃ الاسلام نے اس کے جواب میں لکھا۔

جناب مولوی صاحب، وسع اللہ مناقبہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں انشاء اللہ تعالیٰ کل بعد نماز جمعہ آسکوں گا۔ مزید علم کے لئے بعض کتب مثل حسام الحرمین وغیرہ صبح کسی کے ہاتھ بھیج دیں گے۔ تاکہ آپ اطمینان حاصل کرلیں۔

آپ کے علم میں شاید یہ بات نہیں کہ حضرت مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی مرحوم و مغفور نے تو اپنے رسالہ ''تحقیق الفتویٰ لرد الطغویٰ'' میں اس گروہِ ناحق پژدہ کی تکفیر فرمائی ہے۔ نہ فقط تضلیل و تفسیق۔ اور قصیدۂ مطبوعہ میں بھی غالباً تکفیر ہے۔ بہر حال میں چاہتا ہوں کہ آپ اطمینان فرما کر ان کے اقوال کے متعلق رائے ظاہر فرمائیں کہ پھر کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ ہو۔

فقط الفقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہ ۱۳؍ربیع الآخر ۳۷ھ

مکتوب کے ہمراہ حجۃ الاسلام نے متعدد کتب علماءِ اہلِ دیوبند ارسال فرمائیں۔ ان کو پڑھنے کے بعد مولانا معین الدین اجمیری نے یہ جواب لکھا۔

۷۸۶

جناب محترم مولانا زادمجدہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

''براہینِ قاطعہ'' کے قولِ شیطانی کو، جس میں معاذ اللہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ اکمل کے مقابلہ میں اپنے شیخ ''شیخ نجدی'' یعنی شیطان کے علم کو وسیع کہا ہے۔ دیکھ کر فقیر کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ یہ کلمات قطعاً کلماتِ کفر ہیں اور ان کا قائل کافر۔ باقی ہفواتِ اہلِ دیوبند کو بعد صحت کے انشاء اللہ دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔ آپ اگر بعد جمعہ حسبِ وعدہ تشریف لے آئیں، تو اس وقت اس کے متعلق بسط سے گفتگو ہوسکتی ہے۔

والسلام خیر ختام۔ فقط فقیر معین الدین کان اللہ لہ ۱۴؍ربیع الثانی ۳۷ھ

حجۃ الاسلام کی پر خلوص مساعی سے ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ جنوری ۱۹۱۹ء میں جب کہ امام احمد رضا ابھی بقیدِ حیات تھے، مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ کا علماء دیوبند کی تکفیر کا تردّد رفع ہو گیا۔

جامعہ رضویہ دار العلوم منظر اسلام اہلسنت و جماعت

بریلی شریف کا فتویٰ

کتاب لاجواب حُسام الحرمین الشریفین کے سب احکام بے شک وارتیاب حق وصواب ہیں بے شبہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کثیر کفریات واضحہ شنیعہ قبیحہ کے سبب کافر ہے اور یقیناً ایسا کہ اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں ادنیٰ شک ذرا تامل کچھ تردد تھوڑا سا شبہ کرنے والا بھی اسی کی طرح کافر کہ جس طرح ایمان کو ایمان جاننا لازم ہے یونہی کفر کو کفر ماننا۔ کفر ضد ایمان ہے اور اَلْاَشْیَاءُ تُعْرَفُ بِاَضْدَادِھَا جو کفر کو کفر نہ جانے گا وہ ایمان کی قدر کیا جانے گا اندھے کو روشنی کا حال کیا کھلے گا تو جو کفر کو کفر نہیں جانتا یقیناً وہ اندھے کی طرح ہے۔ روشنی ایمان سے اس کا قلب محروم ہے۔ ہر مسلمان کو بحکم قرآن کفر وایمان دونوں کی پہچان ہے" قال تعالی فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی "جس نے کفر کیا طواغیت سے اور ایمان لایا اللہ پر تو اس نے بے شک مظبوط گرہ تھامی تو جو بات اللہ عزوجل کے ساتھ کفر ہے اسے ہر مسلمان ضرور کفر جانتا ہے اور جو اسے کفر نہ جانے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قادیانی اس لئے کافر ہے کہ اس نے ختم نبوت کا انکار کیا اور انکار ختم نبوت قرآن کا انکار ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آدمی کچھ کافر ہو کچھ مسلمان۔ اگر سارے قرآن پر دعویٰ

ایمان رکھتا ہو اور ایک کلمہ کی قرآنیت سے منکر ہو وہ سب کا منکر اور کھلا کافر ہے قال اللہ تعالیٰ ''اَفَتُؤمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ'' قادیانی اپنی نبوت کا مدّعی ہے اور جو جھوٹا نبی ہے وہ مُفتَرِیْ عَلَی اللہ کا بِاللہ ہے قادیانی حضرت رُوح اللہ وکلمۃُ اللہ وَنَبِیُّ اللہ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کرتا ہے یونہی موسیٰ علیہ الصّلٰوۃ والسّلام کی بلکہ بہت سے انبیائے کرام علیہم الصّلاۃ والسّلام کی اور جو کسی ایک نبی کی توہین کرے وہ اجماعاً قطعاً یقیناً کافر ہے۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ اس کے کفریات اس قدر ہیں جس کا شمار دشوار ہے اور گنتی کیا درکار ہے کہ جو ایک ہی وجہ سے کافر ہوا نہیں کفّار کی طرح مبتلا قہر قہار مستوجب غضب جبّار مستحقّ سخت عذاب نار لائق لعنت حضرت کردگار ہے وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ الْعَزِیْزِ الْغَفَّار یونہی قاسم نانوتوی جس نے قرآن عظیم پر بے ربطی کی لِم لگائی جس نے حضور علیہ الصّلاۃُ وَالسّلامُ پھر صحابۂ کرام تمام ائمہ عظام وعلمائے اعلام اور سب مسلمانوں خواص وعوام کو نافہم وخطا کار ٹھہرایا جس نے وضاحت سے ختم نبوت کا انکار کیا وغیر ذالک من الھزلیات یونہی رشید احمد گنگوہی نے تصریح کی کہ میلاد مبارک جس طرح بھی ہو ہر طرح ناجائز وبدعت ہے جس نے صاف منھ بھر کہا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے یعنی معاذ اللہ خدا کے کذب کا امکان تو امکان وقوع ہو لیا یونہی اشرفعلی تھانوی جس نے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی شان رفیع میں وہ سخت گندی ناپاک گالی بکی ضرور

Scanned with CamScanner

ضرور یہ سب کے سب بے شبہ ایسے ہی کفار مرتدین ہیں جن کے کفر میں ذرا شک کرنے والا بھی کافر ہے مجمع الانہر و دُرِّمختار و غیرہما معتمدات اسفار میں ہے مَنْ شَكَّ فِیْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ والعیاذ باللہ تعالی مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام ماننا اوران کے مطابق عمل فرض ہے واللّٰہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ۔ قاله بفمه وامر برقمه الفقیر مصطفٰی رضا القادری النوری عفی عنه

رحب المرجب ۱۴۳۸ھ میں اس کتاب کے طباعت کے موقع پر جدید تصدیقات کا اضافہ کیا گیا۔

تصدیقات تاج الشریعہ مع علمائے بریلی شریف

صح الجواب واللہ تعالٰی اعلم

(۱) فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہٗ بریلی شریف (یوپی)

صح الجواب واللہ تعالٰی اعلم

(۲) فقیر محمد عسجد رضا قادری غفرلہٗ بریلی شریف

صح الجواب واللہ تعالٰی اعلم

(۳) محمد صالح بریلوی غفرلہٗ جامعۃ الرضا بریلی شریف

صح الجواب المجیب مثاب واللہ تعالٰی اعلم بالصواب

(۴) محمد مطیع الرحمٰن نظامی جامعۃ الرضا بریلی شریف ۲ رصفر ۱۴۳۴ھ

صحّ الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) حکیم محمد مظفر حسین قادری مرکزی دارالافتاء بریلی شریف ۲ ؍صفر ۱۴۳۴ھ

صحّ الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) محمد افضل حسین اویسی ۲ ؍صفر ۱۴۳۴ھ

(۷) فتوائے ادارۂ شرعیہ بمبئی مہاراشٹر

۷۸۶/۹۲

کتاب مستطاب کامل نصاب حسام الحرمین شریفین حق کی کسوٹی اور برصغیر ہندو پاک میں اہل سنت و جماعت اور امتیاز سنیت کا معیار ہے۔ میں اس کی حرف بہ حرف تصدیق و تائید کرتا ہوں اور جو اس کا منکر و مخالف ہے اسے کافر و مرتد اور بددین جانتا ہوں اسی طرح الصوارم الہندیہ کی تصدیق و تائید کرتا ہوں حضرت خطیب مشرق پاسبان ملت علامہ مشتاق احمد نظامی قدس سرہٗ نے آج سے تقریباً ۴۰ ؍سال پہلے الصوارم الہندیہ کے طرز پر اس دور کے کئی سو علماء و مشائخ کے حسام الحرمین شریفین کی تصدیق و تائید حاصل کیا تھا پتہ نہیں وہ فائل کس کے پاس محفوظ ہے۔ دستیاب ہونے پر اسے بھی شائع کیا جائے گا۔ عبدالمصطفےٰ محمد اشرف رضا صدیقی حنفی قادری برکاتی رضوی مصباحی باتھوی مفتی و قاضی ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر بمبئی۔ ۸ ؍و استاد دار العلوم حنفیہ رضویہ قلابہ بمبئی۔ ۲۸ ؍جمادی الآخرہ ۱۴۳۸ھ بمطابق

Scanned with CamScanner

۲۷/مارچ ۲۰۱۷ء

(۸) فتوائے مفتی وقاضئ شہر بمبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ ونصلی علیٰ رسوله الکریم

اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز ودیگر اکابر علمائے اہلسنت خصوصاً علمائے حرمین طیبین علیہم الرَّحمَۃ والرِّضوان نے جن فرق باطلہ مثلاً قادیانی، رافضی، وہابی، دیوبندی وغیرہا کی ان کے عقائد کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی ہے فقیر قادری ان تمام فرق باطلہ کو کافر ومرتد جانتا ہے اور جو لوگ ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر وارتداد میں شک کرتے ہیں انہیں مسلمان جانتے ہیں انہیں بھی کافر جانتا ہوں اور فتاویٰ حسام الحرمین کی مکمل تائید وتصدیق کرتا ہے اور اسے اس دور میں معیار حق مانتا ہے اور جو باطل فرقوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہونے کے باوجود اس کتاب مستطاب کی تائید سے انکار کرے اسے بھی کافر جانتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

محمود اختر قادری عفی عنہ

خادم الافتاء رضوی امجدی دارالافتاء بمبئی ۳۔

۱۱/رجب ۱۴۳۸ھ مطابق ۹/اپریل ۲۰۱۷ء

(۹) فتوائے دارالافتاء جامعہ امجدیہ گھوسی ضلع مئو

بسمہ تعالیٰ وحمدہ

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی پوری حیات طیبہ احقاق حق وازھاق باطل سے عبارت ہے۔ ان کی ہر تقریر، ہر تحریر حق کی حمایت باطل کی نکایت کا روشن آئینہ ہے حسام الحرمین شریف آپ کے قلم حق رقم کی وہ مایہ ناز اور ممتاز تصنیف ہے جس نے انگریزوں کے غلام، دین کش، ایمان فروش ان علمائے سو کے منافقانہ چہروں کا نقاب الٹ دیا جن کی اسلامی صورت میں کفری عقائد مستتر تھے جیسے خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے بعد کوئی نیا نبی آسکتا ہے، اللہ رب العزت جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ بول چکا (معاذ اللہ) رسول اکرم واعلم ﷺ کو ملک الموت اور شیطان لعین سے کم علم ہے (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ کو ایک پاگل، چوپایہ، بچے جیسا علم تھا (معاذ اللہ) حسام الحرمین ہی وہ کتاب ہے جس نے ان عقائد کی قطعیت کفر کو محقق وطشت از بام کردیا۔ عرب وعجم بلکہ پورے عالم اسلام کے ارباب حق نے اس کو قبول وتصدیق سے نوازا اور برملا اعلان کیا مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ غرض حسام الحرمین شریف حق وباطل، ایمان وکفر اخلاص ونفاق کے درمیان امتیاز کا ایک میزان ہے۔ میں اس کو برحق مانتا اور جانتا ہوں اس کے حرف حرف کی تائید وتوثیق کو ذریعہ نجات سمجھتا ہوں ساتھ ہی محبّ گرامی قدر حضرت مولانا صوفی عبد الصمد صاحب قبلہ قادری کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ وہ حسام

الحرمین کی تصدیقات جدید کو بنام الصّوارم الھندیۃ منظر عام پر لانے کی سعادت پارہے ہیں اللہ ان کی سعی کو قبول فرمائے آمین۔

فقیر ابوالحسن قادری رضوی عفی عنہ

صدر شعبۂ دارالافتاء جامعہ امجدیہ گھوسی

۵؍رجب ۱۴۳۸ھ بمطابق ۳؍اپریل ۲۰۱۷ء بروز دوشنبہ مبارکہ

(۱۰) فتوائے دارالافتاء دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی ضلع بستی (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد!

المستند المعتمد علی المعتقد المنتقد اور فتاویٰ حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین میں جن باطل فرقوں کے عقائد کفریہ کو واضح فرما کر ان کا حکم شرع بیان کیا گیا، خصوصاً قادیانی، وہابی، دیوبندی، رافضی غیر مقلد فرقے اور ان کے بانیان، مرزا غلام احمد قادیانی، مولوی رشید احمد گنگوہی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی اشرف علی تھانوی اور ان کے عقائد کفریہ پر اطلاع کے باوجود ان کو مسلمان ماننے والوں پر جو کفر وارتداد کا فتوی صادر کیا گیا۔

اور علمائے عرب وعجم بالخصوص مجدّد دین وملت آیۃ مِنْ آیاتِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مُعْجِزَۃٌ مِنْ مُعْجِزَاتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰحضرت عظیم البرکت سیدنا امام احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان فرقوں اور ان کے علاوہ دیگر

بد دینوں کا جو حکم شرع بیان فرمایا۔

فقیر حقیر راقم الحروف مکمل طور پر اس کی تائید و تصدیق کرتا ہے اور فتاویٰ حسام الحرمین کے مطابق مذکورہ بالا فرقے اور ان کے مذہبی پیشواؤں کو کافر و مرتد مانتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

محمد اختر حسین قادری

خادم درس و افتا دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی مفتی و قاضی شریعت ضلع خلیل آباد (یو پی)

۲۹ / جمادی الآخر ۱۴۳۸ھ ۲۹ مارچ ۲۰۱۷ء

(۱۱) فتوائے دار الافتاء باسنی ضلع ناگور شریف راجستھان

۹۲/۸۶ھ

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق اور لاریب حق اور عین حق ہے۔ اس کتاب کی جلالت اس کے صفحات پر ضیاء سے ظاہر اس کی رفعت اور مکان اور اوراق پر فضا سے بہار جن علمائے اعلام کے زرّین دستخطوں سے مزین ہے وہ ہستیاں ہمارے لیے مایۂ ناز ہیں جو کچھ اس کتاب میں مسطور ہے وہ بالکل واقع کے مطابق مسائل شرعیہ کے موافق ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے بیشک دعویٰ نبوت کیا اس سے وہ مرتد ہوا خلیل احمد انبیٹھی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں جس

کی تصدیق رشید احمد گنگوہی نے کی رب ذوالجلال کو کذب پر قادر ہونا لکھا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شیطان وملک الموت کی وسعت سے کم بتایا ۔اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور کے علم زید وعمرو وصبی ومجنون وبہائم کے برابر لکھا ہر مسلمان جس کے دل میں ایک ذرہ بھی علم ہوگا وہ صاف اپنے ایمان سے فیصلہ کرے گا کہ آیا یہ کلمات شان اقدس میں توہین ہے یا نہیں ۔انہیں توہین آمیز کلمات کے قائلین پر علمائے حرمین طیبین نے کفر وارتداد کے فتوے دیئے تا کہ مسلمان ان کی ظاہر صورت کو دیکھ کر ان کے مکر وکید سے محفوظ رہیں تو ہم فتاویٰ حسام الحرمین کی لفظاً لفظاً حرفاً حرفاً تصدیق وتائید کرتے ہیں۔

راقم الحروف

ولی محمد رضوی مفتی قاضی شہر باسنی ضلع ناگور شریف راجستھان ۲۲ رصفر ۱۴۳۶ھ ۱۶ ردسمبر ۲۰۱۴ء

(۱۲) فتوائے ضلع کانپور (یوپی)

یہ جواب مبارک اور اس کی تصدیقات بیشک حق ہیں اور اس کے خلاف باطل واللہ تعالیٰ اعلم

محمد رفیق الاسلام نوری جامعہ مشکوریہ ضلع کانپور۔ ۲۵ رصفر۔ ۱۴۳۶ھ

(۱۳) فتوائے دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور راجستھان

میں مذکورہ بالا تحریر سے مکمل طور پر مطمئن ہوں اور اس کی تائید وتصدیق کرتا

Scanned with CamScanner

ہوں۔

محمد عالمگیر رضوی مصباحی دار العلوم اسحاقیہ ضلع جودھ پور راجستھان ۵/ذی القعدہ ۱۴۳۴ھ

(۱۴) تصدیقات علمائے القلم فاؤنڈیشن پٹنہ

بلاشبہ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں مندرجہ حکم کفر صحیح درست ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے بدعقیدوں کا رد فرما کر ہمیں اہل سنت و جماعت کی حقانیت کا آئینہ دکھایا جس کی روشنی میں حق و باطل کی پہچان ہمارے لیے آسان ہوگئی ہے۔

حضرت مولانا عبد الصمد رضوی صاحب اورنگ آبادی اس سلسلہ میں جدید عہد کے علماء کی تصدیقات اس کتاب پر لے رہے ہیں۔ یہ مستحسن قدم ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عطا فرمائے آمین۔ القلم فاؤنڈیشن پٹنہ

(۱۵) فقیر غلام سرور قادری (۱۶) مفتی صابر رضا محبّ القادری

(۱۷) مفتی عبد الباسط رضوی (۱۸) مولانا عبد المتین ضیائی

(۱۹) حافظ حمّاد رضا قادری (۲۰) مولانا ضیاء القادری

فتوائے ادارۂ شرعیہ پٹنہ (بہار)

یقیناً حسام الحرمین کا حرف حرف اپنی جگہ صحیح و برحق اور علمائے عرب و عجم کا فرقہ باطلہ پر حکم کفر مطابق شرع شریف۔ آج بھی جن کا عقیدہ مسلک اہل سنت و جماعت کے مطابق نہیں وہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ کے زد

Scanned with CamScanner

میں ہیں۔

مصدقین

(۲۱)مفتی محمد حسن رضا نوری۔صدر مفتی ادارۂ شرعیہ پٹنہ (بہار)

(۲۲)مفتی سید خورشید انور فیضی۔قاضیِ شریعت ادارۂ شرعیہ پٹنہ (بہار)

(۲۳)محمد احمد رضا امجد نائب قاضی شریعت ادارہ شرعیہ پٹنہ (بہار)

(۲۴)مولانا سید احمد رضا نازش نائب مہتمم ادارۂ شرعیہ پٹنہ (بہار)

(۲۵)مولانا غلام رسول بلیاوی۔صدر ادارۂ شرعیہ پٹنہ (بہار)

(۲۶)مفتی غلام حسین رضوی۔مدرس ادارۂ شرعیہ پٹنہ (بہار)

(۲۷)مولانا ڈاکٹر غلام جیلانی اشرفی۔ممبر مجلس منتظمہ ادارۂ شرعیہ پٹنہ

(۲۸)مولانا نوازش کرم فیضی۔پرنسپل مدرسہ شرعیہ ادارۂ شرعیہ پٹنہ

(۲۹)حافظ فخر الدین رضوی۔مدرس مدرسہ ادارۂ شرعیہ پٹنہ (بہار)

(۳۰)مولانا وسیم احمد رضوی۔مدرس مدرسہ ادارۂ شرعیہ پٹنہ (بہار)

(۳۱)فتوائے بہیڑی ضلع بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امام اہلسنت مجدد دین ملت امام احمد رضا قدس سرہٗ کی کتاب مستطاب ''حسام الحرمین'' ایک ایسی فیصلہ کن تصنیف ہے جس نے اہل باطل کے چہروں سے پردہ ہٹا کر ان کی اصل حقیقت دنیا کے سامنے ظاہر کر دی ہے۔

امام اہلسنت نے اس کتاب میں مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کے گستاخوں کا جو حکم بیان فرمایا ہے وہ بالکل حق وصحیح ہے اور اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ دنیا بھر کے علمائے کرام نے اس کی مکمل تصدیق وتائید کر کے اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ امام اہلسنت کا یہ فتویٰ ان کی طبیعت کا نہیں بلکہ اسلامی شریعت کا فیصلہ ہے۔

محمد مختار احمد قادری

بہیڑی ضلع بریلی شریف

۱۲/ رجب المرجب ۱۴۳۸ھ

(۳۲) الجواب صحیح۔ مطیع الرحمٰن پکھریروی مظفر پوری

(۳۳) فتوائے رائچور کرناٹک

۷۸۶/۹۲

الجوب صحیح ۔۔۔۔۔۔ فقیر محمد چندا حسینی اشرفی غفرلہ

نوٹ:۔ محترم المقام حضرت علامہ مولانا سید محمد حسینی صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے مجھے بذریعۂ فون بتایا کہ میرے والد گرامی حضرت علامہ مولانا صوفی سید شاہ محمد چندا حسینی صاحب قبلہ اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سابق سجادہ نشیں قطب رائچور آستانہ عالیہ شمشیہ اشرفیہ کے نام نامی اسم گرامی بھی فتاوی حسام الحرمین کی تصدیق وتائید کرنے والوں میں شامل کر لیں اس لیے کہ حضرت اپنی ظاہری حیات میں فتاوی حسام الحرمین کی تصدیق وتائید

فرمادی تھی۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کی مرقد پر رحمتوں کی بارش برسائے آمین۔

بقلم عبدالصمد قادری۔ ۱۴؍رجب ۱۴۳۸ھ۔

(۳۴) فتوائے ناگپور

فتاوی حسام الحرمین شریفین دور حاضر میں حق کی کسوٹی اور معیار سنیت ہے۔ میں اس کتاب کی حرف بہ حرف تصدیق کرتا ہوں اور جو اس کا منکر ہے اسے کافر و مرتد خارج از اسلام جانتا ہوں۔ اسی طرح کتاب الصوارم الہندیہ کی بھی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔

فقیر سید محمد حسینی اشرفی مصباحی عفی عنہ۔ چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز ناگپور۔

۱۳؍رجب ۱۴۳۸ھ بمطابق ۱۱؍اپریل ۲۰۱۷ء۔

(۳۵) فتوائے دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

حضرت مولانا الحاج غلام عبدالقادر صاحب علوی مدظلہ العالی نے بذریعہ فون مجھے بتایا کہ میرے والد بزرگوار شعیب الاولیاء حضرت شاہ یار علی صاحب قبلہ علوی علیہ الرحمہ والرضوان بانی فیض الرسول براؤں شریف کا نام نامی اسم گرامی بھی فتاویٰ حسام الحرمین کی تصدیق و تائید کرنے والوں کی فہرست میں شامل کرلیں۔ اس لیے کہ حضرت والا نے اپنی حیات ظاہری میں اس نورانی فتوے کی تائید و تصدیق فرمادی تھی۔ بقلم عبدالصمد قادری

۱۶؍رجب ۱۴۳۸ھ

Scanned with CamScanner

۹۲/۸۶ء

(۳۶) اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز ودیگر اکابر اہلسنت خصوصاً علمائے حرمین طیبین نے جن فرق باطلہ وہابی، دیوبندی، قادیانی وغیرہا کی ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے تکفیر کی ہے میں ان تمام فرق باطلہ کو کافر ومرتد جانتا مانتا ہوں اور جو لوگ ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر وارتداد میں شک کرتے ہیں انہیں بھی کافر جانتا ہوں اور فتاوی حسام الحرمین کی مکمل تائید وتصدیق کرتا ہوں واللہ تعالیٰ اعلم۔ غلام عبد القادر علوی سجادہ نشیں وناظم اعلیٰ خانقاہ ودار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر (یوپی) ۱۶؍رجب ۱۴۳۸ھ

فتوائے دار الافتاء دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف

۹۲/۸۶ء

(۳۷) مقبول ربّ ذُوالمِنَن محبوب سرور کونین نائب شاہ دنیٰ یادگار بوحنیفہ، شبیہ غوث اعظم، جانشین اولیاء، محبوب پروردگار، آيةٌ مِنْ آيات الله حُجَّةٌ مِنْ حُجَجِ الله مُعْجِزَةُ رَسُولِ اللهِ حَاوئی اُصُول وفُرُوع، علم کے بحر ذخار مجدد اعظم محسن دین وایماں، امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب مستطاب فتاویٰ حسام الحرمین اسم بامسمیٰ ہے۔ یہ وہ فتاوے حقہ صادقہ ہیں جو دین حق یعنی مختار دوعالم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت طاہرہ کی ایک طرح کی روح وجان ہے جس میں گستاخان بارگاہ ربوبیت

جلّ جلالہٗ و رسالت ﷺ جیسے رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی اور غلام احمد قادیانی۔ جیسے لوگوں کے کفر کو بے نقاب فرمایا اور ان کو ان کے گستاخیوں پر شرع کا حکم لگایا یعنی انہیں کافر و مرتد قرار دیا اور جب یہ کتاب علمائے حق کے سامنے آئی اور مجدّد اعظم کی گرفت و تحقیق دیکھی تو علمائے عرب و عجم مفتیان حلّ و حرم ساری دنیا کے علمائے حقہ نے فتاویٰ حسام الحرمین کی تصدیق فرمائی اور سبھوں نے بیک زبان ہو کر فرمایا مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ اللہ رب العزت کا یہ فضل عظیم اور احسان عظیم ہے مجدد اعظم کو پیدا فرما کر ہم اہلسنت و جماعت پر احسان عظیم فرمایا اور میں فتاویٰ حسام الحرمین کی من و عن سے لے کر ایک ایک نقطے کی تصدیق کرتا ہوں۔ اللہ رب العزت ہم مؤمنوں کو امام اہلسنت مجدد اعظم کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ اور ہم اہلسنت و جماعت کو اس بات پر فخر ہے کہ اپنی جماعت کے ایک نہایت متدیّن عالم ناشر مسلک رضا و پیر طریقت حضرت صوفی باصفا مولانا عبدالصمد قادری رضوی نوری کی تحریک و سعی جمیل سے بہت سارے اہلسنت کے فتاوے اور کتابیں منظر عام پر آئیں۔ انہیں سے علمائے حق کی تصدیقات جدید کے ساتھ الصّوارم الہندیہ بھی منظر عام پر آیا۔ اللہ تعالیٰ ناشر کو کونین کی دولتوں سے مالا مال فرما کر ہم جمیع اہلسنت پر ان کے سایہ کو دراز فرمائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد شہاب الدین نوری صدر مفتی دارالافتاء فیض الرسول براؤں شریف
ضلع سدھارتھ نگر (یوپی) ۱۶؍رجب ۱۴۳۸ھ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علی رسولہ الکریم

(۳۸) حسام الحرمین میں جن لوگوں کی تکفیر کی گئی ہے وہ بلاشبہ حق و صحیح ہے۔

فقط۔

محمد مستقیم مصطفوی

خادم الافتاء والتدریس دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف

۱۵؍رجب ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۳؍اپریل ۲۰۱۷ء

۷۸۶/۹۲

(۳۹) میں حسام الحرمین اور الصوارم الھندیہ کی مکمل تصدیق و تائید کرتا ہوں اور طواغیت اربعہ رشید احمد، خلیل احمد، قاسم نانوتوی، اشرف علی وغیرہ کو کافر مرتد خارج از اسلام سمجھتا ہوں مانتا ہوں اور جو ان کفریات شنیعہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر، مرتد نہ مانے اسے بھی کافر، مرتد خارج از اسلام سمجھتا ہوں

محمد رابع نورانی بدری خادم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف و سجادہ نشیں آستانہ بدر ملت بڑھیا شریف

(۴۰) الجوب صحیح:۔ اختر رضا ازہری

خادم التدریس دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف

۹۲/۸۶ء

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قدس سرہ کا عظیم احسان ہے کہ انہوں نے مذہب حق اہل سنت و جماعت کی حفاظت وصیانت کے لیے زندگی کا لمحہ لمحہ صرف کیا، اشاعت سنت کی صحابہ تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معتقدات ومعمولات کی تبلیغ وترویج کے لیے منظم جدجہد کی اسلامی عقائد ونظریات پر حملہ کرنے والے فرقہائے باطلہ کا رد فرمایا۔ حسام الحرمین ان کی مجددانہ کاوشوں کا نام ہے جس، میں علمائے عرب کے وہ فتاویٰ جو اکابر دیابنہ کی کفری عبارات پر انہوں نے دیئے ہیں اسی کتاب کی تصدیق الصوارم الہندیہ میں ہے جس میں غیر منقسم ہندوستان کے علماء ومشائخ کی تصدیقات ہیں جسے شیر بیشۂ اہل سنت علامہ حشمت علی خاں علیہ الرحمہ نے لیں اور فریضۂ حق سمجھتے ہوئے شائع کیں اب مزید تائید وتصدیق کے ساتھ اسے مسلک اعلیٰحضرت کے متحرک سپاہی حضرت مولانا عبدالصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی مدظلہ شائع فرمارہے ہیں جس کے لیے وہ ہم سب کی طرف سے شکریہ کا مستحق ہیں۔

فقیر امجد رضا قادری رضوی نوری عفی عنہ مدیر اعلیٰ دوماہی الرضا پٹنہ (بہار)

۵/رجب ۱۴۳۸ھ بمطابق ۳/اپریل ۲۰۱۷ء دوشنبہ مبارکہ

۹۲/۸۶ء

Scanned with CamScanner

فقیر قادری کو پیش آنے والا ایک امر کی وضاحت

آج سے تقریباً ۱۵ سال قبل راقم نے بفضلہٖ تعالیٰ ہند و پاک کے تقریباً پچاس ساٹھ سے زائد اکابر علمائے اہل سنت سے فتاویٰ حسام الحرمین کی تائیدات وتصدیقات حاصل کیا تھا وہ قیمتی اصل تحریریں مع دستخط ومہر انہیں ایام میں میں نے برہان پور کے ایک متحرک شخص کو روانہ کر دیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے پختہ وعدہ کیا تھا کہ میں کتاب الصّوارم الہندیہ شائع کروا رہا ہوں جدید تصدیقات کی فہرست میں آپ کی ساری تحریریں آجائیں گی۔ جناب نے کتاب تو شائع کیا مگر انہوں نے میرا روانہ کردہ تصدیقات شامل کتاب نہیں کیا اور بار بار مطالبہ کے باوجود میری امانت واپس بھی نہیں کیا۔ خیر جس کا جواب تو انہیں میدان محشر میں دینا پڑے گا ۔۔ایسی صورت میں اپنے ملک کے صرف تین اکابر کے اسماء جو مجھے یاد تھے درج کرر ہاہوں اور رہے اکابر علمائے پاکستان تو ان حضرات سے سالہا سال قبل فتاوی حسام الحرمین پر تصدیقات حاصل کرنے کا یہ زرّیں کارنامہ حضور آقائے نعمت مرشد اجازت ضیغم اہلسنت حضرت علامہ حسن علی رضوی میلسی قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ نے انجام دیا تھا۔ وہ قدیم قیمتی تحریریں مع دستخط ومہر غالباً ۱۴۲۴ھ میں بذریعۂ ڈاک مجھے روانہ کردیا تھا جو ضائع ہو گئیں۔ ان حالات سے بذریعۂ فون جب موصوف گرامی قبلہ کو مطلع فرمایا تو حضرت قبلہ نے کافی افسوس کا اظہار فرمایا۔ اور اپنے یادداشت کے

Scanned with CamScanner

مطابق بذریعۂ موبائل ۲۸؍اکابر علمائے اہلسنت پاکستان کے اسماء مجھے قلمبند کروایا جنہیں جدید تصدیقات میں شامل کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

فقط عبدالصمد قادری رضوی ۱۴؍رجب ۱۴۳۸ھ۔

(۴۱) شہزادۂ صدر الشریعہ حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ قادری رضوی مہتمم، بانی وشیخ الحدیث جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو (یوپی)

(۴۲) حضرت علامہ مولانا عاشق الرحمٰن صاحب قبلہ حبیبی صدر المدرسین جامعہ حبیبیہ الٰہ آباد (یوپی)

(۴۳) حضرت مولانا شیر محمد صاحب قبلہ رضوی مفتی دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور راجستھان۔

(۴۴) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد داؤد صادق صاحب قبلہ رضوی قدس سرہٗ مہتمم دارالعلوم حنفیہ رضویہ سراج العلوم گجرانوالہ (پاکستان)۔

(۴۵) علمبردار مسلک اعلیٰحضرت حضرت علامہ مولانا مفتی حسن علی قادری رضوی مدظلہ العالی خلیفہ وتلمیذ محدث اعظم پاکستان۔ انوار رضا میلسی (ملتان)

(۴۶) حضرت مولانا محمد داؤد قادری رضوی خطیب اعظم گجرانوالہ۔

(۴۷) حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری خلیفۂ علامہ حسن علی میلسی سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

(۴۸) استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی عبد القیّوم صاحب قبلہ قادری رضوی ہزاروی قدس سرہٗ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

(۴۹) حضرت مولانا عبد الستّار صاحب ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

(۵۰) استاذ الاساتذہ حضرت علامہ غلام رسول صاحب رضوی شیخ الحدیث یادگار رضا جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور فیصل آباد۔

(۵۱) حضرت مولانا گل احمد صاحب عتیقی لاہور (پاکستان)۔

(۵۲) حضرت علامہ مولانا علی احمد سندھلوی لاہور (پاکستان)۔

(۵۳) حضرت مفتی محمد ظفر علی نعمانی امجدی رضوی مہتمم دار العلوم امجدیہ کراچی۔۵ (پاکستان)

(۵۴) حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین صاحب شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ کراچی

(۵۵) حضرت مولانا عطاء المصطفیٰ اعظمی دار العلوم امجدیہ کراچی۔

(۵۶) حضرت مولانا محمد خلیل خاں صاحب برکاتی قدس سرہٗ مفتی وشیخ الحدیث دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد سندھ۔ (پاکستان)

(۵۷) حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق صاحب قبلہ علیہ الرحمہ مہتمم جامعہ قادریہ انوار العلوم کراچی۔ (پاکستان)

(۵۸) حضرت علامہ مولانا ابو الخیر محمد حسین اندوروی شیخ الحدیث ومفتی

Scanned with CamScanner

جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر سندھ۔(پاکستان)

(۵۹)حضرت علامہ پیرزادہ سید مُراتب علی شاہ صاحب مہتمم جامعہ رضویہ قمر المدرس لاہور روڈ گجرانوالہ(پاکستان)

(۶۰)حضرت مولانا فیض احمد اویسی صاحب قبلہ رضوی قدس سرہٗ شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاول پور پنجاب۔(پاکستان)

(۶۱)حضرت مولانا مفتی محمد اقبال احمد صاحب رضوی سعیدی شیخ الحدیث انوار العلوم ملتان۔(پاکستان)

(۶۲)حضرت مولانا منظور احمد فیضی احمد پور شرکیہ(پاکستان)

(۶۳)حضرت استاذ العلماء مولانا عبد الرشید صاحب قبلہ مہتمم قطبیہ رضویہ کتبہ باغ جھنگ پنجاب(پاکستان)

(۶۴)مولانا مفتی اشفاق احمد قادری رضوی خانوال(پاکستان)

(۶۵)استاذ العلماء حسین الدین صاحب شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی۔(پاکستان)

(۶۶)حضرت مولانا مناظر اسلام مولانا ضیاء اللہ سیال کوٹ۔(پاکستان)

(۶۷)ابن خلیفۂ اعلیٰحضرت شیر پنجاب حضرت مولانا ابو النور محمد بشیر کوٹلی لوہاران ضلع سیال کوٹ۔(پاکستان)

(۶۸)مولانا مفتی اقتدار احمد صاحب نعیمی پنجاب(پاکستان)

(۶۹)حضرت مولانا محمد اکرم رضوی گجرانوالہ۔(پاکستان)

Scanned with CamScanner

(۷۰) حضرت علامہ احمد رضوی ساہیوال پنجاب۔ (پاکستان)

(۷۱) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد شریف رضوی شیخ الحدیث بھکھر پنجاب (پاکستان)

(۷۲) حضرت علامہ مولانا عبدالکریم بدانوی رضوی (پاکستان)

(۷۳) مفسر قرآن مولانا غلام علی اُکاڑوی اشرفی اوکاڑہ پنجاب، پاکستان

(۷۴) علامہ حافظ محمد احسان الحق سابق صدر مدرس جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد لائل پور (پاکستان)

(۷۵) حضرت علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی اشرفی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور (پاکستان)

(۷۶) ابن خلف اکبر مفتی پاکستان خلیفہ اعلیحضرت علامہ سید احمد ابوالبرکات قادری رضوی اشرفی لاہور۔

(۷۷) حضرت مولانا مفتی رضاء المصطفیٰ اعظمی رضوی ابن صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی۔ قدس سرھما

(۷۸) حضرت مولانا رضاء المصطفیٰ ظریف القادری صاحب قبلہ گجرانوالہ ۔(پاکستان)

آج سے ۶۳ رسال قبل کا

مسلک اعلیٰ حضرت کی تائید وحمایت میں معتمد قدیم علماء حیدرآباد دکن کا تاریخی فتویٰ

Scanned with CamScanner

دیوبندیہ وہابیہ اسلام سے خارج ومرتد ہیں

بتوسل:۔ یادگار سلف علمبردار مسلک اعلیٰحضرت علامہ مولانا محمد حسینی میاں صاحب قبلہ اشرفی دامت برکاتہم القدسیہ چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز ناگپور بابت: ۵/مئی جون ۱۹۹۴ء کے ص ۴۴ تا ۵۵ سے موصوف کے شکریہ کے ساتھ شامل کتاب کرر ہاہوں۔ فقیر قادری عفی عنہ۔ ۲۱/رجب ۱۴۳۸ھ

گذشتہ صدی سے عقائد باطلہ کے رد وابطال اعلیٰ حضرت مجدّد اسلام سیدنا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ عرب وعجم میں مرکزی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

انگریزی حکومت کے سہارے وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا جیسے مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی اشرف علی تھانوی، نے مسلمانوں کے متحدہ شیرازے کو منتشر کرنے کے لئے اپنی کتابوں میں جب کفری عقائد کو عبارتوں کے ذریعہ ظاہر کیا تو اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہٗ نے دیکھتے ہی حکم کفر نہیں عائد کیا بلکہ ان کو متنبہ کیا اوران کا دینی وعلمی وشرعی مواخذہ کیا۔ برسوں ان سے خط وکتابت ہوتی رہی۔

اعلیٰ حضرت کا یہی مطالبہ تھا کہ عقائد باطلہ سے توبہ کرلیں تو جھگڑا ختم ہوجائے۔ امت کے اتحاد کا شیرازہ منتشر نہ ہونے پائے، برسوں گزرنے کے بعد بھی اکابر علمائے دیوبند اپنی کفری عبارتوں پر اٹل رہے تو

اعلیٰحضرت نے برسوں بعد ان کی کفری عبارتوں پر حکم شرع بیان کیا اور اس حکم کو عرب وعجم کے اکابر علماء کے سامنے پیش کیا۔

عرب وعجم کے اکابر علماء نے حکم کفر وارتداد کی تصدیق کی یہاں تک لکھ دیا کہ ان کی کفری عبارتوں کی وجہ سے ان پر لگے ہوئے کفر وارتداد میں جو شک کرے وہ بھی کافر ومرتد ہیں۔

اکابر علماء دیوبند پر جو حکم کفر وارتداد لگا ہے اس کی تصدیق کرنے والوں میں علماء حیدر آباد دکن بھی تھے۔علماء دکن نے بڑے یقین واعتماد کے ساتھ ان اکابر علماء دیونبد پر حکم کفر کی تصدیق کی اور خود بھی ان کے خلاف فتوے دیئے۔لیکن دکن میں دین سے بے پرواہی اور صلح کل پالسی کی وجہ سے وہ دینی تصلب کمزور ہوتا گیا۔

آج یہ حالت ہے کہ دینی تصلب کے نام کی کوئی چیز علماء جامعہ نظامیہ حیدر آباد کے اندر موجود نہیں ہے اب وہ صلح کُلیّت پر عمل پیرا ہیں جس کی وجہ سے دکن ہی سے دینی تصلب جاتا رہا۔علماء قدیم حیدر آباد نے ۴۰ ر سال پہلے اکابر علماء دیوبند پر ان کی کفری عبارتوں کی وجہ سے کفر وارتداد کا فتویٰ جاری کیا تھا۔ان قدیم علماء اہلسنت حیدر آباد کا ہم وہی قدیم فتوی شائع کر رہے ہیں۔

وہ فتویٰ آج علماء جامعہ نظامیہ اور کُل علماء دکن پر چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔اگر وہ واقعی موجودہ علماء جامعہ نظامیہ اکابر علماء دیوبند کی تکفیر کے

Scanned with CamScanner

سلسلے میں اپنی غلط اور دین شکن پالیسی چھوڑ کر احقاق حق وابطال باطل کی خاطر حسام الحرمین کی تصدیق کر کے صحیح حکم شرع بیان کر دیں تو مسلمان کفر وارتداد سے محفوظ ہو جائیں گے۔اب وہ فتویٰ سوال سمیت ملاحظہ فرمائیں

علمائے حیدرآباد کا تاریخی فتویٰ

وہابیہ دیوبندیہ نجدیہ غیر مقلدین کی پہچان

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اس زمانہ پرآشوب و پرفتن میں اکثر وہابیہ دیوبندیہ نجدیہ غیر مقلدین ورافضیہ نے اپنا شعار بنالیا اور تجربہ ہائے متواتر سے یہ ثابت ہے کہ یہ مذکورہ فرقے مدتوں میلاد شریف بھی کرتے ہیں اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ اہلسنت کو دکھلانے کو دن رات پڑھتے ہیں بلکہ قوالی تک سنتے ہیں اور جب لوگ ان کے معتقد ہو جاتے ہیں، اوران سے میل جول اچھی طرح ہو جاتا ہے پھر بھی مذکورہ باتوں کو بدعت اور کفر نہیں بتاتے بلکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوب تعریف کرتے ہیں۔

جب مسلمان ان کے فریب میں آجاتے ہیں تو پہلے فاتحہ خوانی و پنج آیت کریمہ ختم کرنے وغیرہ سے روکتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر، اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا درجہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔انہیں کی نذر و نیاز کرو، میلاد شریف کرو، اولیاء اللہ میں کیا رکھا ہے۔

جب یہاں جمالیا تو اور آگے بڑھتے ہیں کہ سیکڑوں روپے میلاد میں خرچ کیوں کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرو تو کتنا ثواب ہے۔

اگر اہلسنت و جماعت نے کہا کہ میاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا تعلق لگا رہنے دو اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں ان کے چاہنے والوں کو خدا اپنا محبوب بنالیتا ہے۔تھوڑے روز کے بعد اس مرکز سے ہٹانے کو آخر کار کہہ دیتے ہیں دیکھیے براہین قاطعہ ص ۵۱ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی پھر صاف صاف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارکہ میں کلمات توہین اور بعض ائمہ اربعہ کی تقلید مہین کو حرام تک کی تعلیم دے کر کے کر اہلسنت و جماعت میں تفرقہ انداز ہوتے ہیں بھولے بھالے اور سیدھے سادھے مسلمانوں کا راہ راست پر لانا دشوار ہوتا جارہا ہے۔

لہذا ایسے بدمذہبوں کی بدولت جو گھر گھر فتنے ہورہے ہیں ان کی جڑ کٹ جائے اور جو بدمذہبوں کی امامت سے اہل سنت و جماعت کی نمازیں برباد ہورہی ہیں وہ بھی بچ جائیں۔ان مذکورہ فرقوں کی مفصل پہچان ساتھ دلائل کے مرحمت فرمایئے۔

بینو ابالکتاب توجّروا بالحساب

المستفتی: محمد سلیم ساکن ہیبت پور ضلع فتح پور ہنسوہ (یوپی)

Scanned with CamScanner

۲۹/ ۶۸ ۷

۷۹---الجواب ھوالموفق للصّواب

صورت مسئولہ مرقومہ میں جب تم دیکھو کہ خوف جانی و مالی کوئی ملا یا مولوی اور درویش قادری یا چشتی یا نقشبندی یا سہروردی کسی بدعتی، وہابی دیوبندی، چکڑالوی یا قادیانی یا بہائیہ یا خاکساریہ یا نیچریہ ورافضیہ، خارجیہ وکاندھلویہ وصلح کلیہ وغیرہم جملہ مبتدعین و مرتدین ملحدین کی خصوصاً ایسے وہابی نجدی جس کی نوبت کفر وارتداد تک پہنچ گئی جیسا کہ مصباح الانام اور براہین قاطعہ، تحذیر النّاس، وحفظ الایمان وغیرہ میں ہے جن پر ان کی کفری عبارتوں کی وجہ سے علماء عرب وعجم نے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا جس کی صراحت مجدّدمائیۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی کی تصنیف حسام الحرمین میں موجود ہے۔ پس جو شخص ان بدمذہبوں کی تعظیم وتکریم کرتا ہو ان کے ساتھ دلی محبت کے ساتھ پیش آتا ہو۔ وقت بے وقت ان کی حمایت کرنے لگتا ہو، اور بدمذہب اس کے پاس محبت سے آتے جاتے ہوں،۔ اس کی تعریف کرتے ہوں، خواہ ہزار بار قیام میلاد شریف و گیارہویں شریف کرے، انگوٹھے چومے، یارسول اللہ پکارتا ہے یقیناً جان لو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ دولت وایمان کا چور اور گھٹ کٹا ہے اور پکا بدعتی اور گمراہ ہے۔

چنانچہ باب الاعتقاد مشکوٰۃ شریف میں:

Scanned with CamScanner

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدَمِ الْاِسْلَامِ رواه البیهقی فی شعب الایمان ۔یعنی شعب الایمان میں ہے: جس نے بدعت کی تعظیم وتکریم کی بیشک اس نے اسلام کی دیوار ڈھانے میں مدد کی سمجھ لیجیے کہ مرتد فاسق کی مدد کرنے والا کون ہوا؟۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَ هُمْ اَوْ اَبْنَاءَ هُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ۔

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔ اگر چہ وہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بد دینوں اور بد مذہبوں اور خدا رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے میل جول ومحبت وتکریم کرنا اگر چہ استاذ یا پیر ہو۔ جب ان کی بد عقیدگی ثابت ہو جائے تو ان سے دور ونفور رہیں ۔جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمہ مثنوی شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ا: اہل باطل کی اہل باطل پر نظر پڑتی ہے اور بے کاروں کو بے کار ہی اچھے لگتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

۲: ہر جنس کا میلان اپنی ہی جنس کی طرف ہوتا ہے۔گائے کبھی شیر کی طرف مائل نہیں ہوسکتی۔

۳: بھیڑیا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا عاشق ہوسکتا ہے۔البتہ مکروفریب سے کھانے کو تیار رہتا ہے۔

۴: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوشبوئے رسول ازل سے پہنچ چکی تھی کہ صورت حضور پاک ﷺ کو دیکھتے ہی کہہ دیا کہ یہ جھوٹوں کی صورت نہیں ہے۔

۵: اور ابوجہل کے دل میں درد عشق تھی ہی نہیں کیوں کہ معجزۂ شق القمر دیکھ کر بھی نہ سچا باور کیا نہ ایمان لایا۔

۶: پس اگر چمگاڈر سورج سے حصہ لے اور یقیناً وہ جان لے کہ سورج سورج ہی نہیں ہے یعنی اگر وہابی دیوبندی نجدی سے سنی عالم یا امام محبت رکھے تو یقیناً جان لو کہ وہ مولوی ہر گز سنی عالم نہیں ہے۔

۷: ہاں اگر چمگاڈروں کی نفرت اس امر کی دلیل ہے کہ بلاشبہ وہ سورج سورج ہی ہے۔یعنی اگر تم دیکھو کہ بدعتی فرقہ وہابیہ نجدیہ سنی عالم سے نفرت کرتا ہے تو یقیناً جان لو کہ وہ عالم پکا سنی حنفی ہے۔

۸: اگر گوبر کا کیڑا گلاب کی طرف محبت کرے تو یقیناً جان لو کہ وہ گلاب ہرگز نہیں ہے یعنی کوئی حنفی کہلا کر بدعتیوں یعنی وہابیہ نجدیہ سے میل ملاپ رکھتا ہے تو یقیناً وہ سنّی حنفی نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

۹: جس کسوٹی کی طرف کھوٹا سونا مائل ہو جائے جان لیجیے کہ وہ کسوٹی کسوٹی نہیں ہے۔ اسی طرح وہابی نجدی دیوبندی اُسی سنّی فرضی مولوی سے خوش رہتے ہیں جو صلح کلی ہوں اور اپنے ہر معاملے کے فیصلے کے لیے اسی کی طرف دوڑتے ہیں جو در پردہ فرقۂ وہابیہ دیوبندیہ، مرزائیہ، قادیانیہ چکڑالویہ و بہائیہ و خاکساریہ نیچریہ و رافضیہ و خارجیہ و کاندھلویہ و صلح کلیہ وغیرہ سے ہو۔ اگر چہ یہ مذکورہ فرقے کلمہ پڑھتے ہوں اور مولوی اشرف علی تھانوی کی عبارت کفریہ مندرجہ حفظ الایمان۔

ص ۸: پر جو لکھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون و بلکہ بہائم و جمیع حیوانات کے لیے بھی حاصل ہے۔ یعنی اس عبارت کو صحیح اور ایسی تشبیہ جو کہ ایک جانور ایک چار پائے و مجنون و بہائم درندوں سے دینا جو کہ کھلا کفر ہے جملہ بدمذہب صحیح بتاتے ہوں تو ایسے بدمذہبوں سے اپنے دین کی حفاظت اور اغیار کی چالوں اور ابلہ فریبیوں سے ایمان کو بچانا اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنا فرض اولیں ہے اور تقلید ائمہ اربعہ کہ حق ہے۔

ترمذی میں ہے:

يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ وَاَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ

السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُم قُلُوبَ الذِّيَابِ ۔ ذكرهٔ فی المشكوٰة رواهٔ الترمذی وقال هٰذا حديث حسن ۔ یعنی نکلیں گے آخر زمانے میں ایسے لوگ کہ حاصل کریں گے دنیا کو دین کے بدلے اور زبانیں ان کی میٹھی ہوں گی شکر سے زیادہ اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ ذکر کیا اس کو مشکوٰۃ میں اور روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے

انتہیٰ۔

پس معلوم ہوا ان احادیث صحیحہ سے کہ زمانہ تبع تابعین پر تمام ہوا اور بعد اس کے زمانے کے فساد دن بدن ترقی پر ہے چنانچہ تقلید میں مذہب اربعہ میں سے کسی ایک کی کرنا واجب ہے۔

تفسیر احمدی میں ہے:

قد وقع الاجماع علىٰ ان الاتباع انما لجوز لاربع فلا يجوز الاتباع لمن حدث مجتهدا مخالفهم ۔

یعنی واقع ہوا اجماع اس بات پر کہ تقلید جائز نہیں، مگر ان چاروں اماموں میں سے ایک کی تقلید جائز ہے البتہ اس کی پیروی جائز نہیں جو کہ نیا مجتہد ہونے کا دعویٰ کرے اور مخالف ائمہ اربعہ کا پس چاروں ائمہ میں سے ایک کی تقلید کرنا واجب ہے مسلمانوں کا یہی مذہب ہے۔

وہ (وہابی) اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا بھی ممکن بتاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

Scanned with CamScanner

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً ، وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثاً۔(پ۵)

یعنی کون ہے بڑا سچا اللہ تعالیٰ سے اپنی بات میں پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا

جھوٹ بولنا صحیح بتائے وہ اسلام سے خارج۔

پس جملہ بد مذہب مذکورین کا معتقد ضرور وہابی نجدی ہے۔علمائے کرام کے فتاوے ان وہابیہ دیوبندیہ کے بارے میں مدت ہو چکی ہیں۔ان کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں۔

یہ بد مذہب تقیہ باز یعنی اپنے مذہب کو چھپانا سنی مسلمانوں کو دھوکا دینا یہ ان کا طرز عمل پایہ ثبوت کو پہنچا ہے۔مسلمان ہوشیار رہیں کہ یہ بد مذہب اپنے ذاتی فائدے سے موقع پا کر اپنے عقائد کو چھپا کر اپنے آپ کو خالص سنی ظاہر کرتے ہیں۔بہر حال اہل انصاف سنی مسلمان ان کے تقیہ بازی سے آگاہ رہیں۔ان کی ظاہرہ کلمہ گوئی وقبلہ روئی وغیرہ کا کچھ اعتبار نہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ لِاٰخِرِ وَمَاھُمْ بِمُؤمِنِیْنَ۔

ترجمہ: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔

یہ آیت کریمہ کا شان نزول یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کے بارے میں نازل ہوئیں جو کہ باطن میں کافر تھے اور ظاہر میں اپنے آپ کو

مسلمان بتاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ط وہ ایمان والے نہیں۔ اس آیت کریمہ کے مصداق وہابیہ، دیوبندیہ، نجدیہ، ومنافقین اسلام سے خارج۔ چنانچہ یہ تمام مذاہب گمراہ گمراہ گر۔ وہابیہ، نجدیہ سے جو سنی عالم یا امام یا استاد یا پیر سے محبت رکھے تو یقیناً وہ مولوی یا امام یا استاد صحیح العقیدہ ہرگز نہیں ایسے ڈاکوؤں سے ایمان اور اپنی نمازیں بچائیں ان کی چرب لسانی وساوس شیطانی اور دھوکوں سے دور ونفور رہیں۔ ان بدمذہبوں کے کفریات لاتعداد ولاتحصیٰ ہیں (گنتی کے باہر)

جو سنی عالم یا امام یا پیر یا استاد کوئی مسلمان ایسے ملحدوں کو کافر نہ جانے گا وہ خود کافر ہو جائیگا۔ جس کی تصریح شیخ الاسلام والمسلمین مجدد مایۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، حسام الحرمین میں فرما چکے ہیں جس پر علمائے عرب وعجم کی تصدیق ہے۔ جس پر عمل کرنا مسلمانوں پر واجب ہے۔ اس لیے کہ ان بدمذہبوں نے اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ورفعت شان کو ہلکا جانا اور ان کے دشمنوں کو دشمن نہ جانا۔ اہلسنت وجماعت کی نماز ایسے عقائد والوں کے پیچھے نہیں ہوتی ایسے لوگوں کی امامت سے پرہیز کرنا چاہیے۔

مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوے کو اپنا دستور العمل بنائیں اسلام وسنیت پر پختگی کے ساتھ قائم رہیں اور اتباع شریعت مطہرہ کو اپنی

Scanned with CamScanner

خواہشات پر مقدم رکھیں تا کہ بد مذہب اسلام وسنیت کے خلاف استعمال وشر انگیز نہ کر سکے۔

ان اریدالاالا صلاح مااستطعت وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب باللہ تعالیٰ اعلم۔

بقلم: فقیر خلیل احمد عفی عنہٗ خان پوری سنی حنفی چشتی قادری سند یافتہ مدرسۂ نظامیہ حیدر آباد دکن چکل گوڑہ مکان ۱۷۔

۱۲/ رمضان المبارک، ۱۳۷۵ھ

۸۰---الجوب صحیح:

سید عبدالرزاق نقشبندی مجدّدی عفی عنہ بلدہ حیدر آباد۔

۸۱---الجواب صحیح والمجیب نجیح:

ومن انکرہٗ فھو کافر مرتدٌ فضیح۔ ان سب بدمذہبوں کی گستاخی وبےادبی کا دندان شکن جواب مولانا مولوی خلیل احمد خان خانپوری دام ظلہ مدرسۂ نظامیہ حیدر آباد نے نہایت مدلل طریقہ سے دیا ہے۔

اس فتوے میں اچھی خبر لی گئی ہے جو کچھ بھی لکھا گیا ہے وہ سراسر حق ہے۔ اس فتوے کے بعد سے حق واضح اور باطل سرنگوں ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ ان وہابیوں کے شرور وآفات سے ہر مسلمان کو مامون ومحفوظ رکھے۔

الفقیر الی اللہ الغنی السیّد محمد بادشاہ الحسینی واعظ مکّہ مسجد حیدر آباد۔ دکن۔

Scanned with CamScanner

۸۲---الجواب والمجیب مصیب :

اس فتویٰ پر مسلمانوں کو عمل کرنا ضروری ہے۔

فقیر رشید احمد غفرلہٗ۔ حیدر آباد دکن (ہند)

۸۳---الجوب صحیح :

بیشک اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں نقص کا اعتقاد موجب کفر ہے ایسا ہی تقلید ائمہ اربعہ معین کا منکر کافر یہ فتویٰ مسلمانوں کی آگاہی کے لیے واجب الاشاعت ہے۔

احقر سید محمد اکبر عفی عنہ بیرون دبیر پورہ حیدر آباد۔ دکن

۸۴---الجواب صحیح والمجیب نجیح :

بدمذہبوں کے اقوال منقول کی نسبت علماء اہلسنت کی جانب سے کثیر فتاوے ہو چکے حسام الحرمین پر علماء عرب عجم کا اتفاق ہو چکا پس اس فتوے کا حسب نقول صحیحہ معتبرہ لازم الاتباع۔

سید نور اللہ حسینی عفی عنہ حیدر آباد، دکن

۸۵---صحّ الجواب :

علامہ نے ان کے واسطے معیار سنیت پر جو فتویٰ تحریر کیا ہے سراسر حق وہدایت ہے اس کا ماننا اور اس پر اہلسنت کو عمل کرنا لازم وضروری ہے اس کا خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ و بددین بندۂ شیاطین۔

فقیر عبد الحق غفرلہٗ مدرس مدرسہ بیرون دبیر پور حیدر آباد دکن

Scanned with CamScanner

(بحوالہ: حجۃ الاسلام بنام سنی آواز، ناگپور۔ بابت ماہ مئی جون ۱۹۹۴ء، ص ۴۴ تا ۵۵)

جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۵/۶۔

مسلک اعلیٰ حضرت سے منحرف ہونے والوں کے لیے ایک لمحۂ فکر

اس کتاب کا غالبا چھٹا ایڈیشن ایسے ماحول میں طبع ہونے جارہا ہے کہ ہر طرف جماعت اہلسنت میں اختلاف وانتشار زور پکڑے ہوا ہے۔ دور حاضر میں اہلسنت جس کی تعبیر مسلک اعلیٰحضرت سے کی گئی ہے اس سچے مسلک سے سادہ لوح خوش عقیدہ مسلمانوں کو برگشتہ کرنے اور اس امتیازی نام کو مٹانے کے لیے فرقہائے باطلہ کے علاوہ سنی کہلانے والے نام نہاد محققین، ایڈیٹرس، آزاد خیال مولوی، مفتی مجاور اور دنیادار پیر صاحبان ایڑی چوٹی کے زور لگائے ہوئے ہیں اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ یہ "پانچواں مسلک کہاں سے آگیا؟ مسلک اعلیٰحضرت کا نعرہ نہ لگایا جائے، قبر میں مسلک کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ ایسے سرپھروں کے جواب میں چند مشاہیر شخصیات کے ارشادات ملاحظہ کریں۔

(۱): "میرا مسلک شریعت وطریقت میں وہی ہے جو اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے، میرے مسلک پر چلنے کے لیے اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ (از مکتوب ۲۹/ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ حضرت شاہ اشرفی میاں کچھوچھہ شریف)

Scanned with CamScanner

(۲): ''دین اسلام و مذہب اسلام کا سچا خلاصہ ''مسلک اعلیٰحضرت'' ہے یہی وہ مجمع البحار ہے جس پر آج حنفیت، شافعیت، مالکیت وحنبلیت اور قادریت، چشتیت، سہروردیت مجددیت اور برکاتیت وغیرہم سب سمندر کا سنگم ہے''۔(شیر بیشۂ اہلسنت پیلی بھیت شریف علیہ الرحمۃ والرضوان)

(۳): ''میں مسلک اہل سنت پر زندہ رہا اور اسی پر میری عمر گزری اور الحمد للہ آخری وقت اسی مسلک پر مدینہ طیبہ میں خاتمہ بالخیر ہو رہا ہے اور مسلک اہلسنت وہی ہے جو مسلک اعلیٰحضرت ہے''۔(مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد العلیم میرٹھی علیہ الرحمۃ)

(۴): ''میں تمام مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ بریلی کہ شریف کے تاجدار اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مفتی محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا جو مسلک ہے وہی میرا مسلک ہے۔ مسلمانوں اس کو مضبوطی سے پکڑے رہنا لازم وضروری ہے''۔(حضرت مولانا مفتی وصی احمد محدث سورتی) علیہ الرحمۃ والرضوان

(۵): جو میرا مرید مسلک اعلیٰحضرت سے ذرا سا بھی ہٹ جائے تو میں اس کی بیعت سے بیزار ہوں اور میرا کوئی ذمہ نہیں ہے۔ مزید یہ بھی فرمایا یہ میری زندگی میں نصیحت ہے اور میرے وصال کے بعد میرا وصیت ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا مسلک اعلیٰحضرت درحقیقت کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ یہی مسلک صاحب البرکات ہے مسلک غوث اعظم ہے، مسلک امام اعظم

ہے۔مسلک صدیق اکبر ہے"۔(اہلسنت کی آواز ۲۸؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ از حضور احسن العلماء مارہرہ شریف) علیہ الرحمہ

(۶): "اس زمانے میں اہل سنت کو تمام فرقہائے باطلہ سے ممتاز کرنے کے لیے سوائے مسلک اعلیٰحضرت کے کوئی لفظ موزوں ہوتا ہی نہیں۔ کچھ معاندین اس کے بالمقابل مسلک امام اعظم بولتے ہیں لیکن یہ لفظ امتیاز کے لیے کافی نہیں۔غیر مقلد کو چھوڑ کر سارے وہابی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں۔مثلاً دیوبندی، مودودی، نیچری حتی کہ قادیانی اپنے کو مسلک امام اعظم پر گامزن بتاتے ہیں اور یہی حال اہل سنت کے لفظ کا بھی ہے کہ ان میں کے بہت سے لوگ اپنے آپ کو سنی بتاتے ہیں۔ اس تفصیل کی روشنی میں میں نے بہت غور کیا، سوائے مسلک اعلیٰحضرت کے کوئی لفظ ایسا نہیں جو صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کو تمام بدمذہبوں سے ممتاز کردے۔(ماہنامہ اشرفیہ اپریل ۱۹۹۹ء از شارح بخاری مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمۃ)

(۷): سارے فرقہائے باطلہ کے مقابلے میں اپنی دینی و جماعتی شناخت کے لیے ہمارے پاس بریلوی یا مسلک اعلیٰحضرت کے لفظ سے زیادہ جامع کوئی دوسرا لفظ نہیں ہے۔(رئیس القلم علامہ ارشد القادری صاحب جمشید پور)

(۸): مسلک اعلیٰحضرت واقعتاً مسلک اہلسنت وجماعت کا دوسرا نام ہے اور اس دور میں مذہب حق واہل حق کی پہچان ہے۔(تاج

Scanned with CamScanner

الشریعہ حضور ازہری میاں قبلہ صاحب بریلی شریف)

(۹): امام احمد رضا بریلوی کی ذات گرامی تو بڑی چیز، ان کے شہر کی طرف نسبت منسوب کرنا اہل ایمان اور عاشق رسول ہونے کی دلیل بن گئی ہے۔ (مدنی میاں صاحب کچھوچھہ شریف)

(۱۰): مسلک اعلیٰحضرت حقیقت میں سواد اعظم کے اس طریقۂ مرضیہ اور متوارثہ کا نام ہے جو عہد رسالت سے آج تک سواد اعظم کا مسلک ہے۔ (مفتیٔ اعظم راجستھان (جودھپور)

وصایائے اعلیٰحضرت کی ایمان افروز توضیح

(از حضور شیر بیشۂ اہلسنت علامہ الشاہ حشمت علی خاں رضوی قدس سرہٗ)

مندرجہ ذیل اشعار میں ہمارے سب سنی بھائی مخاطب ہیں اگرچہ حضور پرنور مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ عالیہ قدسیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں بظاہر مرید نہ بھی ہوں۔

رضویو! کیا یاد ہیں تم کو جملہ رضا کے پیارے پیارے
پیارے نبی کے بھولی بھیڑ و گرگ ہیں چاروں سمت تمہارے
ان سے ہمیشہ بچتے رہنا گھات میں ہیں ایماں کے تمہارے
اپنے رضا کو راضی رکھو پھر تو کام بنے ہیں سارے

حضور پرنور مرشد برحق امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بھی ایک زبردست کرامت ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی اللہ علیہ وسلم وصال اقدس کے بیس

،پچیس برس بعد آج کے رونما ہونے والے واقعات عالَم کو اسی وقت ۱۳۴۰ھ کے محرم وصفر ہی میں ملاحظہ فرما کر سنی مسلمانوں کو ان کی خبر دے کر ان کے اسلام وسنیت کی حفاظت کا اہتمام وانتظام فرمارہے تھے صاف فرمایا دیا کہ میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اب پھر یہی عرض کرتا ہوں یعنی ہر محبوب چیز سے بڑھ کر اور ہر عظمت والی ہستی سے زائد اللہ ورسول جلّ جلالہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی سچی مَحبت کامل تعظیم اور اللہ ورسول ہی کے لیے ان کے دشمنوں جملہ بدمذہبوں گمراہوں مرتدوں بے دینوں سے جدائی اور نفرت کامدار ایمان و اسلام ہونا یہی حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری عمر شریف بھر کے جملہ نصائح مقدسہ ومواعظ قدسیہ وتقریرات مبارکہ، تصنیفات متبرکہ کا عطر وخلاصہ ہے جس نے اس پر عمل کرلیا اس نے حضور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جمیع تصانیف مقدسہ وارشادات متبرکہ پر بتوفیقہ تعالیٰ عمل کرلیا اور جس نے اس سے منہ پھیرا اس نے اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام تحریرات شریفہ وتقریرات منیفہ کو عیاذ باللہ تعالیٰ ٹھکرا دیا۔ ۲۔ یہ بھی فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حفاظت حمایت کے لیے کسی بندے کو کھڑا کردے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے ! اس لیے ان باتوں کو خوب سن لو یعنی اللہ عزّوجلّ اپنے پیارے دین اسلام کی نصرت وحمایت وخدمت وحفاظت کے لیے ضرور اپنے کسی نہ کسی بندے کو توفیق عطا

فرمائے گا لیکن تم کو نہیں معلوم کہ میرے بعد جو آنے والے میرے اخلاف کیسے ہوں گے اور تمہیں کیا بتائیں گے! لہذا میری ان باتوں کو جو اس وقت فرمارہا ہوں خوب سن لو اچھی طرح یاد رکھو انہیں پر عمل کرتے رہو میرے بعد آنے والے میرے اخلاف اگر ان باتوں کے خلاف تمہیں کچھ بتائیں تو اس وقت ہرگز خیال نہ کرنا کہ یہ اعلیٰحضرت کے اخلاف ہی ہیں جو کچھ یہ بتا رہے ہیں اگرچہ اعلیٰحضرت کے ارشادات کے خلاف ہے لیکن اعلیٰحضرت ہی کے اخلاف کی تعلیم و تلقین ہے لاؤ اس پر بھی عمل کرلیں بلکہ میرے بعد آنے والا یعنی میرا خلف کہلانے والا کوئی شخص بھی میری ان باتوں کے خلاف کچھ بھی بتائے اسے ہرگز نہ سننا اور اس کو ہرگز قبول نہ کرنا ۔(۳) یہ بھی فرمادیا حجۃ اللہ قائم ہوچکی یعنی میرے ان ارشادات مبارکہ ووصایائے مقدسہ کے خلاف میرے بعد آنے والا یعنی میرا خلف کہلانے والا کچھ بتائے اور کچھ مسلمانان اہلسنت کہلانے والے اسی کو مان لیں اسی پر عمل پیرا ہوجائیں تو وہ اللہ جَلَّ وَعَلَا کے حضور چھوڑ نہیں دیئے جائیں گے قیامت کے دن ان کا یہ عذر نہیں سنا جائیگا کہ ہم تو اعلیٰحضرت ہی کے اخلاف کے بتانے پر عمل کرکے اعلیٰحضرت کی ان وصایائے مقدسہ ونصائح قدسیہ سے منہ موڑا تھا محشر کے روز یہ حیلہ نہیں چلے گا۔ کچھ سمجھ نہیں آتا تھا کہ مقدس خاندان رضوی کے اخلاف اور مبارک سلسلہ رضویہ کے خلفاء کہلانے والے ان بڑے بڑے حضرات علماء کو جن کی روش ارشادات ربانیہ کے خلاف تھی

غلطی پر کیونکر مان لیں نہیں نہیں اللہ واحد قہار جَلّ جلالُہ کی حجت قائم ہو چکی میرے اوصاف حقّانیہ کا جس کسی کو بھی جس قدر بھی مخالف پاؤ اس کو اسی قدر حق سے جدا سمجھ کر اتنا ہی اس سے تم بھی جدا ہو جاؤ۔ (۴)۔ یہ بھی فرمادیا کہ اب میں قبر سے اٹھ کر تمہیں بتانے نہ آؤں گا یعنی میری عمر شریف کی یہ آخری مجلس وعظ ہے آج کے بعد سے قبر میں میرے تشریف لے جانے کے وقت تک پھر تمہیں کسی جلسہ میں اس طرح میرے مواعظ طیّبہ سننے کا موقعہ نہیں ملے گا دیکھو یہ ہرگز میرے ان ارشادات ایمانیہ سے کبھی روگردانی نہ کرنا میرے اخلاف بھی اگر میرے ان نصائح دینیہ کے خلاف کچھ بتائیں تو اس وقت یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ اعلیٰحضرت کے اخلاف کے خلاف ہم کیسے کریں یہ تو اعلیٰحضرت کے ہی اخلاف ہیں اعلیٰحضرت کے حلقہ بگوشان سرکار وگدایان دربار ہی ہیں پھر ہم کو اعلیٰحضرت کے ان اخلاف کے خلاف کچھ کہنے سننے کرنے کا کیا حق ہے کسی اور کے سمجھانے سے ہم کیسے سمجھیں کہ اعلیٰحضرت کے ان اخلاف کی یہ باتیں خلاف ہیں۔ سنو! دنیا میں بالکل آخری مرتبہ تم کو یہ وصایائے ایمانیہ فرما رہا ہوں۔ دیکھو میرے بعد ہرگز یہ نہ کہنا کہ اعلیٰحضرت کے اخلاف تو یہ بتا رہے ہیں اور اعلیٰحضرت کا ایک گنہگار سگ درباگدائے سرکاران کے خلاف یہ کہہ رہا ہے کہ اعلیٰحضرت ہی کے ارشادات پر عمل کرو کسی ایسے ویسے کے کہنے سے ہم اعلیٰحضرت کے اخلاف کے خلاف کیونکر عمل کریں ہاں اگر

Scanned with CamScanner

اعلیٰحضرت خود ہی اپنی قبر اقدس سے اٹھ کر تشریف لائیں اور یہ ارشادات خود اپنی ہی زبان مبارک سے سنائیں تو ضرور ہم اعلیٰحضرت کے فرمان پر اپنا سر تسلیم جھکائیں۔ یادرکھوں دنیا میں یہ میرا آخری دربار عام ہے آئندہ میرے ان ارشادات ایمانیہ پر عمل کرنے کے لیے قبر انور سے خود میرے اٹھ کر تشریف لانے، بتانے کا ہرگز انتظار نہ کرنا۔ (۵) یہ بھی فرمادیا کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے

یہ نہیں فرمایا کہ میرا دین و مذہب میرے خلفاء سے پوچھ لینا یہ نہیں فرمایا کہ میرا دین و مذہب میرے اخلاف سے دریافت کر لینا یہ نہیں فرمایا کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب میں ہے میرے خلفاء یا اخلاف سے سمجھ لینا۔ کسی سنی کسی رضوی کے لیے آج یہ کہنے کا موقعہ نہیں چھوڑا کہ اعلیٰحضرت کا دین و مذہب جو اعلیٰحضرت کی کتابوں میں ہے اس کو اعلیٰحضرت کے خلفاء یا اخلاف سے زیادہ بلکہ ان کے برابر بھی کون سمجھ سکتا ہے۔ کسی سنی بننے والے کسی رضوی کہلانے والے کے لیے یوں کہنے کی گنجائش باقی نہیں رکھی کہ یہ علماء تو اعلیٰحضرت کے خلفاء و اخلاف ہیں کیا یہ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ ان کے اقوال و افعال کے اعلیٰحضرت کے دین و مذہب کے خلاف ہیں بلکہ صاف ارشاد فرمایا کہ (اگرچہ تحقیقات کلامیہ و تدقیقات فقہیہ و معارک علمیہ اعلیٰحضرت کی کتابوں میں ہیں ان کو کماحقہا سمجھنا تو آج کل

کے اکثر وبیشتر علماء وفضلاء کہلانے والوں کا بھی کام نہیں) لیکن عقائد ضروریہ دینیہ وعقاید ضروریہ مذہب اہلسنت میری کتابوں سے صاف ظاہر ہیں ان کا سمجھنا میرے خلفاء یا اخلاف کے سمجھانے ہی پر ہرگز موقوف نہیں بس انہیں پر مضبوطی وپختگی وتصلّب کے ساتھ ثابت ومستقیم رہنا ہر فرض سے بڑھا اہم و اعظم فرض ہے۔

فرضی اللہ تعالیٰ عنك جزاك احسن الجزاء عنك عن الامة المحمد یه علیٰ نبینا واٰله والصلاۃ والسلام وتحیه۔ (ماخوذ از ترجمان اہلسنت ص ۴۷ تا ۵۰)

پیارے ایمانی دینی بھائیو! امام اہلسنت کا صرف فتاویٰ حسام الحرمین عطا فرمانا اور حضور شیر بیشۂ اہلسنت کا ان فتاویٰ پر ۲۶۸ علہ/ علمائے کرام کے تصدیقات حاصل کر کے شائع فرمانا یہ وہ عظیم کارنامہ واحسان ہے جس سے برصغیر کے کوئی بھی سنّی مسلمان آپ حضرات کے بار کرم سے سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا میں نے بہ نیت خیر خواہی اپنے صرف چند اساطین اہلسنت کے زریں اقوال اور نصیحتیں پیش کردی اسے بغور ملاحظہ فرمائیں اور عملی جامہ پہنائیں اور اس دور پُرفتن اور پرآشوب میں بدعقیدہ وبے دین اور گمراہ و بدمذہب کے جال میں پھنسنے سے خود بچیں اور اپنے عزیز واقارب اور دوست واحباب کو بچائیں اور تمام فرقہائے باطلہ بالخصوص دور حاضر کے صلح کلیوں سے تنکا توڑ جدارہ کر دینِ حق یعنی مسلک اعلیٰحضرت پر مضبوطی

علہ فقیر قادری نے دور حاضر کے جدید ۸۵ / تصدیقات کا اضافہ کیا ہے اس طرح کل ۳۵۳ / ہوگئے۔ خیر عبد الصمد قادری رضوی نوری عفی عنہ شعبان ۱۴۳۸ھ

کے ساتھ جم جائیں مولیٰ تبارک خوش عقیدہ مسلمانوں کو ماضی قریب میں مولوی ظفر ادیبی مبارک پوری، مولوی خلیل احمد بجنوری اور انتخاب قدیری مرادآبادی کے بدانجامی سے عبرت اور سبق حاصل کرنے کی فکر مرحمت فرمائے اور استقامت علیٰ الحق کی توفیق بخشے۔آمین ثم آمین۔

سب ان سے جلنے والے کے گل ہوگئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی
پروردگار تاجِ شریعہ کا خیر ہو
ان سے ہمارے درد کا درماں ہے آج بھی
مسلک احمد رضا سے منحرف جو بھی ہوا
مارا مارا پھرتا ہے پوچھتا کوئی نہیں

امام عالی مقام شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں
''تمہارے لیے سب سے زیادہ رفیق ومہربان تمہارا دین ہے۔اس لیے کہ بندے کی نجات دین کی پیروی کرنے میں ہے اور اس کی ہلاکت اس کی مخالفت میں ہے (کشف المحجوب ص۱۱۹ ؍از داتا گنج بخش لاہوری علیہ الرحمہ)

عبدالصمد قادری دارالعلوم رضائے مصطفےٰ،اورنگ آباد مہاراشٹر

۱۰؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۸؍فروری ۲۰۱۷ء

حضور شیر بیشۂ اہلسنت کا ایک ایمان افروز گرامی نامہ

بنام حاجی احمد عمر ڈوسہ قادری حشمتی بمبئی

۹۲/۸۶ھ

برادر دینی ویقینی محبّ سنیت عدو لامذہبیت احمد عمر قادری سلمہٗ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منشی مصطفےٰ خان صاحب وسعید حسن خاں صاحب سلمہار بہما کے خطوط سے اور برادرم عبدالغنی احمد کُتیانے والے اور برادر دینی ویقینی ابراہیم حاجی قاسم سلمہار بہما کی زبانوں سے آپ کی خیریت معلوم ہوئی آپ کے حالات پر بھی اطلاع ملی۔ میرے پیارے دینی ایمانی عزیز بھائی ان حالات سے گھبرانہ جانا مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلّی المولیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے جس نام لیوا کو پسند فرماتا ہے اس کو فتنوں اور آزمائشوں میں مبتلا فرماتا ہے پر اس کو حق پر ثبات واستقامت بھی وہی اپنے کرم سے عطا فرماتا ہے پر ان کے سیئات کو مٹاتا ہے اور ان کے حسنات کو بڑھاتا ہے ان کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔ امتحانات الٰہیہ میں حق پر ثبات اور استقامت کی دولت اسی بندے کو عطا فرمائی جاتی ہے جس پر خدا اور رسول کا پیارا ہوتا ہے۔ پریشان نہ ہو، گھبراؤ نہیں خدا اور رسول کو یاد کرو جلّ جلالہ وصلّی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلّم حضور سیدنا الغوث الاعظم وحضور مرشدنا المجدّد الاعظم کو یاد کرتے رہو۔ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما وارضاھما عنا ورضی عنا بھما فی الدارین، آمین ثم آمین۔ اپنے والد صاحب کے حق میں دعا کرتے رہو کہ خدا اور رسول جلّ جَلَا لَہٗ وصَلّی المَولیٰ تعالیٰ عَلَیۡہِ

وَعَلٰی اٰلہ وَسَلَّمَ ان کی بھی اصلاح حال فرمائیں اوران کی اورتمہارے بھائیوں کوبھی شریعت مطہرہ کے کامل اتباع کی توفیق بخشیں آمین۔اپنی خیریت سے جلد مطلع کرواگرامسال فقیر کا بمبئی آنا ہوا تواِنْ شَاءَ اللّٰہُ تعالٰی ثُمَّ شَاءَ حَبِیْبَہٖ صَلَّی المولٰی تعالٰی عَلَیْہِ وَعلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ آپ کے والد صاحب سے ملاقات کرکے ان کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

والسّلام مع الاکرام فقیرابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہ ربہ

چہارشنبہ ۲۳؍رمضان مبارک ۱۳۶۵ھ گونڈل،کاٹھیاواڑ

(ماخوذازسوانح شیر بیشۂ اہلسنت صفحہ ۲۷۰تا۲۷۱)

غلطی کوغلطی ماننا حق پسندی ہے

حضرت محبوب ملت علامہ مفتی محبوب علی خاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور شیر بیشۂ اہلسنت کی تین نصیحتیں بہت تاکیدی تھیں۔(۱)اسلام وسنیت پر تصلّب وپختگی اورمضبوطی سے قائم رہنا۔(۲)دشمنان خدا ورسول (جَلَّ جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم) جیسے وہابی،دیوبندی ،رافضی،مودودی وغیرہم سے قطعاً دوررہنا۔(۳)اپنی کسی غلط بات کوصحیح ثابت کرنے اوراس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگزکوشش نہ کرنا۔غلطی کوغلطی ماننااس سے رجوع کرناحق پسندی ہےاورغلطی کوصحیح بنانے کی کوشش کرنا ہٹ دھرمی اورگمراہی کی جڑ ہے۔(سوانح شیر بیشۂ اہلسنت ص۱۹۵ملخصاً)

تمّت بالخیر

Scanned with CamScanner

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

بفضلہٖ تعالیٰ و بعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ۲۴، ۲۵ رسال کے عرصے میں اس گدائے رضوی کی جدوجہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہوکر ملک و بیرونِ ملک تک پہنچ چکی ہے۔ اور بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے۔ (۱) ازالۃ العار (۲) حقیقتِ نکاح (۳) مضامینِ بدرِملت (۴) مکتوباتِ بدرِملت (۵) رسائلِ بدرِملت (۶) نورانی گلدستہ (۷) اظہارِ حق مع تحقیقی جواب (۸) تذکرۂ سرکارِ غوث و خواجہ (۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ (۱۰) معارف بدرالعلماء (۱۱) وہابیت اپنے مکروفریب کے آئینے میں (۱۲) نوری یسّرالقرآن (۱۳) تعمیرادب مکمل سیٹ مع تصحیح واضافہ (۱۴) تعمیر قواعد حصہ اوّل دوم (۱۵) مناظرہ بریلی (۱۶) لاؤڈ اسپیکر مع تحقیقاتِ اکابر اہلِ سنّت (۱۷) تین اعتقادی رشتے (۱۸) ہدایۃ البرایہ (۱۹) حدائق بخشش (۲۰) ذوقِ نعت (۲۱) سامانِ بخشش (۲۲) نورِ ہدایت (۲۳) احکامِ شرعیہ بر عقائد وہابیہ (۲۴) تقریرِ منیر (۲۵) مختصر تذکرہ میلادالنبی ﷺ (۲۶) اذان کی شرعی حیثیت (۲۷) تلمیحاتِ رضا (۲۸) شیرِسنّت کا پیغام سنّی مسلمانوں کے نام (۲۹) تحقیقی محاسبہ (۳۰) مسئلہ مرغوب (۳۱) فیضانِ دُعا (۳۲) تجانب اہلسنۃ (۳۳) طاہرالقادری کی حقیقت کیا ہے؟ (۳۴) امتیازِ اہلِ سنّت (۳۵) ہندوستان کا قدیم مروّجہ پردہ (۳۶) فتاویٰ بدرالعلماء (۳۷) اربعین شدّت (۳۸) الصّوارم الہندیہ (۳۹) لہو بولتا بھی ہے (۴۰) بدمذہبوں سے میل جول اور (۴۱) حضور بدرِملت کی کچھ یادیں کچھ باتیں۔ زیرِ طبع۔ اس کے علاوہ دورِ حاضرہ کے فرقہائے وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ وغیرہم کے رَد میں ہزارہا ہزار پوسٹر، پمفلٹ وغیرہ چھپوا کر دور دراز مقامات تک تقسیم کیے گئے۔ پروردگارِ عالم ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور تاحین حیات اپنی اور اپنے محبوب کی رضا و خوشنودی کے کاموں میں منہمک رکھ کر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ قبرو برزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدانِ محشر میں سرکار ﷺ کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

فقیر عبدالصّمد قادری اورنگ آبادی

دارالعلوم رضائے مصطفےٰ، ابراہیم شاہ کالونی، اورنگ آبادی (مہاراشٹر)

۲۳ر ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۲ر جنوری ۲۰۱۷ء

JAMA'AT-E-RAZA-E-MUSTAFA

Branch Aurangabad (Maharashtra)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner